خوشخبری کیا ہے
اور ہمارے لیے اس کا کیا مطلب ہے

Hans-Jörg Ronsdorf

سادہ۔
واضح۔

خدا کی اچھی خوشخبری

خدا کی اچھی خوشخبری

خوشخبری کیا ہے اور ہمارے لیے اس کا کیا مطلب ہے

Hans-Jörg Ronsdorf

اشاعتی معلومات

خدا کی اچھی خوشخبری۔ خوشخبری کیا ہے اور ہمارے لیے اس کا کیا مطلب ہے

نظرثانی شدہ نیا ایڈیشن، 2026۔ مفت ڈاؤن لوڈ: www.hans-joerg-ronsdorf.de

چھپا ہوا پانچواں ایڈیشن (نومبر 2021) ISBN 978-3-9820715-0-3 کے تحت شائع ہوا (جرمن ایڈیشن کا ISBN)۔

© Hans-Jörg Ronsdorf – جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ جب تک متن میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے، اسے دوسروں تک پہنچانے کی خاص طور پر حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ بائبل کی آیات: کتاب مقدس (Revised Urdu Version)، © Pakistan Bible Society۔

Hans-Jörg Ronsdorf, Albis 61/2, 87477 Sulzberg

ای میل: hj-ronsdorf@t-online.de

ویب سائٹ: www.hans-joerg-ronsdorf.de

فہرست مضامین

تین لفظ اور ایک کہانی 8
خوشخبری 9
خدا کی خوشخبری 12
خوشخبری کی ضرورت کس کو ہے؟ 13
گناہ؟ 15
آزادی – زبردستی نہیں 18
نوبت یہاں تک کیسے پہنچی 19
جیسا ہے، ویسا نہیں رہے گا 21
بادشاہی کی خوشخبری 22
یہ پیغام ہم تک کیسے پہنچا؟ 23
خدا کی بادشاہت کیا ہے؟ 25
خدا کی حکمرانی – سب کے لیے بہترین 26
خدا کے بیٹے کی خوشخبری 28
بادشاہ اور صلیب 31
بادشاہ کا قتل 32
توقع کے برعکس 35
خدا کی نظر سے صلیب 36
ہماری خاطر قربان 37
کیا خدا کو قربانی کی ضرورت ہے؟ 40
نیکی سے بدی پر غلبہ 44
خدا کی لامحدود حکمت اور قدرت 45

صلیب ہمیں کیا بخشتی ہے 47
صلیب، ایک بیوقوفی 48
گھر واپسی 50
خدا کے فضل کی خوشخبری 51
شروع سے آخر تک فضل 54
خدا محبت ہے 57
اندیکھی دنیا - تاریکی کی قوتیں 61
قوتیں اور انسان 62
خوشخبری اور قوتیں 63
قوتیں اور خدا کا منصوبۂ نجات 64
صلیب کی فتح 66
آزادی ممکن ہے 67
صلح کی خوشخبری 68
خوشخبری - پورا ہوا وعدہ 70
خوشخبری کی امید 72
خدا کی نئی دنیا کا خواب 76
خوشخبری - نجات کے لیے قدرت 79
خوشخبری کی فرمانبرداری 80
یسوع کے شاگرد بننا 81
شاگردی کا آغاز 82
یسوع کی پیروی کیسی ہوتی ہے؟ 83
خوشخبری کو نظرانداز کرنا 87
سب کچھ روشنی میں آئے گا 88

خدا کا غضب 91
ہمیشہ کی زندگی اور جہنم 93
ایک اور خوشخبری 95
خوشخبری کیا نہیں ہے 97
آخر میں 99
اب آگے کیا؟ 100

مبارک ہو! یہ کتاب آپ کی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اسے اپنے پاس رکھیے۔ اسے پڑھیے۔ عین ممکن ہے کہ خدا آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ چاہے آپ خوشخبری کو پہلے سے جانتے ہوں - یا سمجھتے ہوں کہ جانتے ہیں۔ خدا آپ کے پڑھنے کے وقت کو برکت دے۔ یہ وقت رائیگاں نہیں جائے گا۔

اسے ایک بار شروع سے آخر تک پڑھ لیجیے۔ دوسری بار آپ بائبل کے وہ حوالے، جو حاشیوں میں درج ہیں، بائبل کھول کر پڑھ سکتے ہیں۔

صرف بائبل ہی دکھاتی ہے کہ خوشخبری کیا ہے۔ میں نے اسے جتنا اچھا ہو سکا اور مختصر طور پر واضح کیا ہے۔

تین لفظ اور ایک کہانی

خوشخبری ایک کہانی ہے۔ ہماری نہیں۔ ناصرت کے یسوع کی۔ جو بیت لحم میں شروع ہوتی ہے اور یروشلیم میں ختم ہوتی ہے۔ ایک کہانی جو ناقابل یقین ہے۔ اور پھر بھی بہت سے لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں۔ کیونکہ اس پرانی کہانی نے بے شمار نئی کہانیاں لکھی ہیں۔ بہت سے لوگ گواہی دیتے ہیں کہ یسوع کی اس کہانی نے ان کے ساتھ کیا کیا۔ وہ نئے انسان بن گئے ہیں، امید اور مستقبل کے ساتھ۔

خوشخبری سچ مچ یسوع کی کہانی ہے۔ اگر اسے تین لفظوں میں سمیٹا جائے تو اس کا خلاصہ یہ ہے:

یسوع خداوند ہے۔[1]

وہ بادشاہ ہے۔[2]

کائنات پر۔ سب پر اور ہر چیز پر۔ ایک بادشاہ جو انصاف اور محبت سے حکومت کرتا ہے، جو معاف کرتا ہے اور جو سب کچھ نیا کر دے گا۔ یہی خوشخبری ہے! اسی کی منادی رسولوں نے کی، وہ شاگرد جو شروع سے ساتھ تھے۔ اسرائیل میں اور ساری دنیا میں۔

اس کے بارے میں اور بھی بہت کچھ کہنا ہے۔ وہ آپ کو اگلے صفحات میں ملے گا۔ ان تین لفظوں کو یاد رکھیے۔ یہی مرکزی پیغام ہے۔ یہی خوشخبری کا دل ہے۔ اس کا تعلق ہم سب سے ہے۔ ذاتی طور پر۔ دوسروں سے نہیں۔ ہم سے۔ مجھ سے۔ اور اس کا تعلق ہمارے پورے سیارے سے ہے، ہمارے گھر سے۔ آپ دیکھیں گے۔ اس کتاب کو ایسے پڑھیے جیسے یہ آپ کے نام ایک ذاتی پیغام ہو۔

---

1. اعمال 2:36؛ 4:24؛ 11:20؛ 15:17
2. اعمال 17:7؛ 1- تیمتھیس 6:15؛ مکاشفہ 17:14؛ 19:16

خوشخبری

مسیحی خوشخبری کی بات کرتے ہیں۔ یہی ان کی پہچان ہے۔ یا ہونی چاہیے۔ یہ ان کی شناخت کا حصہ ہے۔ اس کے بغیر وہ کچھ بھی نہ ہوتے۔ بے معنی۔ اس نمک کی طرح جس میں نمکینی نہ رہی ہو۔

خوشخبری ان کا راز ہے۔ ان کا خزانہ۔ ان کی دوا۔ ان کا روحانی، بےتشدد ہتھیار۔ کسی کے پاس اس جیسا کوئی پیغام نہیں۔

لفظ "خوشخبری" بائبل میں بار بار آتا ہے۔ لیکن اس کا ذکر پہلی بار وہاں نہیں ہوتا۔ یہ بائبل یا کلیسیا کا گھڑا ہوا کوئی دینی لفظ نہیں۔ یسوع کے زمانے میں اور اس سے پہلے یہ روزمرہ بول چال کا حصہ تھا۔ ایک اچھی خبر کے طور پر۔ ایک خوشی کے پیغام کے طور پر، جو خوشی اور راحت لاتا ہے۔ جو کسی اچھی بات کا اعلان کرتا ہے۔[3] خوشی کے مختلف موقعوں پر لوگ "خوشخبری" پہنچاتے تھے۔ سن 63 قبل مسیح میں قیصر اوگوستس (Augustus) پیدا ہوا۔ بعد میں اس کی سالگرہ پوری رومی سلطنت میں خوشخبری کے طور پر منائی جاتی تھی۔ وہ اپنے آپ کو الٰہی ہستی کا بیٹا کہلواتا تھا – ایک لقب جو بعد میں بہت سے قیصروں کے لیے استعمال ہونا تھا۔ قیصر اوگوستس کے بارے میں اس خوشخبری کے چند جملے یہ ہیں:

> "اس دن نے دنیا کو ایک نیا چہرہ دے دیا۔ اگر اس کی پیدائش میں سب انسانوں کے لیے نجات کی روشنی نہ چمکتی تو دنیا برباد ہو جاتی۔ دنیا کی نجات کے لیے یہ انسان ایسی نعمتوں سے معمور ہے کہ وہ ہمارے لیے اور آنے والی نسلوں کے لیے نجات دہندہ بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اب ہر جھگڑے کا خاتمہ ہو گیا ہے، وہ ہر چیز کو شاندار بنا دے گا۔ باپ دادا کی امیدیں پوری ہو گئی ہیں۔ ناممکن ہے کہ کبھی اس سے بڑا کوئی آ سکے۔ اس کی

3. لوقا 1:19

پیدائش سے ایک نئی تقویم شروع ہوتی ہے۔"[4]

اس سے 700 سال پہلے قدیم نبی یسعیاہ نے کہا تھا: اس کے پاؤں پہاڑوں پر کیا ہی خوش نما ہیں جو خوشخبری لاتا ہے اور سلامتی کی منادی کرتا ہے اور خیریت کی خبر اور نجات کا اشتہار دیتا ہے۔ جو صیّون سے کہتا ہے تیرا خدا سلطنت کرتا ہے۔[5]



یسعیاہ زندہ خدا کی بات کرتا ہے۔ ازلی و ابدی خدا کی۔ جس نے سب کچھ پیدا کیا۔ تاریخ کے خداوند کی۔ کسی انسان کی نہیں۔ یا کسی خودساختہ "خدا کے بیٹے" کی نہیں۔ قیصر کا اعلان ایک خوشی کی خبر تھا۔ لیکن کون سا حکمران دنیا کے لیے وہ لاتا ہے جس کی اسے واقعی ضرورت ہے؟ جس کی آرزو سب اپنے دل کی گہرائی میں رکھتے ہیں؟

خوشخبری جنگ کے محاذ سے آنے والی خبر بھی ہوتی تھی۔ جب کوئی فتح حاصل ہو جاتی اور دشمن کو شکست ہو جاتی۔ یہ بالکل مسیحی خوشخبری کے مطابق ہے۔ یہ ایک فتح کی خوشخبری

4. ایشیائے کوچک کے شہر پرینی (Priene) کا تقویمی کتبہ، 9 قبل مسیح؛ مختصر اور آزاد ترجمہ۔
5. یسعیاہ 52:7

ہے۔ خدا کی فتح، جو اس نے اپنے بیٹے کے وسیلے سے حاصل کی، اس مصلوب کے وسیلے سے جسے مردوں میں سے زندہ کیا گیا: یسوع مسیح۔ خدا نے ہتھیار نہیں ڈالے۔ وہ اپنی دنیا کے لیے لڑ رہا ہے!

صلیبی موت، مردوں میں سے زندہ کیا جانا اور خدا کے تخت پر سرفراز ہونا یسوع کو دنیا کا خداوند اور نجات دہندہ بناتے ہیں۔ سارا اختیار اسی کو دیا گیا ہے: وہ کائنات کا حاکم ہے۔[6] کائنات اسی کی ہے۔ وہ تمام بادشاہوں پر بادشاہ ہے، جو سب کو معافی اور ہمیشہ کی زندگی پیش کرتا ہے![7] ایک بادشاہ جس نے ہماری خاطر سب کچھ داؤ پر لگا دیا۔ جو ہم سے محبت کرتا ہے۔ ایک بادشاہ جس پر بلا جھجک بھروسا کیا جا سکتا ہے، کیونکہ وہ کوئی ذاتی مفاد نہیں رکھتا اور اس کے دل میں کوئی چھپا ہوا مقصد نہیں۔ وہ ساری عزت کا حق دار ہے۔ وہ دوبارہ آئے گا، لیکن اس کے بارے میں آگے مزید۔

مختصراً یہی خوشخبری ہے۔ سب سے اہم بات۔ اس پر غور کیجیے۔ اسے یاد رکھیے۔ اسے کبھی نہ بھولیے۔

مسیحیوں کے لیے یسوع کی بادشاہ کے طور پر گواہی دینا آج تک خطرناک ہو سکتا ہے، اور بعض ملکوں میں ہے بھی۔ اس بادشاہ[8] کی تعظیم کو یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ حکمرانوں، قیصروں اور بادشاہوں کو چیلنج کیا جا رہا ہے۔ کسی سیاسی ارادے کے بغیر۔ فرمانبرداری کی وجہ سے۔ یسوع سے وفاداری اکثر ان کے لیے ایذا اور موت لائی۔ کیونکہ ان کا اور ہمارا یسوع دنیا کے بادشاہوں کا حاکم ہے۔[9] وہ ان سے بالاتر ہے!

---

6. متی 28:18؛ اعمال 2:36؛ افسیوں 1:20-23
7. لوقا 24:47؛ اعمال 2:38؛ 5:31؛ 10:43؛ 13:38؛ 26:18
8. اعمال 17:7
9. مکاشفہ 1:5

لیکن خوشخبری کو مارا نہ جا سکا۔ اس میں جی اٹھا خداوند اور مسیح زندہ تھا۔ اس میں اتنی دھماکہ خیز طاقت تھی کہ وہ رومی سلطنت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر سکے۔ تلوار سے نہیں، بلکہ خوشخبری کے بدل دینے والے فضل اور قدرت سے۔

خدا کی خوشخبری

خوشخبری کہاں سے آتی ہے؟ سب کچھ خدا سے شروع ہوتا ہے۔ تثلیثی خدا سے: باپ، بیٹا اور روح۔ وہی اس کا موجد ہے۔ اسی کے دل میں اس نے جنم لیا۔ اس کی ازلی محبت سے۔ زمین اور انسانوں کے وجود سے بھی پہلے۔[10] جو کچھ اس میں شامل ہے، وہ اسی کی طرف سے ہے۔[11] صرف اسی کی طرف سے۔ یہ اس کی خوشخبری ہے۔ اس لیے یہ سچائی ہے۔ قابل اعتماد۔ قابل بھروسا۔ اس پر انسان اپنی زندگی کی بنیاد رکھ سکتا ہے۔[12] کیونکہ خدا وفادار ہے۔[13] وہ جھوٹ نہیں بولتا۔[14] جو کچھ وہ خوشخبری میں وعدہ کرتا اور یقین دلاتا ہے، وہ قائم ہے اور پورا ہوتا ہے۔ اس کا وعدہ، جس پر ہم بلاشرط بھروسا کر سکتے ہیں۔ یہ اس کی اپنی مرضی سے ہے۔ بے حد محبت سے پیدا ہوئی۔ اس نے یہی چاہا۔ اسے اپنے آپ کو بخش دینا پسند ہے۔ یہ اس کی خوشی ہے۔ وہ اس میں جلال پاتا ہے۔[15] ساری عزت اسی کی ہے۔[16]

خدا خود یہ خوشخبری پہنچاتا ہے۔ یہ خدا کا مشن ہے۔ وہ عمل کرتا ہے، کام کرتا ہے اور کلام کرتا ہے۔ یہ خوشخبری ایک ایسی دنیا تک آتی ہے جسے ٹھیک اسی کی ضرورت ہے۔ خدا کو خود

---

10. رومیوں 16:25؛ 2-تیمتھیس 1:9
11. 2-کرنتھیوں 5:18
12. متی 7:24
13. 1-تھسلنیکیوں 5:24؛ عبرانیوں 10:23؛ 1-پطرس 4:19
14. ططس 1:2؛ عبرانیوں 6:18
15. افسیوں 1:6، 9، 12، 14
16. مکاشفہ 5:11-14

کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ اسے کسی چیز کی کمی نہیں۔ وہ کامل ہے۔ اور پھر بھی اس کا دل اُمڈ آتا ہے۔ وہ محبت کرتا ہے کیونکہ وہ محبت ہے۔ وہ ہر زمانے کی سب سے بڑی واپسی کی مہم شروع کرتا ہے۔ وہ ہم انسانوں کو واپس چاہتا ہے! وہ ایک خاندان چاہتا ہے![17] کیونکہ جس حال میں ہم پیدا ہوتے ہیں، اس حال میں ہم اس کے فرزند نہیں ہیں۔ ہم سب کو اس کے فرزند بننا ہے۔ اس لیے وہ ہمیں اپنی محبت اور مہربانی بخشنا چاہتا ہے۔ تاکہ ہم ہمیشہ اس کے ساتھ رہیں۔

خوشخبری کی ضرورت کس کو ہے؟

خدا کا پیغام ایک ایسی دنیا تک پہنچتا ہے جو اب ویسی نہیں جیسی خدا نے اسے شروع میں پیدا کیا تھا۔ اور جیسا اس نے سوچا تھا۔ آپ کا کیا خیال ہے: کیا ہماری دنیا میں خدا کی مداخلت ضروری ہے؟ یا ہم خدا کے بغیر کام چلا لیں گے؟

آئیے، ہم اپنی دنیا پر ایک دیانت دار اور سوچی سمجھی نظر ڈالیں۔

خدا کا پیغام ان انسانوں تک پہنچتا ہے جو اندر سے ٹوٹے ہوئے اور ناامید ہیں۔ جنہیں اکثر کوئی راستہ دکھائی نہیں دیتا۔ جن کا ضمیر قصور کے بوجھ تلے دبا ہے۔ جو جانتے ہیں کہ کیا کچھ مختلف ہونا چاہیے یا ہو سکتا ہے۔ جو خوف زدہ، بےچین، خالی، بیمار اور بندھے ہوئے ہیں۔ یہ ان انسانوں تک پہنچتا ہے جو سب مر جائیں گے۔[18] ان انسانوں تک جنہیں مستقبل کا خوف ہے۔

انسانیت کا ایک بڑا حصہ غربت میں جیتا ہے۔ روزانہ زندہ رہنے کی جدوجہد میں۔ بہت سے راستے ہی میں رہ جاتے ہیں۔

---

17. زبور 103:13؛ یسعیاہ 64:8؛ ملاکی 2:10؛ یوحنا 14:2؛ عبرانیوں 2:10؛ 1-یوحنا 3:1-3

18. رومیوں 5:12-14؛ 6:23

خدا کا پیغام ان انسانوں تک پہنچتا ہے جو شادی، خاندان، پیشے اور معاشرے میں ناکام ہو چکے ہیں۔ ان انسانوں تک جو خودکشی کو آخری راستہ سمجھتے ہیں۔

یہ اسی طرح ان انسانوں تک بھی پہنچتا ہے جن کے مسائل کم ہیں یا بالکل نہیں ہیں۔ جو خوش قسمت ہیں کہ کسی امیر ملک یا امیر خاندان میں پلے بڑھے۔ مالی طور پر خودمختار۔ لیکن صحت اور خوش حالی کے باوجود بے مقصدیت اور اندرونی خالی پن سے پریشان۔

ایسی بیماریاں اور وائرس جن پر اب تک قابو نہیں پایا جا سکا، ہماری زندگی کے لیے خطرہ ہیں۔ فطرت اپنا جان لیوا رخ دکھاتی ہے۔

ہر انسان سوالوں، فکروں اور ضرورتوں کی ایک چھوٹی سی کائنات ہے، جو محبت، معنی، معافی اور سہارے کے لیے پکار رہی ہے۔ چاہے یہ مصروفیت اور دل بہلاووں کے نیچے چھپ جائے یا دب کر رہ جائے۔

خوشخبری ان قوموں تک پہنچتی ہے جو آپس میں جنگ میں ہیں۔ ان انسانوں تک جو ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑے اور بدامنی میں رہتے ہیں۔ یہ ایک ایسی دنیا تک پہنچتی ہے جس میں ناانصافی نے گھر کر رکھا ہے۔ جس میں آج تک انسان انسانوں کو غلام بناتے اور ان کا استحصال کرتے ہیں۔ ایک دوسرے سے امتیازی سلوک کرتے ہیں۔ جہاں سب سے کمزور ہی شکار بنتے ہیں۔ بچوں کو مشقت کرنی پڑتی ہے اور عورتوں کا استحصال کیا جاتا ہے۔ پوری پوری ریاستیں منظم طریقے سے انسانی حقوق پامال کرتی ہیں۔

بہت سے لوگوں کے لیے دنیا دکھوں سے بھری جگہ ہی رہتی ہے۔ یہ فہرست پڑھتے ہوئے آپ نے کب کا سوچ لیا ہوگا کہ سب کچھ اتنا برا بھی نہیں اور اچھائی بھی بہت ہے۔ بہت کچھ بہتر بھی ہو رہا ہے۔ آپ درست کہتے ہیں۔ بات کسی متعصب یا مایوس کن نظریۂ عالم کی نہیں۔ بات اس سوال کی ہے کہ کیا ہمیں خدا اور اس کی خوشخبری کی ضرورت ہے۔

ہمیں اس خوشخبری کی ضرورت ہے ! اس بات کو انسان کسی بھی وقت پہچان سکتا ہے۔ اور اس خوشخبری کو اپنے لیے قبول کر سکتا ہے۔ بہت سے لوگوں نے یہ پہچان لیا ہے۔ کبھی کبھی سخت راستے سے۔ ناکامی، ٹوٹ پھوٹ، بیماری اور دکھ ہی انہیں اس پہچان تک لائے۔ خدا خاموش نہیں ہے۔ یہ مشکل اور اکثر جان لیوا تجربات خدا کا لاؤڈ اسپیکر ہیں جن سے وہ ہم تک پہنچتا ہے۔[19]

گناہ؟

کوئی جدید لفظ نہیں۔ ناپسندیدہ اور غلط سمجھا جانے والا۔ پھر بھی یہ بائبل کے نقطۂ نظر کا اور اس کی بیان کردہ وجوہات کا حصہ ہے۔ ہم ان تمام ناپسندیدہ باتوں، ناکامی، ٹوٹ پھوٹ، دشمنی اور افراتفری کی وجوہات کیسے بیان کریں؟

بائبل جب انسان کو بیان کرتی ہے تو صاف بات کرتی ہے۔ وہ کیسے پیدا ہوتا ہے، کیسے بڑھتا اور جیتا ہے۔ وہ دوسرے انسانوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتا ہے۔ اور خدا کے ساتھ۔ وہ کھری بات کہتی ہے۔ وہ لحاظ نہیں کرتی۔ بے رحمی کی حد تک دیانت دار۔ وہ کہتی ہے کہ ہم گنہگار ہیں۔[20] سب کے سب۔ بغیر کسی استثنا کے۔ ہم سب گناہ کرتے ہیں، کیونکہ ہم گنہگار ہیں۔ یہ عمومی، بلا امتیاز فیصلہ صرف بائبل کے نظریۂ عالم میں پایا جاتا ہے ! کوئی مذہب یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ سب کے سب بلا استثنا گنہگار ہیں۔

گناہ صرف اسے بیان نہیں کرتا جو ہم کرتے ہیں۔ بلکہ اسے بھی جو ہم ہیں۔ افسوس، اسے رسولی کی طرح ہمارے اندر سے الگ کر کے نکالا نہیں جا سکتا۔ اس سے برا شاید ہی کچھ ہو: ہم اس کے اختیار میں قید ہیں۔ یہ کسی غلط رویے سے کہیں زیادہ سنگین ہے۔ گناہ صرف

---

19. لاؤڈ اسپیکر کی یہ تمثیل سی ایس لیوس (C. S. Lewis) کی ہے، "Über den Schmerz" (The Problem of Pain)۔

20. افسیوں 2:1

انفرادی برے کاموں کا مجموعہ نہیں۔ یہ ایک سرگرم، بدنیت قوت ہے جو ہمارے وجود میں سرایت کر کے اس پر قابض ہو چکی ہے۔ یہ ایک تباہی ہے۔ کیونکہ اپنے گناہ کے ساتھ ہم خدا کی ازلی محبت سے جدا ہیں۔ وہ ہماری پہنچ سے باہر ہے۔ گناہ اور خدا کبھی ایک ساتھ نہیں چل سکتے۔

گناہ کے ساتھ موت آئی۔ ایک ناگزیر نتیجے کے طور پر۔ ایک مزدوری کی طرح جو ہم کماتے ہیں۔ ہم وہی کاٹتے ہیں جو بوتے ہیں۔ گناہ اور موت عالمگیر قوتیں ہیں جن سے کوئی نہیں بچ سکتا۔

گناہ ایک حاکم اصول کے طور پر ہماری شخصیت کو نقصان دہ طریقے سے ڈھالتا ہے۔ وہ ہمیں کمال پرست بنا دیتا ہے، اور جب دوسروں کی بھلائی کی بات ہو، چاہے پڑوسی کی یا افریقہ میں مرنے والے کی، تو بزدل اور ٹال مٹول کرنے والے۔ لیکن جب ہمارے اپنے فائدے کی بات ہو تو خودغرض بھی۔ گناہ ہمیں خودپرست، دھوکے باز، نشے کے عادی، سازشی، جنونی، زناکار اور جنسی زیادتی کرنے والے بنا دیتا ہے۔ یہ فہرست بے انتہا لمبی ہو سکتی ہے۔

لیکن ہم صرف قیدی یا بیمار نہیں۔ صرف بے بس شکار نہیں۔ بلکہ ہم گناہ کے سرگرم، جبراً بھرتی کیے گئے ایجنٹ بن چکے ہیں۔ ہم نے خود کو اس کے نمائندے، اس کے آلے کے طور پر کام پر لگا دیا ہے۔ یہ صرف قید نہیں، یہ جرم میں سرگرم شراکت ہے۔

گناہ کی اصل حقیقت ہم سے اس وقت تک چھپی رہتی ہے جب تک ہم گناہ اور خدا کے تعلق کو نظرانداز کرتے رہیں۔ یہ انسانی زندگی کا صرف ایک ایسا مظہر نہیں جسے دبایا یا قابو میں رکھا جا سکتا ہے یا رکھنا پڑتا ہے۔ بائبل گناہ کو لاقانونیت، دشمنی، بغاوت، خدا کی نافرمانی کے طور پر بیان کرتی ہے۔ خدا کے بغیر انسان محض ایک ناقص مخلوق نہیں جسے بہتری کی ضرورت ہے۔ وہ ایک باغی ہے جسے اپنے ہتھیار نیچے رکھنے ہوں گے۔ ہتھیار ڈال دینا ہی واحد راستہ ہے۔

ان انتہائی سخت الزامات کے باوجود براہ کرم آگے پڑھتے رہیے !

انسانی زندگی کا بنیادی رشتہ – خدا کے ساتھ ہمارا رشتہ – ٹوٹ چکا ہے۔ یہ ٹوٹ پھوٹ آپس کے ہمارے تمام دوسرے رشتوں میں بھی دکھائی دیتی ہے۔ ہم صرف ذاتی طور پر یا اکیلے گنہگار نہیں ہیں۔ ہم ایک عالمی انسانیت کا حصہ ہیں جو گناہ سے بچ نہیں سکتی۔

بائبل کی یہ تشخیص ہماری نجات ہے ! ہمیں مجرم ٹھہرانا نہیں !

کیا آپ پسند کریں گے کہ آپ کا ڈاکٹر آپ کی جان لیوا بیماری کی سچی تشخیص آپ سے چھپا لے؟ خاص طور پر اس وقت، جب وہ اسی سانس میں آپ سے کسی ایسی دوا یا آپریشن کا وعدہ کر سکتا ہو جو اس بیماری پر غالب آجائے؟

خدا کی تشخیص کو سمجھنا اور ماننا تقریباً ناممکن ہے۔ ہم خود کو اکثر استثنا سمجھتے ہیں۔ یا حالات کی سنگینی کو کم کر کے دکھاتے ہیں۔

یوں خوشخبری ایک ایسی دنیا تک پہنچتی ہے جو اپنے مسائل کے باوجود عجیب طور پر خدا کے نجات کے پیغام میں بہت کم دلچسپی رکھتی ہے۔ ایک تضاد۔ اس کے باوجود خدا کو اس سے فرق پڑتا ہے کہ اس سیارے پر، اس کے اپنے سیارے پر، کیا ہو رہا ہے۔ خوشخبری اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا اس دنیا کے لیے لڑ رہا ہے۔ آخری بات دکھ، بدی اور موت کی نہیں ہوگی۔ کیونکہ خدا محبت ہے ![21]

ابتدائی سوال کا جواب یہ ہے: ہمیں خدا کے فرزند بننے کے لیے خوشخبری کی ضرورت ہے۔

گناہ سے، اس بدی سے جو انسان سوچتے اور کرتے ہیں – بڑے پیمانے پر بھی اور چھوٹے پیمانے پر بھی –، خدا کی بیزاری بہت بڑی ہے۔ کیونکہ گناہ ہمیں تباہ کرتا ہے۔ کیونکہ خدا محبت ہے اور ہمیں بچانا چاہتا ہے۔ خدا کی یہ بیزاری اور گناہ کے خلاف اس کا فیصلہ ٹھوس طور پر

---

21. رومیوں 5:8؛ 1-یوحنا 3:1؛ 4:7-11

"خدا کے غضب" میں ظاہر ہوتا ہے۔[22]

جس قدر وہ اس بدی کی مذمت کرتا ہے، جس کے کرنے والوں میں ہم شمار ہوتے ہیں، اسی قدر وہ ہر انسان کو اس سے آزاد کرنا چاہتا ہے۔

آزادی – زبردستی نہیں

اس شاندار خوشخبری[23] کے باوجود خدا انسانوں سے زبردستی "ہاں" نہیں کہلواتا۔ سچی محبت صرف آزادی کی بنیاد پر ہی ہو سکتی ہے! فیصلے کی آزادی اور ذمہ داری انسان کی فطرت کا حصہ رہتی ہیں۔ انسان اسی طرح پیدا کیا گیا ہے، کسی اور طرح نہیں۔

لیکن گنہگار ہونے کی حیثیت سے انسان اب غیر جانب دار نہیں رہا۔ گناہ اسے بے بس کر دیتا ہے، بلکہ اس قابل ہی نہیں چھوڑتا کہ وہ اپنے بل بوتے پر خوشخبری کو قبول کرے۔ انسانی نظر سے دیکھا جائے تو اپنے آپ کو گنہگار پہچاننا ناممکن ہے۔ لیکن خوشخبری میں قدرت ہے۔ وہ انسان کی آنکھیں اس کی اپنی حالت کے لیے اور خدا کے لیے کھولتی ہے۔ دل اور ضمیر کو روشنی بخشتی ہے۔ خدا اس فیصلے میں انسان کو اکیلا نہیں چھوڑتا۔ انسانی دل ایک ایسا میدان جنگ ہے جس پر سخت لڑائی ہوتی ہے۔ خدا دلوں کو جیتنا چاہتا ہے۔ اور میل ملاپ کے لیے اپنی آمادگی سے انہیں قائل کرنا اور روشن کرنا چاہتا ہے۔

بچانے کے لیے خدا کی تدبیریں بے حد و حساب ہیں۔ خدا ہر صورت حال، ہر وقت اور ہر جگہ کو استعمال کر سکتا ہے تاکہ اپنی پاک حضوری سے گناہ اور کھوئے ہوئے ہونے کا احساس جگائے اور ساتھ ہی نجات اور بچاؤ بخشے۔

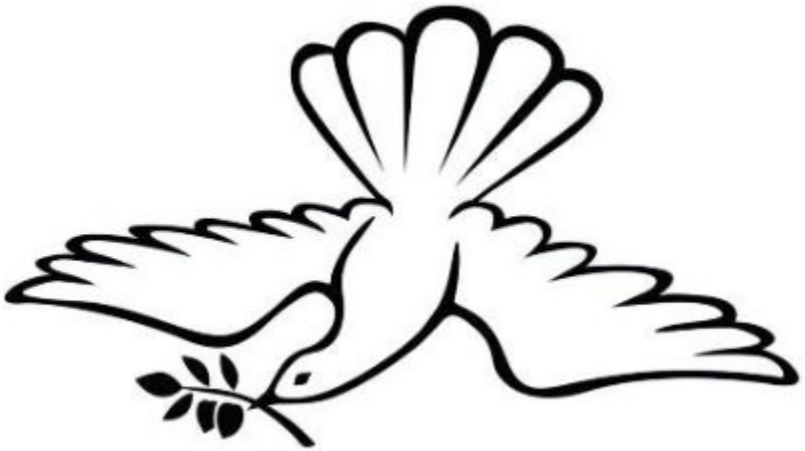
---

22. یوحنا 3:36؛ رومیوں 1:18؛ 5:9؛ افسیوں 2:3؛ 5:6؛ کلسیوں 3:6؛ 1-تھسلنیکیوں 1:9-10

23. 2-کرنتھیوں 4:4

ان سنہری لمحوں کے لیے نہ کوئی ضابطے ہیں نہ کوئی سانچے۔ ایسا ہوا ہے۔ ایسا ہوتا ہے۔ ایسا اب آپ کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ بہت سے لوگ بتاتے ہیں کہ خدا کتنے حیرت انگیز، غیر متوقع، پراسرار، محبت بھرے یا انقلابی طریقے سے ان کی زندگی میں آیا۔

خدا کا پیغام توبہ کرنے کا ایک فوری حکم ہے۔[24] ہماری بھلائی کے لیے۔ تاہم انسان خود ذمہ دار ہیں کہ وہ اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔



نوبت یہاں تک کیسے پہنچی

انسان زمین پر خدا کے نمائندے بنا کر پیدا کیے گئے تھے۔ اس کی صورت پر۔ تاکہ وہ اپنے خالق کے ساتھ مل کر زمین کو فکرمندی سے سنبھالیں اور اس پر حکومت کریں۔ فردوس کا باغ، ایک چھوٹی سی محدود جگہ، پوری زمین تک پھیلایا جانا تھا۔ وہ باپ، اور سب انسان اس کا خاندان۔[25] شروع سے یہی ارادہ تھا۔

---

24. اعمال 17:30

25. یسعیاہ 63:16؛ 64:8؛ لوقا 3:38؛ اعمال 17:28-29

انسان، جو حقیقی آزاد مرضی کے ساتھ پیدا کیے گئے۔ تاکہ خدا کی محبت پائیں، اس کا جواب دیں اور اسے آگے بانٹیں۔ خالق کے ساتھ اس طرح جینا اور کام کرنا - ایک خواب۔ بالکل قریب۔ اس کی حفاظت اور برکت میں۔

لیکن تب، شروع میں، انسانوں نے کچھ اور فیصلہ کیا۔ انہوں نے اپنے رہنے کی خاص جگہ، فردوس کے باغ، کی حفاظت نہ کی۔ ورغلانے والا اندر آگیا۔ چالاک سانپ۔ سانپ کے پیچھے خدا کا ایک فرشتہ چھپا تھا جو کبھی چمکتا دمکتا تھا۔ وہ خدا سے الگ ہو گیا تھا۔ اس نے بغاوت کی تھی اور گناہ میں گر گیا تھا۔ یہی خیال شیطان، یعنی ابلیس، انسانوں کو بیچنا چاہتا تھا: روشن خیالی کے طور پر اور ایک بہتر، زیادہ آزاد زندگی کی طرف ترقی کے طور پر۔

انہوں نے اپنے خالق کی اچھی ہدایت پر عمل نہ کیا۔ خدا کی مانند بن جانا - یہی ابلیس کی آزمائش اور لالچ ہے۔ یوں انہوں نے اپنے اچھے خدا کے ایک سادہ سے حکم کی پروا نہ کی۔ کیا انہیں یہ ڈر تھا کہ خدا نے ان سے کوئی اچھی چیز روک رکھی ہے؟[26]

اس قدم کی انہیں بھاری قیمت چکانی پڑی۔ اب سب کچھ ویسا نہ رہا جیسا ہونا چاہیے تھا۔ فردوس ان کے ہاتھ سے نکل گیا۔ موت، فنا پذیری - روحانی بھی اور جسمانی بھی - ان کی زندگی میں داخل ہو گئی۔[27] وہ پھیلتی گئی۔ ایک موروثی بیماری کی طرح وہ ان کی ساری نسل میں منتقل ہو گئی۔ جس میں ہم بھی شامل ہیں۔

یہ بہت پرانی بات ہے۔ کسی نہ کسی طرح حال ویسا ہی رہا۔ آج تک۔ ہزاروں سال بعد بھی ہم انسان اپنی زندگی خالق کے بغیر گزارتے ہیں۔ اپنی مرضی سے۔ ایسے جیسے خدا ہے ہی نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم بہتر جانتے ہیں۔ ہم اپنے خالق کو بھول گئے ہیں۔ اور بظاہر زیادہ پرکشش معبود ڈھونڈ لیے ہیں۔ کیونکہ انسان ہونے کے ناتے ہماری فطرت ہی یہ ہے کہ ہم

---

26 پیدائش 3

27. رومیوں 5:12-21

مذہبی ہوں اور کسی چیز پر بھروسا کریں یا کسی چیز پر ایمان رکھیں۔ یہ دنیا کے مذاہب بھی دکھاتے ہیں اور جدید انسانوں کا رویہ اور ان کے متبادل معبود بھی، جیسے پیسا، طاقت اور جنسی لذت۔ اب ہمیں خدا کے بغیر اپنی ضرورتیں پوری کرنی پڑتی ہیں۔ بڑے پیمانے پر بھی اور چھوٹے پیمانے پر بھی کبھی نہ بجھنے والا لالچ ان دلوں کا اظہار ہے جو اپنے آپ میں کھو چکے ہیں۔ ہم اپنے آپ میں قید ہیں اور یہ احساس رکھتے ہیں کہ کوئی بنیادی چیز، جو زندگی کو معنی دیتی ہے، ہم سے کھو گئی ہے۔ ہم نے زندگی کے سرچشمے،[28] اپنے خالق، کو چھوڑ دیا ہے۔ اس کے ساتھ تعلق کے بغیر تخلیق کے ساتھ صحت مند تعلق بگڑ گیا ہے۔ انسان بہت سی جگہوں پر اسی گھر کو تباہ کر رہے ہیں جس میں وہ رہتے ہیں۔ خدا کے اچھے احکام، جو ہمیں اس لیے دیے گئے ہیں کہ خدا کے ساتھ، ایک دوسرے کے ساتھ اور تخلیق کے ساتھ ہماری زندگی کامیاب اور بابرکت ہو، ہم انہیں رد کرتے ہیں۔

اکثر یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ قوانین اور احکام کسی ظالم کی طرف سے آتے ہیں۔ ایک ایسے خدا کی طرف سے جو ہمیں قابو میں رکھنا، ہم پر حاوی رہنا اور ہمیں جکڑنا چاہتا ہے۔ لیکن بہت سے لوگ خدا کو ویسا نہیں جانتے جیسا وہ حقیقت میں ہے۔

ایک اچھا باپ، جو ہماری بہترین بھلائی چاہتا ہے۔

جیسا ہے، ویسا نہیں رہے گا

خدا اس گری ہوئی دنیا کے پیچھے جاتا ہے۔ اس کے سارے مسائل اور سلگتے مقامات سمیت۔ وہ اسے چھوڑ نہیں دیتا۔[29] بدی، اپنی گوناگوں شدت میں، بڑے پیمانے پر بھی اور چھوٹے پیمانے پر بھی، محض ایک مسئلہ نہیں۔ یہ شروع ہی سے وجود کا بحران ہے۔ ہونا یا نہ

---

28. زبور 36:9؛ امثال 14:27؛ یرمیاہ 2:13؛ 17:13

29. یوحنا 3:16

ہونا۔ عدن سے باہر زندہ رہنا ہی ہمارے وجود کا افق ہے۔ تب سے ہم اسی بحران میں اور اپنے کاموں کے تمام نتائج میں جی رہے ہیں۔ ہم ہر روز اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ خدا کے بغیر اس کا انجام اچھا نہیں ہو سکتا۔ خدا کے بغیر راستہ اندھیرے میں جاتا ہے۔ ہم روحانی اور اخلاقی تاریکی میں ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ نہ راستہ جانتے ہیں نہ منزل۔

خوشخبری – نہ کہ عدالت اور مجرم ٹھہرایا جانا – یسوع مسیح میں خدا کا جواب ہے۔ خوشخبری بدی پر غالب آنے کے لیے اس کا عظیم منصوبہ ہے۔ نیچے کی طرف جاتے ہوئے چکر کو روکنا اور تاریکی میں روشنی، زندگی اور امید لانا۔[30] تاکہ آزادی، سلامتی اور خوشی لوٹ آئیں۔[31] سب کے لیے۔ اور ہر برائی میں سے آخرکار بھلائی نکلے۔[32] تاکہ خدا کا پھر سے ایک خاندان ہو۔ اور ہم اس کے فرزند بن سکیں۔ یہ سب سے اچھی بات ہے جو کبھی ہمارے ساتھ ہو سکتی ہے۔

خوشخبری خدا کا وعدہ ہے کہ جیسا آج ہے، ویسا نہیں رہے گا۔ یہ وعدہ آج تک قائم ہے۔ اسے کبھی واپس نہیں لیا گیا۔ یہ اس کے سب انسانوں کے لیے ہے۔ دنیا کی ہر جگہ۔

بادشاہی کی خوشخبری

خوشخبری واقعی سادہ ہے۔ ہر کسی کو اسے سمجھنا چاہیے۔ پھر بھی اس کی مختلف جہتیں اور پہلو ہیں۔ اس میں اس سے زیادہ کچھ ہے جو انسان شروع میں دیکھ پاتا ہے۔ ایک ہیرے کا تصور کیجیے۔ سب سے بڑا ہیرا جو موجود ہے۔ تراشا ہوا۔ وہ روشنی کو صرف ایک نہیں بلکہ ہر

---

30. زبور 27:1؛ 43:3؛ یسعیاہ 9:2؛ 60:1؛ متی 4:16؛ یوحنا 1:4-9؛ 3:19-21

31. لوقا 2:10

32 پیدائش 50:20

تراشے ہوئے پہلو میں بکھیرتا ہے۔ خوشخبری طرح طرح سے اور شاندار آب و تاب کے ساتھ چمکتی ہے۔ یہ اس مسیح کا جلال ہے جو خدا کی صورت ہے۔[33]

یہ پیغام ہم تک کیسے پہنچا؟

یہ پیغام ایک شخص کی صورت میں آیا۔ ہاں، یہ پیغام ایک شخص ہے۔ یہ کوئی قانون نہیں۔ کوئی عقیدہ نامہ نہیں۔ کوئی تعلیمی سوال و جواب کی کتاب نہیں۔ یہ ایک انسان ہے۔ سوال یہ نہیں کہ کیا چیز ہمیں بچا سکتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کون ہمیں بچا سکتا ہے۔

وہ ہم میں سے ایک بن گیا۔ اور پھر بھی بالکل مختلف تھا: ایک ایسا جو ایک ہی وقت میں خدا بھی اور انسان بھی ہے۔ لیکن جو اپنے خدا ہونے کو پیچھے رکھتا ہے اور فروتنی میں، بلکہ کمزوری میں ہمارے پاس آتا ہے۔

خدا جھک کر ہمارے پاس اترتا ہے۔ اس نے اپنے آپ کو بالکل چھوٹا بنا لیا۔[34] وہ لامحدود، جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ جس کا ہماری طرح کوئی آغاز نہیں۔ وہ انسان بن گیا۔ ہمارے بالکل قریب آ گیا۔[35] پہلے سے کہیں زیادہ قریب۔ اتر کر ہماری سطح پر۔ خالق اپنی مخلوق کے پاس۔ انسانی صورت میں۔[36] اسے دیکھا گیا، سنا گیا، چھوا گیا، گلے لگایا گیا۔[37] اس نے لوگوں کو دیکھا، ان سے باتیں کیں، اس کا دل بھر آیا، وہ رویا، اس نے لوگوں سے محبت کی اور ہمدردی سے انہیں چھوا۔

---

33. 2-کرنتھیوں 4:4

34. فلپیوں 2:6-8

35. یوحنا 1:14

36. فلپیوں 2:5-11

37. 1-یوحنا 1:1-3

تاکہ ہم آخرکار سمجھ جائیں۔ وہ کسی حکمران کی شان و شوکت میں نہیں آیا۔ ناصرت سے ایک بڑھئی آیا۔ گلیل کے نچلے طبقے سے۔ خدا یسوع میں ہمارے پاس آتا ہے۔ اس نے جو وعدہ کیا ہے، اسے سچ کر دکھاتا ہے۔ یسعیاہ پیش گوئی کرتا ہے:

> خداوند کا روح مجھ پر ہے۔ اس لئے کہ اس نے مجھے غریبوں کو خوشخبری دینے کے لئے مسح کیا۔ اس نے مجھے بھیجا ہے کہ قیدیوں کو رہائی اور اندھوں کو بینائی پانے کی خبر سناؤں۔ کچلے ہوؤں کو آزاد کروں۔ اور خداوند کے سال مقبول کی منادی کروں۔[38]

یسوع ناصرت کے عبادت خانے میں اسے اپنے اوپر لاگو کرتا ہے: آج یہ نوشتہ تمہارے سامنے پورا ہؤا۔[39] اس کی ساری زندگی، اس کی باتیں اور اس کے کام، نبی کے ان الفاظ کی تکمیل اور اس خوشخبری کا کامل اظہار ہیں۔

یسوع خدا کی صورت ہے۔[40] جس نے اسے دیکھا، اس نے آسمانی باپ کو دیکھا۔[41] وہ خدا کا مشن ہے۔ یسوع وہ ہے جو خدا ہم سے کہنا چاہتا ہے۔[42] اگر ہم سمجھنا چاہتے ہیں کہ خدا کون ہے اور کیسا ہے، تو ہمیں اسے یسوع کی روشنی میں سمجھنا ہوگا۔ یسوع ہی خدا کے بارے میں ہمارا تصور ہے۔ جیسا کہ انجیلوں کے بیانات میں لکھا ہے۔ خدا ایسا ہی ہے۔

اسی لیے متی، مرقس، لوقا اور یوحنا کے لکھے ہوئے یسوع کی زندگی کے چار بیانات انجیلیں کہلاتے ہیں۔ مرقس یوں شروع کرتا ہے: یسوع مسیح ابن خدا کی خوشخبری کا شروع۔[43]

---

38. یسعیاہ 61:1-2

39. لوقا 4:16-22

40. کلسیوں 1:15؛ عبرانیوں 1:1-3

41. یوحنا 14:9

42. عبرانیوں 1:2

43. مرقس 1:1

خوشخبری یسوع سے شروع ہوتی ہے۔ اس کے بارے میں لکھا ہے: یسوع نے گلیل میں آکر خدا کی خوشخبری کی منادی کی۔ اور کہا کہ وقت پورا ہو گیا ہے اور خدا کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔ توبہ کرو اور خوشخبری پر ایمان لاؤ۔[44]

خدا کی بادشاہت کیا ہے؟

خدا کی بادشاہت محبت اور انصاف کی اس کی حکومت ہے۔ ہماری دنیا کے لیے واحد راستہ جس کا کوئی مستقبل ہے۔ اس کا واحد مستقبل۔

بہت سے یہودی اس سے یہ سمجھتے تھے کہ رومی قابضین کو شکست ہوگی اور ان کا ظلم ختم ہو جائے گا۔ لیکن یسوع میں ایک سادہ آدمی آتا ہے، سیاسی طاقت والا کوئی بادشاہ نہیں۔ کوئی جنگی ہیرو نہیں۔ اس کی بادشاہی، خدا کی بادشاہی، توقع کے مطابق یروشلیم میں داؤد کے تخت پر شروع نہیں ہوتی، بلکہ ایک گھومنے پھرنے والے مبلغ سے، جس کا انجام صلیب پر ہوتا ہے۔ یہ ان انسانوں کے دلوں میں شروع ہوتی ہے جو اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں اور اپنی زندگی بدلتے ہیں۔ اس کی بادشاہی اس دنیا کی نہیں۔[45] یہ خدا کی طرف سے آتی ہے۔ یہ مختلف ہے۔ تشدد کے بغیر، ظلم و جبر کے بغیر، فوجی فتح کے بغیر۔ یہ اسرائیل میں شروع ہوتی ہے، لیکن اس کی نظر پوری دنیا پر ہے۔ اس کا منصوبہ سب انسانوں کے لیے بنایا گیا۔

یسوع میں خدا کی بادشاہت موجودہ سیاسی ڈھانچے کے خلاف نہیں۔ اس کا مقصد کچھ اور ہے۔ یسوع ملک میں گھومتا ہے اور توبہ اور خدا کی طرف لوٹنے کی منادی کرتا ہے۔ خدا کی حکمرانی یسوع کے ظاہر ہونے سے اور ان انسانوں میں حقیقت بنتی ہے جو اس کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ بے شمار بیماروں کو شفا دیتا ہے۔ بدروحیں نکالتا ہے۔ خدا کی بادشاہت ان

---

44. مرقس 1:14-15

45. یوحنا 18:36

بری اور اندیکھی قوتوں کے خلاف ہے جو انسانوں کو ستاتی ہیں۔ صرف دکھائی دینے والے صاحب اختیار ہی نہیں، جیسے بادشاہ یا سپاہی۔ اندیکھی قوتیں بھی ہیں جن کے تلے انسان دکھ اٹھاتے ہیں۔ فردوس کے باغ میں اس ورغلانے والے کو یاد کیجیے، بالکل شروع میں۔ اس کے بارے میں آگے مزید۔

یسوع اس سوال کا جواب نہیں دیتا کہ بدی کہاں سے آتی ہے اور کیوں موجود ہے۔ وہ عمل کرتا ہے۔ وہ اپنے باپ کے حکم سے اور اس کے اختیار سے اس کے خلاف جنگ شروع کرتا ہے۔ خدا کی بادشاہت اس دنیا میں ٹوٹ کر داخل ہوتی ہے اور ایسی چیز کو بدلتی ہے جو اس وقت کے رومیوں سے کہیں زیادہ گہرائی میں خدا کی حکمرانی کے خلاف کھڑی ہے۔ خدا کی بادشاہی انسانوں سے اس سطح پر ملتی ہے جہاں وہ سب سے زیادہ دکھ اٹھاتے ہیں۔ سب سے بڑا دشمن بدی، ناانصافی، ریاکاری اور بے محبتی ہے۔ ایک لفظ میں: گناہ۔ اس نے انسان کو روحانی طور پر بیمار کر دیا ہے۔ اس نے انسان پر اختیار حاصل کر لیا ہے۔ تب بھی اور آج بھی۔

خدا خود گناہ، درد اور خوف، دکھ اور موت کے میدان میں آتا ہے۔ وہ آتا ہے تاکہ یہ سب کچھ اپنے اوپر اٹھا لے اور یوں نئی بادشاہی قائم کرے۔

خدا کی حکمرانی – سب کے لیے بہترین

30 سال گمنامی میں رہنے کے بعد یسوع ساڑھے تین سال تک کھلے عام کام کرتا ہے۔ وہ شفا دیتا ہے، آزاد کرتا ہے اور سکھاتا ہے کہ اصل میں کیا اہم ہے۔ وہ ریاکاری کو بے نقاب کرتا ہے، بھوکوں کو سیر کرتا ہے۔ یوں وہ دکھاتا ہے کہ خدا کون ہے اور خدا کیا چاہتا ہے۔ اس سے ہم انسانوں کے لیے دکھائی دیتا ہے کہ خدا کی ہمیشہ کی بادشاہی ایک دن کیسی ہوگی۔ یسوع کا کام ابھی صرف آغاز ہے۔ اور ایک وعدہ۔ کیونکہ خدا کے عظیم منصوبے میں وہ بڑا مقصد

شامل ہے جو یسوع میں پہلے ہی جھلکتا ہے: ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین، جہاں ان سب چیزوں میں سے، جن کے خلاف یسوع لڑا، کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔ ایک نئی زمین، جہاں خدا اپنے خاندان کے ساتھ رہتا ہے۔[46] ایک نئی زمین، جس پر بدلے ہوئے اور نئے بنائے گئے انسان دیکھ بھال کے ساتھ حکومت کرتے ہیں۔ ظالم اور جابر حکمران نہیں۔ اچھی خبر یہ ہے: دنیا کی سلطنتیں اپنے قیصروں اور صدروں کے ساتھ مٹ جاتی ہیں۔ خدا کی بادشاہی آتی ہے اور ہمیشہ قائم رہتی ہے۔[47]

یہ یسوع کے ساتھ شروع ہوئی تھی۔ یہ آج موجود ہے۔ باہر سے دیکھا جائے تو پوشیدہ۔ کسی دکھائی دینے والے بادشاہ کے بغیر۔ بادشاہ کچھ عرصے کے لیے چلا گیا ہے، تمثیل کے اس مالک کی طرح جو پردیس جاتا ہے۔ اس کی بادشاہی اس کی واپسی کی منتظر ہے۔[48] آج یہ ایک "خفیہ" بادشاہی ہے۔ بغیر سرحدوں کے۔ بغیر دارالحکومت کے۔ یہ دنیا کی سلطنتوں اور سیاسی ڈھانچوں کے ساتھ ساتھ رہتی ہے۔ ہر اس جگہ جہاں انسانوں نے غیر حاضر، اندیکھے، لیکن سچے بادشاہ یسوع سے وفاداری کی قسم کھائی ہے۔ وہ یہ بادشاہی بغیر کسی تشدد کے قائم کرتے ہیں۔[49] ان کا ہتھیار محبت ہے۔ وہ انتظار کر رہے ہیں کہ ان کا جی اٹھا یسوع، جو آسمان پر واپس چلا گیا ہے، دوبارہ آئے۔ اس نے یہی وعدہ کیا ہے۔[50] بادشاہ کی واپسی، کھلے عام، دکھائی دینے والی، زبردست۔ تب دنیا کی سب سلطنتیں ختم کر دی جائیں گی۔ وہ اندیکھی قوتیں بھی جو بدنیتی سے دنیا کے حالات پر اثر ڈالتی ہیں۔

---

46. مکاشفہ 3:21-5

47. دانی ایل 2:44-45؛ 7:26-27

48. متی 25:14-30

49. متی 5:43-48

50. اعمال 1:10-11

اچھی خبر خدا کی فتح کا اعلان کرتی ہے، ہر اس چیز پر جو اس کی محبت اور انصاف کی حکمرانی کے خلاف کھڑی ہے۔ یہ یسوع کی زندگی میں شروع ہوئی۔ خدا کی آخری فتح ابھی آنے والی ہے۔ وہ بےروک ٹوک قریب آ رہی ہے۔ اس کی بادشاہی پہلے ہی موجود ہے، لیکن ابھی پوری طرح نہیں۔ ابھی دکھائی نہیں دیتی۔ جب تک یسوع دوبارہ نہ آئے، یہ ایک عارضی، پراسرار صورت میں موجود ہے۔ لیکن ابھی سے اس کا ذائقہ ملتا ہے جو آنے والا ہے۔ روح القدس میں سلامتی اور خوشی۔[51] ساری زمین پر خوشخبری کا پھیلنا، اور وہ انسان جو ہر روز شکر گزاری کے ساتھ بادشاہ کے آگے سر جھکاتے ہیں، اس بادشاہی کے اندیکھے وجود کی گواہی دیتے ہیں۔ اسی طرح آج تک نشان، معجزے اور شفائیں بھی۔

خوشخبری اس بات کا اعلان ہے کہ ناصرت کا یسوع ہی مسیح ہے اور اسے سب کا خداوند بنایا گیا ہے۔[52] بیٹے کو باپ نے بھیجا۔ اس نے وہ سب پرانی نبوتیں پوری کیں جو پرانے عہدنامے میں پڑھی جا سکتی ہیں۔ وہ داؤد کی نسل سے انسان بنا۔ وہ ہماری خاطر اور ہمارے گناہوں کے لیے مرا۔ دفن ہوا، مردوں میں سے زندہ کیا گیا اور خدا کے تخت پر تاج پہنایا گیا۔ وہاں سے وہ حکومت کرتا ہے۔ سارا اختیار اسی کو دیا گیا ہے۔ یسوع ہی مسیح ہے!

خدا کے بیٹے کی خوشخبری

یسوع مسیح ہی خوشخبری ہے۔ نیا عہدنامہ اسے مسیح کی خوشخبری کہتا ہے۔[53] اسی کی منادی رسولوں نے کی اور ان سب نے جو یسوع کے شاگرد اور پیروکار بنے۔[54] اسی کی انہوں نے منادی کی۔[55] یہی بادشاہی کی خوشخبری ہے۔ وہ بادشاہ ہے۔ لیکن وہ اس سے بھی بڑھ کر

---

51. رومیوں 14:17

52. اعمال 2:36؛ 3:20-23؛ 10:36

53. رومیوں 15:19؛ 1-کرنتھیوں 9:12؛ 2-کرنتھیوں 2:12؛ فلپیوں 1:27؛ 1-تھسلنیکیوں 3:2

54. اعمال 8:4، 12، 25، 35، 40؛ 10:36؛ 11:20؛ 13:38؛ 14:7، 15، 21

55. اعمال 5:42؛ افسیوں 3:8؛ فلپیوں 1:17-18؛ کلسیوں 1:28

ہے۔ ہمیں صرف ایک بادشاہ کی ضرورت نہیں۔ ہمیں ایک چھڑانے والے کی بھی ضرورت ہے۔

زندگی کے یہ چار بیانات انجیلیں کہلاتے ہیں کیونکہ یہ خوشخبری ہیں۔ ان میں یہ بات نمایاں ہے کہ وہ خود اپنی شہرت کے لیے کوئی کوشش نہیں کرتا۔ وہ تو بادشاہ بنایا جانا بھی نہیں چاہتا۔[56] جنہیں شفا ملی، انہیں کسی کو کچھ نہیں بتانا ہے۔ پھر بھی وہ بتاتے ہیں، ان کی خوشی بہت بڑی ہے۔[57] بدروح گرفتہ لوگوں کو، بلکہ صحیح کہیں تو ان میں موجود ناپاک روحوں کو، جو اس کی اصل پہچان جانتی تھیں، وہ بولنے سے منع کرتا ہے۔

غور سے دیکھیں تو کسی نے واقعی نہیں سمجھا کہ وہ کون تھا۔ اس کے قریب ترین لوگوں نے بھی نہیں۔ اگرچہ پطرس کہتا ہے کہ تو مسیح ہے،[58] وہ یہ نہیں جانتا کہ صرف ایک مرا ہوا اور مردوں میں سے جی اٹھا مسیح ہی وہ پورا کرتا ہے جس کی پیش گوئی کی گئی تھی۔

تقریباً دو سال اپنے شاگردوں کے ساتھ رہنے کے بعد یسوع ان سے یہ کہتا ہے، جس پر وہ حیران رہ جاتے ہیں، کہ وہ قتل کیا جائے گا۔ اور وہ بھی یروشلیم میں، بڑے بادشاہ کے شہر میں۔[59] فریسیوں، سردار کاہنوں اور فقیہوں کی نفرت کی وجہ سے۔ ساتھ ہی وہ کہتا ہے کہ وہ تین دن کے بعد مردوں میں سے جی اٹھے گا۔[60]

کیا سب کچھ ایک ناقابل تصور المیے پر ختم ہونا تھا؟ کیا یہ کوئی اچھی خبر ہو سکتی تھی؟ ایک بادشاہ، جسے قتل کر دیا جائے؟

---

56. یوحنا 6:15

57. مرقس 1:34، 43-45؛ 5:43؛ 8:26

58. متی 16:13-20؛ لوقا 9:18-21

59. زبور 48:2؛ متی 5:35؛ 21:5

60. متی 16:13-21؛ مرقس 8:27-32؛ لوقا 9:18-22، 44-45؛ 18:31-34

لیکن یسوع کہتا ہے کہ اسے بہتیروں کے لیے اپنی جان فدیہ میں[61] دینی تھی۔ اس کی زندگی، قیمت کے طور پر بدلے میں دی گئی۔ تاکہ بہتیروں کو چھڑائے۔ قیمت دے کر غلامی سے چھڑائے۔ گناہ اور موت کے قید خانے سے۔ خودغرضی سے، خود پسندی سے، لتوں سے۔ اندیکھی قوتوں کے قبضے سے۔ اس موت کو نجات کا ایک ہمہ گیر، دنیا کو بدل دینے والا واقعہ بننا تھا۔ نہ کوئی حادثہ اور نہ کوئی شکست۔

اس کی زندگی اس پر مرکوز تھی کہ وہ اسے پورا کرے،[62] جو اتنا متضاد لگتا تھا۔[63] وہ یہ پہلے سے جانتا تھا۔[64] وہ انسانوں کی مخلصی کے لیے قیمت ادا کرنے کو تیار تھا۔ اپنی جان سے۔ وہ انسان بنا تاکہ ان کی خاطر مر سکے۔[65] ایک ایسا جس نے صرف بھلائی کی اور بھلی بات کہی۔ جو ہر گناہ سے پاک تھا۔[66] ہم سب سے بالکل مختلف۔ لگن اور پڑوسی کی خدمت سے بھری زندگی۔ خودغرضی کی ذرا سی جھلک کے بغیر۔ ایک زندگی، اتنی قیمتی، پاکیزہ اور مقدس کہ اسے کبھی ختم نہیں ہونا چاہیے تھا۔ خوشخبری یسوع کی زندگی اور اس کے کام ہیں۔ صرف اس کا اخلاقی کمال نہیں۔ بلکہ گناہ، بیماری، بدروح گرفتگی اور موت کے خلاف اس کی مزاحمت، اس کی جنگ اور اس کی فتح بھی۔

موت میں اس زندگی کو اپنے عروج، اپنی تکمیل، بلکہ اپنی حتمی فتح تک پہنچنا تھا۔ ایک موت جس نے سب کچھ بدل دیا۔ کائنات میں طاقت کی تبدیلی۔

---

61. زبور 49:7؛ متی 20:28؛ مرقس 10:45؛ 1-تیمتھیس 2:6

62. لوقا 9:51

63. لوقا 12:50؛ یوحنا 17:4؛ 19:28-30

64. یوحنا 18:4

65. عبرانیوں 2:14

66. 2-کرنتھیوں 5:21؛ 1-پطرس 2:22؛ عبرانیوں 4:15؛ 1-یوحنا 3:3، 5

اس کی محبت قائل کرتی ہے۔ جس طرح وہ انسانوں سے ملتا ہے، ان کے پیچھے جاتا ہے، انہیں اٹھاتا ہے، انہیں شفا دیتا ہے، ان کی قدر کرتا ہے۔ بغیر کسی امتیاز کے، چھوٹوں اور بڑوں سے، بیماروں اور گنہگاروں سے۔ اسی یسوع کی منادی کی جاتی ہے۔ جو مرا اور مردوں میں سے جی اٹھا اور زندہ ہے۔ اور آج خوشخبری میں اندیکھے طور پر، محسوس ہونے والی قوت کے ساتھ موجود ہے۔ جو انسانوں سے ملتا ہے۔

جو خوشخبری سے ملتا ہے، وہ یسوع سے ملتا ہے۔ وہ آج زندہ ہے، اتنا ہی حقیقی جتنا تب، جب وہ اسرائیل میں چلتا پھرتا تھا۔ اب جی اٹھے کی حیثیت سے، جو خدا کے آسمانی جلال میں زندہ ہے۔ خدا کے تخت پر۔ لیکن اپنے روح کے وسیلے سے وہ ہر اس جگہ موجود ہے جہاں خوشی کے پیغام کی منادی ہوتی ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہر روز انسان ایمان کی فرمانبرداری میں یسوع کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اس کی پیروی کرتے ہیں۔

باپ نے بیٹے کو ہمارے گناہوں کا کفارہ بنا کر بھیجا، یعنی ہمارے گناہوں کی معافی کے لیے۔ یہ ثبوت ہے کہ وہ دنیا سے محبت کرتا ہے۔ باپ، بیٹا اور روح القدس دنیا کو بچانے میں ایک ہیں۔[67]

بادشاہ اور صلیب

یسوع کی توجہ اپنے انجام پر تھی۔ ایک قبل از وقت انجام۔[68] لیکن ساتھ ہی کسی نئی چیز کا آغاز۔ کسی کہیں بڑی چیز کا۔ وہ اپنی جان فدیہ میں دینے آیا تھا۔ بہتیروں کے لیے مخلصی! یہی اس کے باپ کے دل کی آرزو اور مرضی تھی۔[69] اور یسوع نے اس مرضی کو پورا کرنے کے

---

67. یوحنا 3:16؛ 1-یوحنا 4:9-14

68. زبور 102:24

69. لوقا 22:42

لیے سب کچھ لگا دیا۔ آئیے، یسوع کی زندگی کے آخری باب کے قریب چلیں۔ یہ اتنا ناقابل فہم ہے کہ ہم یہ سوچ سمجھ کر اور احتیاط کے ساتھ کرتے ہیں۔

بادشاہ کا قتل

وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ فسح کی عید پر یروشلیم جاتا ہے۔ شہر سے پہلے راستے میں اور شہر میں داخل ہوتے ہوئے اس کا استقبال ایک بادشاہ کی طرح، بلکہ بادشاہ کے طور پر کیا جاتا ہے۔ کیا آخرکار بادشاہت شروع ہو رہی ہے؟

شہر کھچا کھچ بھرا ہے۔ بے شمار زائرین آئے ہوئے ہیں۔ وہ ایک پورا ہفتہ وہاں رہتا ہے۔[70] آج ہم اسے دکھوں کا ہفتہ کہتے ہیں۔ وہ تعلیم دیتا ہے اور فقیہوں سے مسلسل بحث میں رہتا ہے۔ وہ اسے گھیرنا اور جال میں پھنسانا چاہتے ہیں، لیکن اس کی حکمت کے سامنے بار بار لاجواب ہو جاتے ہیں۔ وہ مذہبی راہنماؤں کی ریاکاری اور بے محبتی کو بے نقاب کرتا ہے۔ لوگوں پر اس کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ ہیکل میں اس کا وہ کام، جس میں وہ کچھ دیر کے لیے زور سے ہیکل کے صحن میں صرافوں کے تختے الٹ دیتا ہے، قوم کے سرداروں کی برداشت سے باہر ہے۔ وہ اس ناگوار ناصری کو دنیا سے مٹانے کا منصوبہ بناتے ہیں۔

جمعرات کی شام یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھ یہودی فسح مناتا ہے۔ فسح کے اس کھانے کے دوران وہ ایک نئی چیز شروع کرتا ہے۔ وہ روٹی لیتا ہے، اسے توڑتا ہے اور یہ کہہ کر اپنے شاگردوں میں بانٹتا ہے: یہ میرا بدن ہے جو تمہارے واسطے دیا جاتا ہے۔ پھر وہ مے کا پیالہ لیتا ہے اور کہتا ہے: یہ میرا نئے عہد کا خون ہے جو گناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے۔[71] اس وقت شاگرد نہیں سمجھ پائے کہ یہ الفاظ کتنے دور رس اور گہرے تھے۔

---

70. متی 21-27

71. متی 26:26-30؛ مرقس 14:22-26؛ لوقا 22:14-20

پھر سب کچھ اپنی راہ پر چل پڑتا ہے۔ یسوع کو اس کا اپنا ایک شاگرد پکڑوا دیتا ہے۔[72] اسے گرفتار کیا جاتا ہے۔[73] سردار کاہنوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔[74] اسے رومی حاکم پیلاطس کے حوالے کیا جاتا ہے اور بےقصور ہوتے ہوئے مجرم ٹھہرایا جاتا ہے۔[75] اسے اذیت دی جاتی ہے۔ سب کچھ قابو سے باہر لگتا ہے۔ یسوع قوتوں کے ہاتھ میں کھلونا بن جاتا ہے۔ اس نے گہری بات کہی تھی: یہ تمہاری گھڑی اور تاریکی کا اختیار ہے۔[76] صلیب کے واقعے میں صرف جانے پہچانے مذہبی اور سیاسی راہنما ہی سرگرم نہیں تھے، بلکہ اندیکھی قوتیں بھی۔ سب کچھ خدا کے بیٹے اور خدا کی بادشاہی کے خلاف متحد ہو گیا۔

انسانیت کی تذلیل کرنے والا یہ تماشا صلیب پر ختم ہوا۔ یسوع کو قتل کے سب سے وحشیانہ طریقوں میں سے ایک سے موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ اس یادگار جمعے کو۔[77] دو مجرموں کے ساتھ، ایک بائیں اور ایک دائیں، اسے مصلوب کیا جاتا ہے۔ دوپہر 12 بجے سے سہ پہر 3 بجے تک، جب سورج سب سے اونچا ہوتا ہے، اندھیرا چھا جاتا ہے۔[78] مصلوب یسوع پکارتا ہے: اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟[79] وہاں کچھ غیر معمولی ہو رہا ہے۔ آخر میں یسوع وہ سب سے اہم الفاظ پکار کر کہتا ہے جو کبھی سنے گئے: تمام ہوا![80] یونانی لفظ tetelestai – یسوع نے غالباً اسے ارامی زبان میں پکار کر کہا تھا – کا مطلب ہے:

---

72. متی 26:14؛ مرقس 14:10
73. یوحنا 18:1-11
74. یوحنا 18:12-24
75. یوحنا 18:28-19:16
76. لوقا 22:53
77. یوحنا 19:17-24
78. لوقا 23:44
79. متی 27:46
80. یوحنا 19:30

کام پورا ہو گیا۔ سب کچھ، جس کے لیے وہ آیا تھا، ہو چکا ہے۔ فدیہ دے دیا گیا ہے۔ ان الفاظ کے فوراً بعد وہ مر گیا۔ اس نے اپنی روح اپنے باپ کے ہاتھوں میں سونپ دی۔[81]

رومی صوبہ دار، جس نے مصلوب کرنے کا کام انجام دیا اور سب کچھ بالکل قریب سے دیکھا، گہرا متاثر ہوتا ہے۔ وہ کہتا ہے: بیشک یہ آدمی خدا کا بیٹا تھا۔[82]

آخرکار وہ کام ہو گیا جو بہت سے لوگ مدت سے چاہتے تھے۔ انسانوں نے ظاہر کر دیا کہ ان کے دلوں میں کیا ہے۔ اس سے برا، اس سے بدصورت اور اس سے زیادہ وحشیانہ کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ تشدد، نفرت اور تاریکی کی قوتوں کی جیت ہو گئی تھی۔

یسوع پر کوئی الزام نہیں لگایا جا سکتا تھا۔ بے قصور ایک مجرم کی موت مرتا ہے۔ سارے دکھ میں یسوع نے اپنا بچاؤ نہیں کیا۔[83] اس کی دعا بے مثال ہے: اے باپ! ان کو معاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں۔[84] باپ دکھ کی راہ پر اس کے ساتھ چلتا ہے۔ اس سے وہ موت سے نہیں بچتا۔ باپ نے اپنے بیٹے کو دریغ نہ کیا۔[85]

یسوع بہت جلد مر جاتا ہے، اپنے ساتھ مصلوب ہونے والوں سے پہلے۔ یہودی صدر عدالت کا ایک رکن، ارتیہ کا یوسف، اس کی لاش کو اپنی غیر استعمال شدہ قبر میں رکھتا ہے۔[86] ان سب کے لیے، جو اس سے امید لگائے ہوئے تھے، ایک دنیا ٹوٹ جاتی ہے۔ امید سب سے آخر میں مرتی ہے۔ اب وہ بھی مر چکی تھی۔

---

81. لوقا 23:46؛ یوحنا 19:30

82. مرقس 15:39

83. یسعیاہ 53:7؛ 1-پطرس 2:23

84. لوقا 23:34

85. یوحنا 3:16؛ رومیوں 8:32

86. یسعیاہ 53:9؛ لوقا 23:50-56

اتوار کی صبح عورتیں ہی قبر پر آتی ہیں تاکہ یسوع کی لاش پر خوشبو ملیں۔ وہ حیران رہ جاتی ہیں: قبر کا ٹنوں وزنی پتھر قبر کے پاس پڑا ہے۔ کھلی قبر میں انہیں یسوع کا بدن نہیں ملتا۔ وہ خالی ہے۔ اس کی لاش اب وہاں نہیں۔ اس کے بجائے فرشتے، جو کہتے ہیں:

وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ اپنے کہنے کے مطابق جی اٹھا ہے۔[87]

توقع کے برعکس

شاگردوں کو آہستہ آہستہ ہی احساس ہوتا ہے کہ ان کا استاد مردوں میں سے جی اٹھا ہے۔ یہاں تک کہ یسوع ان پر ظاہر ہوتا ہے اور وہ اسے دیکھتے اور چھوتے ہیں۔ یہ وہی ہے۔ وہی، اور پھر بھی کسی طرح مختلف۔ جی اٹھا۔ ایک نیا بدن۔ لیکن: ہاتھوں اور پاؤں میں کیلوں کے نشان اور اس کی پسلی کا زخم صاف دکھائی دیتے ہیں۔ وہ ان کے ساتھ کھاتا ہے، لیکن بند دروازوں میں سے گزر جاتا ہے۔ کبھی یہاں ہوتا ہے، کبھی وہاں۔[88] بہت سے شاگردوں پر ظاہر ہوتا ہے۔ اپنے بھائی یعقوب پر بھی۔[89] مردوں میں سے زندہ کیے جانے کے بعد ایک نئے وجود میں وہ کوئی اور ہے اور ساتھ ہی پھر بھی ان کا یسوع ہے۔

وہ سمجھنے لگتے ہیں کہ اس نے انہیں سب کچھ پہلے سے بتا دیا تھا۔ اب 40 دن وہ یسوع کے، یعنی جی اٹھے کے، ساتھ رہتے ہیں۔ وہ بہت سے سوالوں کے جواب دیتا ہے۔ ان کے شک دور کرتا ہے۔ انہیں نئی سمت دیتا ہے۔ ان کی نئی ذمہ داری کے لیے۔ وہ انہیں بادشاہی کے بارے میں سکھاتا ہے۔[90] اپنی موت کے بارے میں۔ کہ اسے کیوں مرنا پڑا۔ وہ یہ پہلے بھی کہہ چکا تھا، لیکن اب یہ زیادہ سے زیادہ واضح ہوتا گیا۔ یہ کوئی بے معنی المیہ نہیں تھا۔ یہ خدا کا

---

87. لوقا 24:1-12؛ یوحنا 20:1-10

88. لوقا 24:13-49؛ یوحنا 20:11-31؛ 21:1-14

89. 1-کرنتھیوں 15:5-7

90. اعمال 1:3

عظیم منصوبہ تھا، جس کا مرکز یسوع کی موت اور اس کا مردوں میں سے جی اٹھنا ہے۔ ایک روحانی زلزلے کا مرکز، جس نے دنیا کو ہلا دیا۔ ایک نئے دور کا محور۔ کائنات میں محاذ اور اقتدار کی تبدیلی۔

آپ سوچیں گے کہ ایک صلیب کی یہ کائناتی اہمیت کیوں ہو۔ وہ تو ہر چیز کی علامت ہے، سوائے اس کے۔ صلیبی موت کا مقصد یہ تھا کہ انسان سے اس کی انسانیت چھین لی جائے، اسے انتہائی ذلیل کیا جائے اور یادوں سے مٹا دیا جائے۔

خدا کی نظر سے صلیب

صلیب کو ہم دور سے دیکھتے ہیں۔ ایک واقعہ جو بہت پہلے پیش آیا۔ ایک ایسی دنیا اور ثقافت میں، جو کئی لحاظ سے ہماری اپنی دنیا اور ثقافت سے اجنبی لگتی ہے۔ لیکن اگر ہم اس صلیب کو صحیح سمجھیں تو اس دور کی صلیب میں ہم یہ دریافت کرتے ہیں کہ خدا ہمارے قریب ہے۔

شاگرد سمجھنے لگے کہ مسیح کی موت کوئی حادثہ نہیں تھی۔ یہ ہماری مخلصی کی قیمت تھی۔ انہوں نے پہچانا اور منادی کی کہ اسے بالکل اسی طرح ہونا تھا۔[91] یہ ضروری تھا۔ کیونکہ مسیح ہماری خاطر مرا۔[92] انہوں نے ناقابل فہم بات کو بعد میں کوئی گھڑا ہوا معنی پہنانے کی کوشش نہیں کی۔ اپنے آپ کو اور دوسروں کو تسلی دینے کے لیے۔ کیونکہ جو کچھ یسوع نے اپنی موت سے پہلے اور بعد میں کہا تھا، اس سے وہ سمجھ گئے تھے۔ خدا نے یسوع کو مردوں میں سے زندہ کیا اور سرفراز کیا۔ دنیا کا مستقبل اب اسی سے وابستہ ہے۔ صلیب کے واقعے میں، اس کے اپنے آپ کو قربان کرنے میں، انہوں نے پہچانا کہ خدا نے دنیا کا اپنے ساتھ میل ملاپ کر لیا

---

91. اعمال 2:22-24؛ 3:18، 24؛ 8:35؛ 9:22؛ 13:32، 38؛ 18:28؛ 26:23

92. 1-کرنتھیوں 15:3؛ گلتیوں 1:4؛ 3:13؛ 1-تھسلنیکیوں 5:10؛ ططس 2:14؛ 1-پطرس 2:24؛ 1-یوحنا 3:16؛ مکاشفہ 1:5

ہے۔[93] کہ یسوع نے قربانی کے طور پر دنیا کے گناہ اٹھا لیے اور دور کر دیے۔[94]

چونکہ یسوع نے بغیر مزاحمت کے اپنے آپ کو حوالے کر دیا، اس سے ظاہر ہوا کہ خدا کی محبت کتنی بڑی تھی۔ صلیب پر بگڑی ہوئی صورت والے اور اذیت سہتے یسوع میں خدا کا ہاتھ میل ملاپ کے لیے بڑھا ہوا ہے۔

ہماری خاطر قربان

اسرائیل میں جانوروں کی قربانی کا نظام تھا۔ بہت سی دوسری قوموں میں بھی۔ ان میں سے کچھ آج تک موجود ہیں۔ نیا عہدنامہ یسوع کی موت کو ایک قربانی کے طور پر بیان کرتا ہے، گویا اسرائیل میں دی گئی تمام جانوروں کی قربانیوں کی تکمیل۔[95] یہ ایک استعارہ ہے، ہمارے لیے ایک مدد، تاکہ ہم سمجھیں کہ یسوع نے کیا کر دکھایا۔ قربانی کا تصور کسی عبادتی نظام کے باہر بھی انجانا نہیں۔ تب، جب کوئی انسان دوسروں کو بچانے کے لیے اپنے آپ کو ان کے لیے دے دیتا ہے۔

قربانی کے جانور مذبح پر سکون سے ذبح کیے جاتے تھے۔ لیکن یسوع کو انسانوں نے مار ڈالا۔ وہ یوں ہی یا جلدی نہیں مرا۔ اسے زبردستی قتل کیا گیا۔ قربانی کی اصل میں خون بہانا اور موت شامل ہیں، لیکن دکھ یا ظلم نہیں۔ یسوع کی موت ایک جان بوجھ کر کیا گیا پر تشدد اور گھناؤنا واقعہ تھی۔ صلیبی موت کا مقصد دوسروں کو ڈرانا تھا۔ لوگ اسے پہچانیں یا نہ پہچانیں، یسوع کے خلاف ان کا تشدد خدا کے خلاف تشدد تھا۔

---

93. 2-کرنتھیوں 5:19-21

94. یوحنا 1:29، 36

95. افسیوں 5:2؛ عبرانیوں 7:27؛ 9:14، 26؛ 10:12، 14

دنیا کے تشدد کے مقابلے میں خدا کا اپنا ردعمل یہ تھا کہ بدی کی قوتیں بے اثر کر دی گئیں۔ اس طرح کہ انہیں برداشت کیا گیا اور جذب کر لیا گیا۔ اسی لیے یہ اتنی زیادہ اہم بات ہے کہ جب یسوع پر حملہ ہوا تو اس نے اپنا دفاع نہیں کیا۔ معاف کرنے میں یہ شامل ہے کہ اندر کا درد برداشت کیا جائے، جذب کیا جائے۔ اور اس سے انکار کیا جائے کہ تلخی، کینہ، نفرت اور انتقام پیدا ہوں۔ خدا بے قصور قربانی کے طور پر دنیا میں آتا ہے۔ آخرکار قربانی کی موت کو ایک بے مثال موت ہونا تھا۔ صرف جانور کی ایک رسمی قربانی نہیں۔ آخرکار پرانے عہدنامے کی قربانیاں واقعی صرف حقیقی قربانی کا نمونہ تھیں۔

یسوع ہمارے گناہوں کی وجہ سے مرا، لیکن سب سے بڑھ کر ہمارے گناہوں کے لیے۔[96] وہ خدا کا قربانی کا برہ تھا جو دنیا کا گناہ اٹھا لے جاتا ہے۔[97] قربانی کے طور پر وہ واحد ذریعہ ہے تاکہ ہم اپنے گناہوں سے، اپنی ناپاکی سے پاک کیے جائیں۔ تاکہ ایک پاک خدا کی حضوری میں آ سکیں۔

قربانی پر ہاتھ رکھنے یا ہاتھ دبانے سے قربانی دینے والا اپنے آپ کو قربانی کے ساتھ ایک کر لیتا ہے۔ کچھ قربانی پر منتقل ہو جاتا ہے۔ آلودگی، ناپاکی قربانی پر منتقل ہوتی اور یوں مٹ جاتی تھی۔ قربانی ایک طرح کا عوضی بن جاتی ہے۔ ایک قربانی، یا صحیح کہیں تو قربانی کا خون، گناہوں کا کفارہ کر سکتا تھا۔ کفارہ کا مطلب ہے کہ ہمارے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔ اور جو کچھ انہوں نے بگاڑا ہے، اسے بھی ختم کر دیا جاتا ہے۔ گناہ ڈھانپ دیا جاتا ہے، اس کی طاقت توڑ دی جاتی ہے۔ جو ٹوٹا ہوا تھا، وہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔

---

96. 1-کرنتھیوں 15:3

97. یوحنا 1:29، 36؛ 1-پطرس 1:18-21

یسوع نے تمام جانوروں کی قربانیوں کے نمونے کو پورا کیا۔ اور ساتھ ہی انہیں ختم کر دیا۔[98] انہیں غیر ضروری بنا دیا۔ اب ایک بےگناہ انسان ہمارے گناہوں کے لیے مرا۔ ایک کامل گنہگاروں کے لیے۔ ہمارے گناہ، خطائیں اور بدکاریاں، خدا اور انسانوں کے خلاف ہماری بےشمار غلطیاں، ہماری نافرمانی، یہ سب اس نے اپنے اوپر لے لیا۔ ایسے جیسے اس نے یہ سب خود کیا ہو۔ اور اسے ہمیشہ کے لیے دور کر دیا۔[99] اپنی موت میں۔ صلیب پر اس نے ہمارے گناہ کا اور ہمارے گناہوں کا بوجھ اٹھایا۔ وہاں صلیب پر خدا نے اپنے بیٹے کی ذات میں گناہ کو مجرم ٹھہرایا، بلکہ اس کی عدالت کی۔[100] اس لیے اس کی موت دوسرے مصلوب ہونے والوں کی موت جیسی نہیں تھی۔ یہاں ایک نے گنہگار کی موت پائی، حالانکہ وہ گنہگار نہیں تھا۔ ہمارے گناہوں اور ناراستیوں سے لدی ہوئی قربانی کے طور پر۔ ساری دنیا کے گناہوں کے ساتھ ایک کر دیا جانا ایک ناقابل برداشت عمل ہے۔ دوسروں کی خاطر گناہ کے مجرم ٹھہرائے جانے کو اپنے اندر برداشت کرنا – اس کا موازنہ دنیا کے کسی درد اور کسی تجربے سے نہیں کیا جا سکتا۔[101] یہ ایک یکتا واقعہ ہے۔ انسان دشمنی کی انتہا والے ماحول میں، ایک ہولناک صلیبی موت کے دوران۔ یہی قیمت تھی۔ دو اور صلیبوں کے درمیان اس صلیب پر ہر زمانے کا سب سے بڑا دکھ اٹھایا گیا۔

یہ دکھ اس بات کی ضمانت ہے کہ مستقبل ابن آدم کے ہاتھوں میں ہے۔ ان دکھوں کی گہرائی، جو خدا نے خود اپنے اوپر لیے، ایک بھید ہی رہتی ہے۔ خدا خود واحد ممکن حل مہیا کرتا ہے: اپنے بیٹے کی بےمثال قربانی۔ یہ وہ پورا کرتی ہے جو ہم کبھی نہیں کر سکتے تھے: نہ ایسا کر دینا گویا ہوا ہی نہیں، نہ اسے انجام دینا۔

---

98. عبرانیوں 7:27؛ 9:26، 28؛ 10:10، 14

99. عبرانیوں 8:12؛ 10:17؛ میکاہ 7:19

100. رومیوں 8:3

101. رومیوں 8:3؛ 2-کرنتھیوں 5:21

یسوع کا ہمارے لیے اور خدا کے لیے قربانی کے طور پر اپنے آپ کو دے دینا ہمارے لیے بے حد محبت، فیاضی اور مہربانی کا ثبوت اور بنیاد، اس کا نقطۂ آغاز ہے۔

ایک مرا ہوا، ایک بے جان مسیح ہماری مدد نہیں کرتا۔[102] سب سے فیصلہ کن سوال باقی تھا: کیا خدا نے واقعی اپنے بیٹے کی قربانی قبول کر لی؟

ہاں! خدا نے اسے مردوں میں سے زندہ کیا۔ یسوع کا مردوں میں سے زندہ کیا جانا ایک معجزے سے بڑھ کر ہے۔ ایک فجائیہ نشان سے بڑھ کر۔ یہ اعلان کرتا ہے کہ خدا اس بے مثال قربانی کو خوشی سے قبول کرتا ہے اور اب گنہگاروں کو راست باز ٹھہرا سکتا ہے۔[103] اس کا مطلب ہے کہ وہ بغیر کسی شرط کے فضل کرتا اور معاف کرتا ہے۔ اور گنہگاروں کو راست باز بناتا ہے۔[104] ایسے جیسے انہوں نے کبھی گناہ کیا ہی نہ ہو۔

کیا خدا کو قربانی کی ضرورت ہے؟

مسیح کی صلیب پر انسان بے انتہا غور کر سکتا ہے۔ کیا آپ نے بھی کبھی اپنے آپ سے یہ پوچھا ہے: کیا خدا کو قربانی کی ضرورت ہے؟ یا، یہ کیسے ممکن ہے کہ محبت کا خدا اپنا غضب ٹھنڈا کرنے کے لیے قربانی مانگے؟

سب سے پہلے ہمیں یہ واضح ہونا چاہیے کہ ہمیں ایک قربانی کی ضرورت تھی۔ خدا کو نہیں۔ مسئلہ ہمارا تھا۔ خدا کا نہیں۔ ہم نے گناہ کیا ہے اور ہمیں اپنے گناہ کے کفارے کے لیے، تلافی کے لیے، قربانی پیش کرنی پڑتی۔ کیونکہ گناہ کا کفارہ ایسی چیز ہے جس کی ذمہ داری خطا کرنے والے پر ہے۔ لیکن واحد ہستی، جو اس صورت حال کو درست کر سکتی ہے، خود خدا

---

102. 1-کرنتھیوں 15:17

103. رومیوں 4:24-25؛ 1-کرنتھیوں 15:3

104. رومیوں 3:21-26؛ 5:1، 9

ہے۔ وہ قیمت چکاتا ہے۔ تاکہ خدا کے ساتھ رشتہ بحال ہو۔ اس طرح کہ وہ معاف کرنے کے لیے تیار اور آمادہ ہے۔ یہی خدا یسوع میں کرتا ہے۔

میں نے بھی اپنے آپ سے پوچھا کہ کیا یہ خونی قربانی کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ خاص طور پر یسوع کی ہولناک صلیبی موت کے بغیر۔ گتسمنی کے باغ میں یسوع اپنے مصلوب ہونے سے کچھ ہی پہلے دعا اور منت کرتا ہے۔ دہشت زدہ اور حواس باختہ۔ وہ اپنے باپ سے، جس کے لیے سب کچھ ممکن ہے، درخواست کرتا ہے کہ کیا وہ صلیب سے بچ سکتا ہے۔ کہ دکھ کا پیالہ اس سے ٹل جائے۔ لیکن یسوع باپ کی مرضی پوری کرتا ہے۔ وہ کسی مزاحمت کے بغیر ناحق مجرم ٹھہرائے جانے اور صلیب کے واقعات میں چلا جاتا ہے۔[105]

باغ میں کہے گئے الفاظ ہمارے سوال کا جواب دیتے ہیں: صلیب اور یسوع کی موت کے بغیر خدا کی نجات کی مرضی کو پورا کرنا ممکن نہیں تھا۔ بے شک، خدا کے لیے سب کچھ ممکن ہے۔ لیکن نجات کے لیے اس کی اپنی راہ ہے۔ یہ اس کی کائنات اور اس کی دنیا ہے۔ وہ زندگی کے اصول اور دائرے مقرر کرتا ہے۔ ہمیں ایک عوضی کی ضرورت تھی۔ ہمیں ایک ایسے آزاد کرنے والے کی ضرورت تھی جو مردوں میں سے جی اٹھے اور ہمیں بھی اپنے ساتھ کھینچ کر زندگی میں لے آئے۔ ہمیں ایک ایسے آزاد کرنے والے کی ضرورت تھی جو موت کی طاقت کو شکست دے – اپنی موت کے ذریعے۔ جو موت کے دشمن کے قلعے میں گھس جائے اور زنجیریں توڑ دے اور دروازے اڑا دے۔

خدا کی محبت اور یسوع کی محبت دکھوں سے زیادہ مضبوط ہیں۔ یسوع کس بات سے اتنا حد سے زیادہ خوف زدہ تھا؟ رومیوں کے ہاتھوں صلیب پر موت کے گھاٹ اتارے جانے سے؟ ضرور۔ لیکن اس سے بھی کہ اسے ہمارے گناہ کے ساتھ ایک سمجھا جائے۔ کہ وہ ہمارا گناہ اٹھائے۔ ایسے جیسے وہ خود اس کا موجد اور کرنے والا ہو۔ اسی میں وہ سب سے بڑی بات

---

105. متی 26:36-46؛ مرقس 14:32؛ لوقا 22:39

ہے جس کا ہم تصور نہیں کر سکتے۔ ایسی بات جسے اس دن گلگتا پر موجود لوگوں میں سے کسی نے نہ سمجھا اور نہ اس کا اندازہ ہی کیا۔ صلیب پر خدا کی بےحد محبت اور پاکیزگی، دنیا کے بےشمار گناہ، انسانوں کی نفرت اور تاریکی کی قوتیں آپس میں ٹکراتی ہیں۔ یسوع کو یہ سب سہنا ہے۔ اٹھانا اور برداشت کرنا۔ اور اسے اپنے ساتھ اپنی موت میں لے جانا۔

اگر خدا کی نجات کی مرضی صلیب کے بغیر ممکن ہوتی تو گلگتا پر یہ انجام نہ ہوتا! صلیب تاریخ کے موڑ کے طور پر ایک تضاد رہتی ہے۔ لیکن ہمارے لیے یہ خدا کی قدرت اور حکمت ثابت ہوتی ہے۔ ایک بار پھر: یہی اس کی راہ ہے۔

یہ انسانوں کی ایجاد نہیں۔ یسوع مسیح کی صلیب ایک ٹوٹی ہوئی دنیا کے لیے خدا کا جواب ہے۔ مسیحیوں کو، یسوع کے پیروکاروں کو، صلیب کے لیے معذرت کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ ٹھوکر کا باعث ہی رہتی ہے۔ جو ایمان نہیں رکھتے، ان کے لیے اسے کسی قابل قبول شکل یا منطق میں نہیں ڈھالا جا سکتا۔

یہ سوال کہ کیا خدا کو راضی کیے جانے یا اپنا غضب ٹھنڈا کرنے کے لیے قربانی کی ضرورت ہے، اس کا جواب یوں دیا جا سکتا ہے: ہم سب خدا کے غضب کے نیچے ہیں۔[106] خدا کا غضب ظاہر ہے[107] اور وہ آنے والی عدالت میں نظر آتا ہے۔[108]

لیکن خدا قہر کرنے میں دھیما ہے۔[109] وہ اپنا غضب روکے رکھتا ہے۔ وہ بدی کو اپنے اوپر لے لیتا ہے اور سزا سے باز رہتا ہے۔ معافی کا تعلق اٹھانے اور برداشت کرنے سے ہے۔ خدا نے خود اپنی قوم اسرائیل کی ناراستی کو بارہا برداشت کیا۔ گلگتا اس کی انتہا ہے۔ وہاں خدا

---

106. یوحنا 3:36؛ رومیوں 3:5؛ افسیوں 2:3

107. رومیوں 1:18

108. رومیوں 2:5، 8؛ 5:9؛ کلسیوں 3:6؛ 1- تھسلنیکیوں 1:10

109. خروج 34:6؛ گنتی 14:18

اپنی قوم کا گناہ برداشت کرتا ہے اور وہ جواب نہیں دیتا جو ہم انسان، اگر قادر مطلق ہوتے، دیتے۔ لیکن خدا خاموش رہتا ہے۔ وہ کتسمنی کی دعا قبول نہیں کرتا، بلکہ صلیب پر یسوع کی دعا: اے باپ! ان کو معاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں۔[110]

صلیب پر خدا اپنے غضب کو ختم کرتا ہے۔ وہ اسے روک لیتا ہے! صلیب وہ جگہ ہے جہاں خدا کا غضب اپنے انجام کو پہنچتا ہے۔ وہ جگہ نہیں جہاں اس کا جائز غضب بھڑکتا ہے، بلکہ جہاں وہ بجھ جاتا ہے۔ اس کا ثبوت اس کا بےمزاحمت اپنے آپ کو حوالے کر دینا ہے۔ مصلوب خدا کے طور پر۔

ٹھوکر کا باعث۔ لیکن ہمارے لیے وہ ایٹمی پگھلاؤ، جس میں غضب اور تشدد غائب ہو جاتے ہیں۔ گناہ اور موت کی طاقت کا خون بہہ بہہ کر ختم ہو جانا۔

جب 1986 میں چرنوبل (Chernobyl) میں ایک ایٹمی ری ایکٹر پھٹا تو اس سے بھی بڑی تباہی کا خطرہ تھا۔ دہکتے ہوئے ری ایکٹر کے نیچے پانی سے بھرا ایک حوض تھا۔ اگر پگھلا ہوا مادہ اس میں بہہ جاتا تو بھاپ کا ایک زبردست دھماکا کہیں زیادہ تابکاری پھیلا دیتا۔ تین آدمیوں نے رضاکارانہ طور پر اپنے آپ کو پیش کیا۔ وہ تابکاری سے آلودہ، پانی سے بھرے تہ خانے میں اترے۔ وہاں انہوں نے ہاتھ سے والو کھولے تاکہ پانی بہہ کر نکل سکے۔ انہیں امید نہیں تھی کہ وہ زندہ واپس آئیں گے۔ پھر بھی وہ گئے۔ یوکرین کے لیے، یورپ کے لیے۔ ان کی کوشش نے تباہی کو ٹال دیا۔ تینوں زندہ بچ گئے۔

اسی طرح یسوع ناقابل تصور طور پر ہمارے لیے وہ بن گیا جو اس تباہی کا سبب بنا: گناہ۔[111]

---

110. لوقا 23:34

111. 2-کرنتھیوں 5:21

نیکی سے بدی پر غلبہ

مسیح میں بدی اپنے انجام کو پہنچتی ہے، کیونکہ وہ اسے اپنے اوپر لے لیتا ہے۔ انسانوں کی بدی کو سہتا ہے۔ کمزوری میں مصلوب کیا جاتا ہے۔[112] لیکن خدا کی کمزوری زیادہ زورآور ہے۔[113] اس کی محبت کو بدی مٹا نہ سکی۔ اس نے نیکی سے بدی پر غلبہ پایا۔ دشمنوں سے محبت کے ذریعے۔ وہ زیادہ طاقت ور تھی اور جیت گئی! بدی نے اپنا پورا زور لگا لیا اور پھر بھی ہار گئی۔ جی اٹھے میں خدا کا ہاتھ میل ملاپ کے لیے بڑھا ہوا رہتا ہے۔

خدا نے مسیح میں، اپنی خود کو قربان کرنے والی محبت میں، ہمارا تشدد اپنے اوپر لے لیا۔ تاکہ ہمیں ہماری بگڑی ہوئی، گناہ آلود فطرت سے اور ایسے دل سے چھڑائے جس پر طاقت، انتقام اور بدلے کی چھاپ ہے۔

صلیب پر خدا بچانے والا اور میل ملاپ کرنے والا بن کر موجود ہے۔[114] مصلوب میں۔ تثلیثی خدا – باپ، بیٹا اور روح القدس – نے صلیب کے ذریعے ہمیشہ کی نجات مہیا کی۔[115] یسوع کے خون سے گناہوں کا کفارہ ہوا۔ یہ ہمارے گناہوں کو ڈھانپ دیتا ہے۔[116] صلیب پر گناہ کو، جو ایک قوت ہے، موت کا مجرم ٹھہرایا گیا،[117] تاکہ ہم ایک نئی زندگی جی سکیں۔ تاکہ نہ صرف ہمارے گناہ معاف ہوں، بلکہ گناہ کی طاقت بھی توڑ دی جائے۔ تاکہ وہ اب ہماری زندگی پر غلبہ نہ رکھے۔

---

112. 2-کرنتھیوں 13:4

113. 1-کرنتھیوں 1:25

114. 2-کرنتھیوں 5:19

115. عبرانیوں 9:14

116. 1-یوحنا 2:2

117. رومیوں 8:3

یہی صلیب کی اچھی خبر ہے۔ تثلیثی خدا صلیب پر اپنے آپ میں وہ سب کچھ کرتا ہے جو ضروری ہے – ہمارے لیے!



خدا کی لامحدود حکمت اور قدرت

خدا کی عظمت اس کی فروتنی میں دکھائی دیتی ہے۔ ایک ایسی محبت میں جو خدمت کرتی ہے اور اپنے آپ کو دے دیتی ہے۔ جب خدا مسیح میں صلیب پر جاتا ہے، تو وہ اپنی فطرت کے خلاف کام نہیں کرتا۔ وہ ویسے ہی کام کرتا ہے جیسا وہ ہے۔ گلگتا سے اس کی محبت کی ایک صورت ہے: صلیب کی صورت۔ ایک محبت جو بھلائی ڈھونڈتی ہے اور اپنے آپ کو حوالے کر دیتی ہے۔ اگر صلیب اس کی محبت کا سب سے بڑا اظہار ہے، تو خدا ہمیشہ سے ایسا ہی تھا۔ اور وہ ہمیشہ ایسا ہی رہے گا۔

صلیب پر خدا اپنی حکمت دکھاتا ہے۔ اور وہ بیوقوف دکھائی دیتا ہے۔ صلیب پر خدا اپنی قدرت دکھاتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو بے بس بنا لیتا ہے۔ صلیب پر خدا اپنی خوب صورتی دکھاتا

ہے۔ اور وہ اپنی صورت بگڑنے دیتا ہے۔ صلیب پر خدا اپنی محبت دکھاتا ہے۔ وہ ہمارے گناہ کے نتائج کے ساتھ اپنے آپ کو ایک کر لیتا ہے۔ انسان خدا سے اس سے زیادہ دور نہیں ہو سکتا۔ ٹھیک وہیں تک وہ جھک کر اترتا ہے۔

صلیب خدا کی قدرت ہے۔[118] یہ حیرت انگیز ہے۔ پولس کہتا ہے، جب خدا اپنی قدرت دکھاتا ہے تو وہ ایسی دکھائی دیتی ہے: یسوع وہ استحقاق، جو اسے خدا ہونے کی وجہ سے حاصل تھے، ایک طرف رکھ دیتا ہے۔[119] وہ ایک ایسا انسان بن جاتا ہے جسے زخمی کیا جا سکتا ہے۔ وہ ٹھیک انہی انسانوں کا قصور اور رسوائی اپنے اوپر لے لیتا ہے جو اسے مصلوب کرتے ہیں۔ ہم طاقت کے بارے میں ایسا نہیں سوچتے۔ بہت سے مسیحیوں نے بھی اسے سنجیدگی سے نہیں لیا۔

طاقت کے بارے میں سوچتے ہوئے ہمارا دھیان زبردستی اور تشدد کی طرف جاتا ہے۔ انسان اپنے معبودوں کا ایسا ہی تصور کرتے ہیں۔ صلیب اس کا الٹ دکھاتی ہے۔ صلیب پر خدا کی قدرت ہمارے دل کو جیتنے کی کوشش ہے۔ اپنی بالکل مختلف ذات کے ذریعے۔ ایسی محبت کے ذریعے جو اپنے آپ کو دے دیتی ہے۔

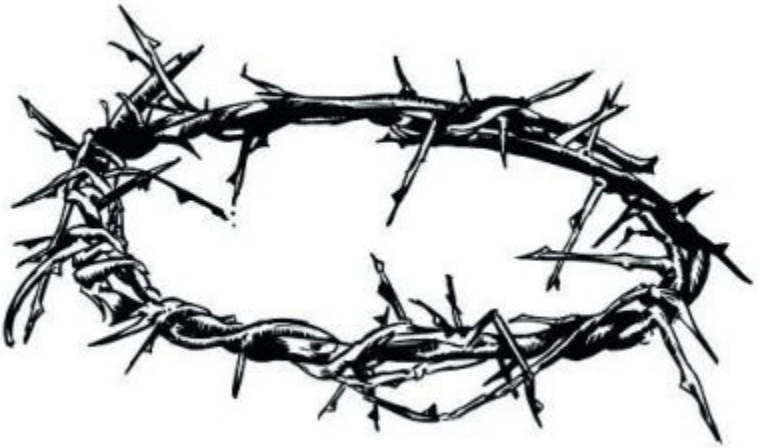
وہ کمزوری میں مصلوب کیا گیا۔ لیکن خدا کی کمزوری آدمیوں کے زور سے زیادہ زورآور ہے۔[120] طاقت کے قوانین کے مطابق نہیں، بلکہ محبت کے قانون کے مطابق! دشمنوں سے محبت کے قانون کے مطابق۔

---

118. 1-کرنتھیوں 1:18

119. فلپیوں 2:6-8

120. 1-کرنتھیوں 1:25؛ 2-کرنتھیوں 13:4



صلیب ہمیں کیا بخشتی ہے

صلیب دکھاتی ہے کہ ہم انسان کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ خدا کے خلاف اپنی بغاوت میں، اپنی زندگی کے شعوری یا لاشعوری انتشار میں۔[121] جہاں خدا کی کوئی جگہ نہیں۔ یا وہ صرف ایک ضمنی کردار ادا کرتا ہے۔ لیکن ان کے لیے بھی، جو اس کے مقابل دشمنوں کی طرح کھڑے ہیں، خدا اپنے دل کی گہرائی سے اتنی دور تک جانے کو تیار ہے کہ اپنے بیٹے کو موت کے حوالے کر دے۔[122] تاکہ دشمنی کو میل ملاپ اور صلح میں بدل دے۔

ہمیں موت اور گناہ سے آزاد کرنے کے لیے واحد بے گناہ مرا اور پھر سے زندہ ہو گیا۔ خدا ہم پر وہ منتقل کرتا ہے جو مسیح نے کیا۔ اس کی موت ہماری موت ہے اور اس کا جی اٹھنا ہمارا

---

121. 1-یوحنا 2:15-17؛ 3:4

122. رومیوں 5:6-10

جی اٹھنا ہے۔ ہم اس کے ساتھ مر گئے اور جی اٹھے ہیں![123] اس نے صلیب پر اپنے آپ کو ہمارے ساتھ ایک کر لیا۔ ہم مسیح کے ساتھ متحد ہیں۔ اس کی موت ہماری موت ہے۔ ہماری پرانی، گناہ آلود اور ناکام زندگی کا خاتمہ۔ اور اس کا جی اٹھنا ہمارا جی اٹھنا ہے۔ روحانی موت سے[124] نئی، ہمیشہ کی زندگی کے لیے زندہ کیے گئے۔ ایک نیا آغاز صرف صلیب کے ذریعے، مسیح کے ذریعے ممکن ہے۔

اگر خدا گناہ اور بدی کو دنیا سے مٹانا چاہتا، تو اسے انسانوں کو دنیا سے مٹانا پڑتا۔ کیونکہ گناہ ہمارا کوئی ایسا حصہ نہیں جسے الگ کر کے آپریشن سے نکالا جا سکے۔ ہم سر سے پاؤں تک گنہگار ہیں۔ لیکن خدا گنہگار کی موت نہیں چاہتا![125] اس کی موت میں ہماری پرانی، خدا کے بغیر زندگی مر گئی۔ اس کی موت میں دفن ہو گئی۔ ہم نئی زندگی کے لیے زندہ کیے گئے ہیں۔

صلیب، ایک بیوقوفی

صلیب پر راہیں جدا ہو جاتی ہیں۔ بعض کے لیے یہ بیوقوفی ہے۔ دنیا کا ایک نجات دہندہ، جو صلیب پر اذیت ناک موت مرتا ہے، نہ خدا کی بادشاہی لا سکتا ہے نہ نجات۔ دنیا کا کوئی مذہب اپنے بانی کا اس لیے جشن نہیں مناتا کہ وہ ذلت کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوا۔

لیکن ایمان لانے والوں کے لیے یہ سب سے بڑی چیز ہے: خدا کی قدرت اور حکمت۔ ان کے لیے صلیب کا مطلب ہے نجات، میل ملاپ، معافی، آزادی۔[126] صرف خدا ہی انسان میں صلیب کی یہ پہچان پیدا کر سکتا ہے۔

---

123. رومیوں 6:1-14؛ افسیوں 2:1-10؛ کلسیوں 2:11-14؛ 3:1-4

124. لوقا 15:32

125. حزقی ایل 18:23، 32

126. 1-کرنتھیوں 1:18، 23-24

اس ٹھوکر کھلانے والی صلیب کے بغیر خوشخبری کوئی اچھا پیغام نہیں۔ صرف صلیب کے ساتھ ہی یہ نجات کے لیے خدا کی قدرت ہے۔ بچانے کے لیے۔ صرف مصلوب ہی خدا کی طرف سے ہمارے لیے حکمت، راست بازی، پاکیزگی اور مخلصی بنتا ہے![127] یہ خدا کی حکمت ہے کہ ایک موت کے ذریعے، کھلے عام موت کے گھاٹ اتارے جانے کے ذریعے، بڑی نجات مہیا کرے:

- فتح اور آزادی، اقتدار کی تبدیلی[128]
- گناہوں کا کفارہ[129]
- میل ملاپ[130]
- معافی[131]
- ہمیشہ کی زندگی[132]
- فدیہ[133]
- مخلصی[134]
- شفا[135]
- محبت کا سب سے بڑا ثبوت[136]

---

127. 1-کرنتھیوں 1:30

128. اعمال 26:18؛ کلسیوں 1:12-13؛ 2:15؛ عبرانیوں 2:14-15

129. رومیوں 3:24-26؛ 8:3، 32-34؛ گلتیوں 3:13؛ افسیوں 5:2؛ عبرانیوں 2:17؛ 1-یوحنا 2:2؛ 4:10

130. رومیوں 5:10؛ 2-کرنتھیوں 5:18-20؛ کلسیوں 1:20-22

131. اعمال 2:38؛ افسیوں 1:7؛ عبرانیوں 10:18

132. یوحنا 3:14-16؛ 6:51-56

133. متی 20:28؛ مرقس 10:45؛ اعمال 20:28؛ 1-کرنتھیوں 6:20؛ 1-تیمتھیس 2:5-6

134. افسیوں 1:7؛ 5:25؛ ططس 2:14؛ عبرانیوں 9:12؛ 1-پطرس 1:18-19؛ مکاشفہ 5:1-6؛ 5:9

135. یسعیاہ 53:5؛ 61:1؛ لوقا 4:18-19، 23

136. یوحنا 3:14-16؛ 10:11؛ 15:13؛ گلتیوں 2:20؛ 1-یوحنا 3:16؛ 4:10

- نمونہ[137]
- اتحاد[138]

مسیحیوں کے لیے بھی کبھی کبھی خدا کی حکمت بہت بلند ہوتی ہے۔ فیصلہ کن بات یہ نہیں کہ وہ صلیب کے بارے میں کیا سمجھتے ہیں اور کس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہیں زیادہ اہم یہ ہے کہ وہ اس خدا پر بھروسا کریں جو صلیب کے ذریعے دنیا کو نجات بخشتا ہے۔ پہچان نہیں بچاتی، بلکہ یہ ایمان کہ وہاں ایک نے ہمارے لیے سب کچھ درست کر دیا۔

کیا آپ اس خدا پر بھروسا کرتے ہیں جو صلیب میں ہم سے ملتا ہے؟

گھر واپسی

جو مصلوب مسیح پر بھروسا کرتا ہے، وہ نجات پاتا ہے۔ اس کے لیے سب کچھ بدل جاتا ہے۔ اسے کھوئے ہوئے بیٹے اور کھوئی ہوئی بیٹی کی طرح آسمانی باپ کی بانہوں میں لے لیا جاتا ہے۔ ہر ایک خدا کا بیٹا یا بیٹی بن جاتا ہے۔[139] صلیب کے پیچھے باپ کی برکتوں کی بڑی دولت انتظار کر رہی ہے۔[140] وہ اپنے بیٹے کے ساتھ ہمیں سب کچھ بخشے گا۔[141] صلیب کے ذریعے یسوع ہمیں خدا کے پاس واپس لے جاتا ہے۔[142] واپس اس کے باپ والے دل کے پاس۔[143] واپس اس کی رفاقت میں۔[144]

---

137. افسیوں 5:2؛ فلپیوں 2:5-11؛ 3:10-11؛ 1-پطرس 2:21-24؛ 1-یوحنا 3:16

138. یوحنا 11:52؛ 12:24؛ افسیوں 2:16

139. رومیوں 8:14، 19، 29؛ گلتیوں 4:6

140. 2-کرنتھیوں 8:9

141. رومیوں 8:32

142. عبرانیوں 10:19-22؛ 1-پطرس 3:18

143. لوقا 15:11-24؛ افسیوں 2:13، 18

144. 1-یوحنا 1:3-4، 7

اپنی مرضی سے اس نے ہماری جگہ لے لی۔ سارے نتائج سمیت۔ کیونکہ ہمارے گناہ کی مزدوری، اس کے کیے کا نتیجہ، موت ہے۔[145] یوں راست باز ناراستوں کے لیے مرا۔ ہمارے عوضی کے طور پر۔

کیا آپ گھر آ چکے ہیں؟ کیا آپ ابھی ہچکچا رہے ہیں؟ باپ ہر روز آپ کی راہ دیکھتا ہے۔ وہ آپ کا انتظار کر رہا ہے!

خدا کے فضل کی خوشخبری

کیا آپ اب بھی یہ برداشت کر سکتے ہیں کہ اتنی بار پڑھیں کہ ہم سب گنہگار ہیں؟ کیا اس پر انسان کا ناراض ہونا بجا نہیں؟ میرا یقین کیجیے: مقصد ہمیں برا بھلا کہنا نہیں۔ یہ تشخیص بائبل کرتی ہے۔ وہ سچ کہتی ہے۔ اور سچائی ہمیں آزاد کرتی ہے۔

گنہگار ہونے کو پہچاننے اور ماننے کا مطلب ہے: ہم نے سب کچھ بری طرح بگاڑ دیا ہے۔ اسے ٹھیک نہیں کیا جا سکتا۔ کوئی راستہ نہیں۔ ہماری حالت سنگین ہے۔ ہم موت سے نہیں بچ سکیں گے۔ اگر گلگتا کی صلیب اور یسوع کی ہولناک موت ہمیں ہماری حالت سے آزاد کرنے کے لیے ضروری تھیں، تو ہم کچھ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہماری حالت کتنی تباہ کن ہوگی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں، یہ بات آپ تب ہی سمجھیں گے جب آپ نجات دہندہ کو جان لیں گے۔ جب آپ محفوظ کنارے پر ہوں گے۔

شاید آپ اس گھڑ سوار کی کہانی جانتے ہیں جو جمی ہوئی بوڈن جھیل (Bodensee) پر سے گھوڑا دوڑاتا ہوا گزر گیا تھا۔ اسے پتا ہی نہیں تھا۔[146] جھیل کے دوسرے کنارے پر پہنچا تو لوگوں نے اسے بتایا کہ وہ کہاں سے آیا ہے۔ دہشت سے وہ گر پڑا۔ اسے جمی ہوئی جھیل پر

---

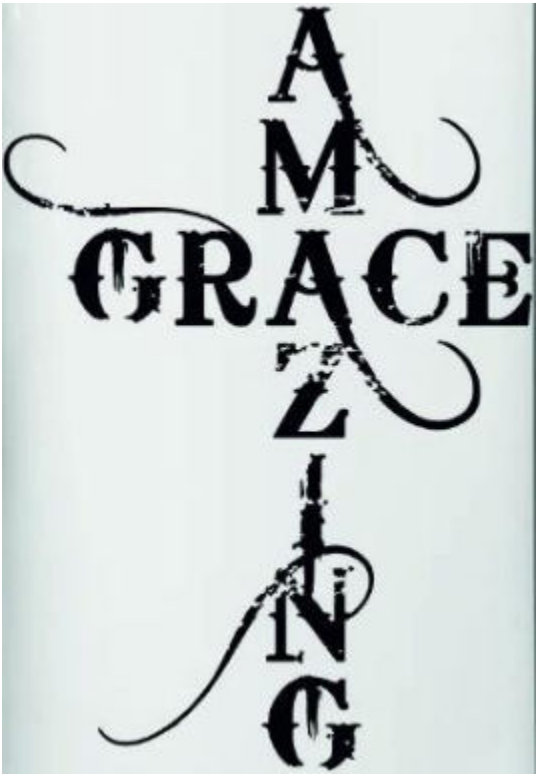
145. رومیوں 6:23

146. گستاو شواب (Gustav Schwab) کی نظم "Der Reiter und der Bodensee" (1826) کے مطابق۔

موت کے خطرے کا احساس ہوا۔ ٹھیک یہی حالت ہوتی ہے جب کسی انسان کے لیے آسمان کھلتا ہے اور خدا کا فضل اس کے دل میں چمکتا ہے۔ جب وہ یہ الفاظ سنتا ہے: تم کو فضل ہی سے نجات ملی ہے![147] انسان پیچھے مڑ کر دیکھتا ہے اور اپنے آپ سے پوچھتا ہے: میں کہاں تھا؟ ایک کھائی کے اوپر! جان لیوا خطرے میں۔ سب سے بیوقوفی کی بات جو میں کر سکتا تھا۔ میں تباہی کے لیے مقرر تھا اور اب میں محفوظ ہوں۔ آپ پوچھیں گے: کیا ہم واقعی اتنے بڑے خطرے میں جی رہے ہیں؟ ہاں، ہم موت کی دہلیز پر جی رہے ہیں، تباہی کے لیے مقرر۔

بچاؤ موجود ہے: ہمارے چھڑانے والے کو دیکھیے! صلیب پر! آپ کے گناہوں سے لدا ہوا۔ ہماری کھوئی ہوئی، برباد زندگی مسیح میں صلیب پر کیلوں سے جڑ دی گئی۔ تاکہ ہم اس سے چھٹکارا پائیں۔ جو اس خبر کے بعد ہل کر نہیں رہ جاتا، اس نے ابھی خدا کے کلام کو نہیں سمجھا۔ کھویا ہوا نہیں، بلکہ بچایا ہوا ہی سمجھ سکتا ہے کہ وہ گنہگار ہے۔ گنہگار ہونے کی پہچان نجات کی خوشی میں بدل جاتی ہے، جب خدا کا فضل غیر متوقع طور پر کسی انسان کے دل میں داخل ہوتا ہے۔

147. افسیوں 2:1-10



اپنے بارے میں سچائی اور خدا کا فضل ہمیں آزاد کرتے ہیں![148] شاید آپ یہ گیت جانتے ہیں اور اس کی دھن آپ کو پسند ہے۔ لیکن اس کے الفاظ پر غور کیجیے، جو ہمارے موضوع کو بالکل ٹھیک بیان کرتے ہیں:

Amazing Grace how sweet the sound! That saved a wretch like me!

I once was lost, but now am found; Was blind but now I see.

148. یوحنا 8:32

حیرت انگیز فضل، کتنی میٹھی ہے اس کی آواز، جس نے مجھ جیسے بدبخت کو بچایا! میں کبھی کھویا ہوا تھا، لیکن اب مل گیا ہوں، اندھا تھا، لیکن اب دیکھتا ہوں۔

یہ گیت کا پہلا بند ہے۔ یہ گیت غلاموں کے ایک سابق سوداگر جان نیوٹن (John Newton) نے 1779 میں لکھا، جس نے مسیح کو اپنے چھڑانے والے کے طور پر پا لیا تھا۔ یا بہتر کہیں تو، جسے مسیح نے پا لیا تھا۔

شروع سے آخر تک فضل

یسوع نے فضل کی باتیں کیں۔[149] ایسی باتیں نہیں جو مجرم ٹھہراتیں اور برباد کرتیں۔ بلکہ ایسی جو اٹھا کھڑا کرتیں، حوصلہ دیتیں، معافی بخشتیں۔ اس لیے خوشخبری فضل کے اچھے پیغام کے سوا کچھ اور ہو ہی نہیں سکتی۔[150] فضل یہ ہے کہ ازلی خدا جھک کر ہم انسانوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے، حالانکہ ہم نے اس سے منہ پھیر لیا ہے۔ ایسا فضل جو زبردستی حاصل نہیں کیا جا سکتا، بلکہ جو آزادی سے اور خوشی سے بخشا جاتا ہے۔

فضل نے ہمیں بچایا۔ ہم خدا کو کچھ پیش نہیں کر سکتے تھے۔ کیونکہ ہم کسی قسم کی تلافی کے قابل نہیں ہیں۔ ہم صرف یہ سمجھ اور مان سکتے تھے کہ ہم کون ہیں۔ اور خدا کون ہے۔ خدا کی راستی کو تسلیم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم راست باز نہیں ہیں۔

خدا راست منصف ہے۔[151] ہمارے آج کے عدالتی نظام میں منصف قانون کی خلاف ورزیوں کو مجرم ٹھہراتے ہیں اور قوانین کی بنیاد پر سزائیں اور پابندیاں عائد کرتے ہیں۔ لیکن یہ جرائم براہ راست منصف کے خلاف نہیں ہوتے۔ خدا کے ساتھ معاملہ مختلف ہے: اس

---

149. لوقا 4:22

150. اعمال 20:24

151. اعمال 10:42؛ 17:31؛ رومیوں 2:3، 16؛ 3:6؛ 14:10؛ 2-تیمتھیس 4:1؛ عبرانیوں 10:30؛ 1-پطرس 1:17؛ 4:5؛ مکاشفہ 11:18؛ 20:12

کے خلاف، اپنے خالق کے خلاف – جو ہمارا منصف بھی ہے – ہم قصوروار ہوئے ہیں۔[152] ہمیں کس بات کی توقع رکھنی چاہیے؟[153]

لیکن یہ منصف ہی ہے جس نے سب کچھ کیا تاکہ ہم مجرم نہ ٹھہرائے جائیں۔[154] اپنی محبت اور بچانے والی راستی میں وہ یسوع میں ہم سے ملا۔ اس کی زندگی میں اور اس کی موت میں۔ صلیب پر اس کی قربانی، یسوع کا خون، ہمارے گناہ کو ہمیشہ کے لیے ڈھانپ دیتا ہے۔[155] یہ ان سب کے لیے ہے جو خوشخبری کو اپنے لیے قبول کرتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں[156] کہ خدا نے ان کے لیے کیا کیا ہے۔[157]

یہی خدا کا فضل ہے۔[158] جب ایک منصفانہ فیصلہ، جو ہمیں مجرم ٹھہراتا، ہم سے ٹال دیا جاتا ہے۔ کیونکہ کوئی دوسرا ہماری جگہ لے لیتا ہے۔ وہ ہمارے گناہوں کو اور ہمارے گناہ آلود وجود کو اٹھا کر اپنی موت میں لے جاتا ہے۔[159]

فضل یہ بھی ہے کہ ہمیں کوئی ایسی چیز تحفے میں ملے جس کے ہم مستحق نہیں تھے۔ ایک ایسا فضل جو ہمیں بغیر استحقاق کے اس سے بھی کہیں، کہیں زیادہ بخشتا ہے۔[160] یہی وہ خدا ہے[161] جس کی منادی فضل کی خوشخبری میں کی جاتی ہے۔[162]

---

152. رومیوں 3:23

153. لوقا 18:13

154. یوحنا 3:17

155. 1-یوحنا 1:7؛ مکاشفہ 1:5-6؛ 5:9-10؛ عبرانیوں 9:12-15

156. رومیوں 1:16

157. رومیوں 5:8-10

158. یوحنا 1:14-17؛ رومیوں 5:9، 15؛ 2-کرنتھیوں 8:9؛ افسیوں 1:7؛ 2:5، 13؛ ططس 2:11

159. 1-تھسلنیکیوں 5:10؛ ططس 2:14؛ 1-یوحنا 2:2؛ 3:16؛ 4:10؛ 1-پطرس 2:24؛ 3:18

160. لوقا 15:22؛ افسیوں 2:7

161. 1-پطرس 5:10

162. میکاہ 7:18

فضل کی خوشخبری تمام مذاہب سے مختلف ہے۔ مسیحی مذہب سے بھی۔ فضل ہر مذہب کا خاتمہ ہے۔ یعنی وہاں، جہاں انسان نیکی کرنے کا پابند ہے۔ کارکردگی دکھانے کا پابند، تاکہ بدلے میں اسے نجات یا ہمیشہ کی زندگی کا انعام ملے۔ یسوع میں یہ کارکردگی ہمارے لیے پوری ہو جاتی ہے۔ یسوع میں ہمیں سب کچھ بخش دیا جاتا ہے۔ ہم خود یہ نہیں کر سکتے۔ فضل مفت ہے، وہ آزاد ہے اور کمایا نہیں جا سکتا۔ بعض لوگوں کے راستے میں ان کا اپنا، اکثر لاشعوری غرور حائل ہو جاتا ہے۔ فضل کے اس بڑے تحفے کو ایمان سے قبول کرنا مشکل لگتا ہے۔ ہم کارکردگی کے اصول میں رچے بسے ہیں۔ یہ ایک پیش رفت ہے، ایک رہائی، جب کوئی انسان فضل کو قبول کر لیتا ہے اور اپنے آپ پر اور اپنی کارکردگی پر بھروسا نہیں کرتا۔ اور خدا اور انسانوں کے سامنے ان نیکیوں کا حوالہ نہیں دیتا جو اس نے کی ہیں۔

> خوشخبری بے مثال ہے۔ یہ چونکا دینے والی ہے۔ تمام مذاہب اور نجات کی تمام پیشکشوں کے برعکس۔ یہ اعلان کرتی ہے: سب گنہگار ہیں۔ ایک مصلوب ہماری نجات ہے۔ مخلصی صرف فضل کے ایسے تحفے کے طور پر ملتی ہے جس کے ہم مستحق نہیں۔ مفت۔ یہی خدا کی حکمت ہے۔

انسان فضل صرف اسی لمحے نہیں پاتا جب وہ پہلی بار خدا سے اس کی درخواست کرتا ہے۔ اس کے بعد فضل اس کی زندگی کی ہر گھڑی اس کے ساتھ رہتا ہے۔ فضل مسیحیت کی پہچان ہے۔ اس کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ فضل یسوع کی پیروی کو بھر دیتا ہے اور ہر طرف سے گھیرے رکھتا ہے۔ فضل ہمیں سنبھالتا ہے۔ نہ کہ کسی شریعت یا غلاموں سے مشقت لینے والے کے مطالبے۔ فضل مطالبہ نہیں کرتا، وہ خود کو بخش دیتا ہے۔ یسوع کی پیروی فضل ہی سے چلتی ہے۔ ایسے لوگوں کے طور پر جنہیں بخشا گیا ہے اور جو مسلسل پاتے رہتے ہیں۔ فضل پیروی کے آغاز کو بھی اور اس کے آخری دن کو بھی گھیرے رکھتا ہے۔ اس کے بغیر وفاداری اور پیروی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔



خدا محبت ہے

کس کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ اس کا سارا وجود محبت ہے؟ انتہائی، بے غرض اور خود کو قربان کر دینے والی محبت۔ کیا آپ کبھی کسی ایسے شخص سے ملے ہیں؟ میں تو نہیں ملا، اگرچہ میں اچھے اور مثالی لوگوں کو جانتا ہوں۔

خدا کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے۔ یسوع میں ہمیں اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ یہ ماورائی، دنیا سے بالاتر اور ازلی محبت واقعی موجود ہے۔ اور یہ کہ وہ ہماری دنیا میں ظاہر ہوئی ہے۔ کیا ہم اس کے مستحق تھے کہ ایسے خدا کو جانیں؟

ابھی ہم نے خدا کے فضل کی بات کی۔ وہ فضل کرنے والا ہے۔ خدا کی ایک صفت جو ہماری نجات ہے! لیکن وہ فضل کرنے والا کیوں ہے؟ کیونکہ وہ مجسم محبت ہے۔[163] فضل

---

163. 1-یوحنا 4:7-11

کا سرچشمہ اس کی محبت ہے، جو ایک دریا کی طرح ہماری طرف بہتی ہے، اور اس وقت تک نہیں رکتی جب تک سب سے گہرے مقام تک نہ پہنچ جائے۔

وہ ہمیشہ سے محبت رہا ہے۔ محبت کو محبت کرنے کے لیے کسی برابر کے ساتھی کی ضرورت ہوتی ہے۔ باپ نے بیٹے سے محبت کی،[164] اس سے پہلے کہ کائنات موجود ہوتی۔ باپ، بیٹا اور روح، تثلیثی خدا، ایک دوسرے کی طرف متوجہ ازلی محبت میں موجود تھے۔ بغیر کسی آغاز کے۔ وہ تنہا یا اکیلا نہیں تھا۔ وہ اس سے زیادہ اور بڑا ہے جتنا ہم سوچ سکتے ہیں۔ اس کی محبت بھی ایسی ہی ہے۔

اگر ہم یہ مان لیں کہ کسی انسان کی محبت کی گہرائی اس بات سے ناپی جا سکتی ہے کہ وہ اپنے محبوب کے لیے کیا کچھ قربان کرنے کو تیار ہے، تو وہ محبت جو خوشخبری کی کہانی میں ظاہر ہوتی ہے، بے مثال ہے۔ یہ ایک ایسے خدا کی کہانی ہے جو ناقابل فہم محبت سے آخری حد تک جانے کو تیار تھا۔ تاکہ ان انسانوں کو بچائے اور بحال کرے جنہوں نے خود کو خدا کا دشمن بنا لیا تھا۔

ہم سے محبت کی وجہ سے پاک خدا آخری حد تک گیا۔ بیٹے نے ہمارا گناہ اٹھایا۔[165] اس نے خدا کے چھوڑ دینے کا وہ تجربہ کیا جو گناہ میں چھپا ہے۔ اسی لیے یسوع نے صلیب پر پکارا: اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟[166] خدا اس سے آگے نہیں جا سکتا۔ گلگتا پر جو دیا، اس سے زیادہ وہ نہیں دے سکتا۔ اس لیے صلیب خدا کا سب سے بڑا مکاشفہ ہے۔ کوئی کہانی کسی ایسے محبت کرنے والے کا ذکر نہیں کرتی، جو اس سے زیادہ دیتا ہو۔ اور وہ بھی ایسے انسانوں کے لیے جو اس کے مستحق نہیں تھے۔[167]

---

164. یوحنا 17:24

165. 2-کرنتھیوں 5:21

166. مرقس 15:34

167. رومیوں 5:8

اس محبت کو کیسے سمجھا یا بیان کیا جا سکتا ہے؟ ہمارا معاشرہ یہ لفظ بہت استعمال کرتا ہے۔ بے حساب۔ لیکن اس سے اس کا ٹھیک ٹھیک مطلب کیا ہے؟ ایسی محبت جو ہر ایک کو ویسا ہی قبول کر لے جیسا وہ ہے۔ بلاشرط۔ ایسی محبت جو نہ عدالت کرتی ہے اور نہ مجرم ٹھہراتی ہے۔ جو سب کچھ برداشت کر لیتی ہے، جو ہم آہنگی چاہتی ہے۔ جس کی کوئی توقعات نہیں۔ جو رومانوی اور جذباتی ہے۔

کیا یہ تصویر بائبل کے محبت کے تصور سے مطابقت رکھتی ہے؟

آئیے، فرض کریں کہ ایسا ہی ہے۔ خدا ہر وہ کام برداشت کر لیتا جو انسان کرتے ہیں۔ نہ تنقید کرتا اور نہ عدالت۔ اس کا انجام کہاں ہوتا، اور حقیقت میں ایسی محبت کتنی محبت بھری ہے؟

جب کوئی یہ مانتا ہے کہ خدا کی محبت ہمیں ویسا ہی قبول کرتی ہے جیسے ہم ہیں، تو وہ یہ بھول جاتا ہے کہ ہم گنہگار ہیں۔ انسان یہ بھول جاتا ہے کہ ہم آج اس طرح نہیں جیتے جیسا خدا چاہتا ہے اور جو ہمارے لیے بہترین ہوتا۔ اپنے آپ کو والدین کی جگہ رکھ کر دیکھیے۔ شاید آپ ماں یا باپ ہیں۔ اپنے بچے کا تصور کیجیے جو بڑا ہو چکا ہے۔ وہ ایسے کام کرتا ہے جو اچھے نہیں۔ ایسے کام جو خود اسے اور دوسروں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس نے آپ سے رابطہ توڑ لیا ہے۔ وہ آپ سے نفرت کرتا ہے اور آپ پر بے بنیاد الزام لگاتا ہے۔

وہ پھر بھی آپ کا بچہ ہے۔ آپ اس سے محبت کرنا نہیں چھوڑتے۔ لیکن آپ اس کی زندگی کی بدی کو رد کرتے ہیں۔ آپ کو غصہ بھی ہے اور دکھ بھی کہ حالات ایسے ہیں جیسے ہیں۔ آپ کبھی برائی کو اچھا نہیں کہیں گے۔ ہمارے انسانی تجربے میں بھی محبت اور انکار کسی نہ کسی طرح ایک ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ محبت ہی ہے جو بدی کو رد کرتی اور اس کی مذمت کرتی ہے۔

کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ خدا کو ہمیں ویسا ہی قبول کرنا چاہیے جیسے ہم ہیں، تاکہ ہم ویسے ہی رہیں جیسے ہم ہیں؟ کیا خدا واقعی ہمارے طرز زندگی کو قبول کرلے، چاہے دوسرے اس کی وجہ سے دکھ اٹھائیں یا نقصان اٹھائیں؟

محدود انسانوں کے طور پر، جو بہت سے پہلوؤں سے آزاد نہیں، ہم ایک ایسی دنیا کی آرزو رکھتے ہیں جس میں صلح اور انصاف معمول کی بات ہوں۔ ہمارا کیا خیال ہے، جس نے زمین اور انسانوں کو پیدا کیا، وہ اس کی کتنی آرزو رکھتا ہوگا؟ اگر خدا نفرت پر، ناانصافی پر، تشدد پر اور اس بدحالی پر غضبناک نہ ہو جو گناہ ان انسانوں پر لاتا ہے جو اس کی صورت پر پیدا کیے گئے ہیں، تو وہ محبت کرنے والا خدا نہ ہوتا۔ صرف ایک لاتعلق تماشائی۔ اگر خدا گناہ کو، انسانوں کی بدی کو، مجرم نہ ٹھہراتا اور اس کی عدالت نہ کرتا، تو وہ اسے برداشت کرتا، اس کا جواز دیتا اور اس کی منظوری دیتا۔ گناہ کی تباہ کن قوت پر اس کا ردعمل ہمیشہ غضب اور عدالت ہی ہوگا۔

خدا کی محبت ایک پاک محبت ہے۔ وہ اس سے مختلف ہے جو ہم اکثر اس سے سمجھتے ہیں۔ وہ الٰہی، لامحدود اور بلاشرط ہے۔ وہ خالص ہے۔ کوئی بے عمل، رومانوی، جذباتی محبت نہیں، بلکہ پختہ ارادے والی، بچانے والی محبت۔

خدا کی محبت اس کے غضب اور اس کی عدالت کو خارج نہیں کرتی۔ خدا کا شکر ہو۔ ہمیں کوئی ایسا پیارا سا خدا نہیں ملتا جو ہمیں ویسا ہی لے لے جیسے ہم ہیں، کیونکہ اسے اسی پر خوش رہنا ہے۔ بائبل کا خدا ہمیں بدلنا چاہتا ہے، اپنی محبت سے ہمیں باہر نکالنا، اپنی طرف کھینچنا چاہتا ہے۔ وہ گنہگار سے اس کے بدلنے سے پہلے محبت کرتا ہے۔ وہ اس سے اس کے گناہ کے بیچ میں محبت کرتا ہے۔[168] لیکن وہ اسے بدلنا، پاک کرنا اور یسوع کی مانند بنانا چاہتا ہے۔

168. یوحنا 3:16؛ رومیوں 5:8؛ 2-کرنتھیوں 5:14؛ افسیوں 2:4-5؛ ططس 3:4-5؛ 1-یوحنا 4:7-10



اندیکھی دنیا – تاریکی کی قوتیں

آئیے، ایک بار پھر صلیب کی طرف لوٹیں۔ اس میں اندیکھی، بری قوتوں کا بھی بڑا ہاتھ تھا۔ یسوع اپنی زمینی زندگی میں ان کے سامنے آیا تھا۔ زبردست رہائی دینے والے کے طور پر![169] بدروحوں کو، یعنی ناپاک روحوں کو، اس نے نکالا اور بھگا دیا۔ اس سے اس نے اعلان کیا کہ ان کا اختیار ختم ہونے کو ہے۔ خوشخبری کا ان قوتوں سے ٹھوس تعلق ہے۔ اس سے زیادہ جتنا بہت سے لوگ سوچتے ہیں۔

یہ قوتیں کون ہیں اور وہ یسوع کی موت کیوں چاہتی تھیں؟ زمین اور انسانوں کی تخلیق سے پہلے خدا نے فرشتوں کو پیدا کیا۔[170] انہیں کبھی کبھی خدا کے بیٹے کہا جاتا ہے۔[171] یہ اس کا آسمانی خاندان ہے۔ مختلف فرشتے، مختلف درجوں میں، مختلف ذمہ داریوں کے ساتھ۔ خدا نے انہیں اپنے لیے پیدا کیا تاکہ ان کے ساتھ مل کر کائنات پر حکومت کرے۔ وہ اس کے خادم ہیں۔[172]

---

169. مرقس 3:27

170. ایوب 4:38-7؛ زبور 148:2، 5؛ کلسیوں 1:16

171. ایوب 1:6؛ 38:7؛ زبور 82

172. زبور 104:4؛ دانی ایل 6:22؛ متی 1:20، 24؛ 16:27؛ لوقا 2:13؛ اعمال 8:26؛ 10:7؛ 12:8؛ عبرانیوں 1:7؛ 13:2

ہم انسانوں کی طرح انہیں بھی یہ آزادی حاصل تھی کہ اپنے خالق کے وفادار رہیں۔ فرشتوں کے ایک حصے نے کچھ اور فیصلہ کیا۔ خدا کے بغیر ایک وجود۔[173] ان کا سرغنہ ابلیس، یعنی شیطان تھا۔[174] جب اندیکھی دنیا میں یہ بغاوت ہوئی، تو خدا نے انہیں نیست نہیں کیا۔ تب سے یہ فرشتے اور خدا کے بیٹے شیطان کی سرکردگی میں ہر اس کام کے خلاف کام کرتے ہیں جو خدا کرتا ہے۔[175] ان کے مقابلے میں وہ فرشتے ہیں جو وفادار رہے۔[176]

قوتیں اور انسان

انسان کی تخلیق کے فوراً بعد ورغلانے والا اور خونی[177] میدان میں آجاتا ہے۔[178] شیطان، وہ پرانا سانپ،[179] پہلے انسانوں کو ورغلاتا ہے کہ وہ خدا پر مزید بھروسا نہ کریں اور اس کی بھلائی پر شک کریں۔

شیطان کو ان انسانوں سے حسد تھا جو خدا کی صورت پر پیدا کیے گئے تھے۔ وہ صرف برباد کرنا چاہتا تھا۔ یہ روکنا چاہتا تھا کہ زمین پر خدا کا انسانوں کا ایک خاندان ہو۔ وہ انسانوں کو اپنے لیے چاہتا تھا۔ کسی اچھے باپ کی طرح نہیں، بلکہ ایک غلاموں کے مالک اور ظالم کی طرح۔ یہ لوٹ مار کامیاب رہی۔ باغ عدن کے اس واقعے کے بعد سے انسان خدا کے قریب نہیں رہا۔[180]

---

173. 2-پطرس 2:4؛ یہوداہ 1:6

174. متی 25:41؛ افسیوں 2:2؛ 1-یوحنا 3:8؛ مکاشفہ 12:7-9

175. رومیوں 8:38؛ 2-کرنتھیوں 11:14؛ 12:7؛ افسیوں 6:10-17؛ مکاشفہ 12:13؛ مکاشفہ 13

176. 1-تیمتھیس 5:21؛ مکاشفہ 5:11؛ 7:11؛ 12:7

177. یوحنا 8:44؛ 1-یوحنا 3:8، 12

178. پیدائش 3:1-7؛ 2-کرنتھیوں 11:3-4

179. مکاشفہ 12:9

180. پیدائش 3:23-24

انسانی تاریخ کے ارتقا میں ان اندیکھی قوتوں کا اثر دکھائی دیتا ہے۔ تمام قوموں کی بے شمار بت پرستیوں میں، جو کچھ حد تک آج تک جاری ہیں، یہ نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔[181] نیا عہدنامہ واضح کرتا ہے کہ خدا کے بغیر اور خدا سے جدا انسان روحانی قید میں اور ابلیس کے بندھن میں ہیں۔[182] باہر سے یہ دکھائی نہیں دیتا۔ انسان خود اسے محسوس نہیں کرتے۔ وہ اپنے آپ کو آزاد سمجھتے ہیں۔ اگر انہیں اس اندیکھی دنیا میں ایک نظر ڈالنے کا موقع ملتا، جو ہمیں گھیرے ہوئے ہے اور ہمارے درمیان ہے، تو ان کی آنکھیں کھل جاتیں۔ خدا کے بارے میں، اپنے بارے میں اور خوشخبری کے بارے میں ان کی سوچ تاریک ہو چکی ہے۔[183] دنیا واقعی اب بھی شیطان کی بادشاہی ہے۔[184] یسوع اسے اس دنیا کا سردار کہتا ہے۔[185] پولس تو اسے اس جہان کا خدا بھی کہتا ہے۔[186] دنیا کے حالات پر اس کا بڑا اختیار اور تباہ کن اثر ہے۔ ورنہ دنیا کی حالت کی وضاحت مشکل ہی سے ہو سکتی ہے۔ یہ حقیقت کہ انسان خود برا ہے، حالات کو اور بھی بدتر اور بے بس بنا دیتی ہے۔[187]

کیا آپ نے سوچا تھا کہ اندیکھی دنیا اتنی حقیقی ہے؟ اور اس کا ہم سے اتنا گہرا تعلق ہے؟

خوشخبری اور قوتیں

جب یسوع آیا تو خدا کی بادشاہی دنیا میں، بری قوتوں کے علاقے میں، داخل ہو گئی۔ یہ ابلیس اور اس کے فرشتوں کے انجام کا آغاز تھا۔ خدا کا عظیم منصوبہ عمل میں آ گیا۔ جب یسوع

---

181. 1-کرنتھیوں 10:20-22

182. اعمال 26:18؛ افسیوں 2:1-3؛ کلسیوں 1:13

183. 2-کرنتھیوں 4:3-5

184. متی 4:8-10

185. یوحنا 12:31؛ 14:30؛ 16:11

186. 2-کرنتھیوں 4:4

187. مرقس 7:20-23

گلیل میں پھر رہا تھا تو بدروحیں جانتی تھیں کہ ان کا واسطہ کس سے ہے۔[188] انسانوں کے برعکس۔ وہ اسے اندیکھی دنیا سے جانتی تھیں۔ وہ ان کا خالق تھا۔

یسوع کے بپتسمے کے فوراً بعد شیطان بیابان میں اس کے سامنے آیا تاکہ اسے آزمائے۔ اس نے اسے دنیا کی بادشاہتیں پیش کیں، اس شرط پر کہ یسوع اسے سجدہ کرے۔ شیطان اپنی عزت چاہتا ہے، اپنی پرستش۔ یہی اس کی فطرت ہے۔[189] لیکن یسوع اس کا مقابلہ کرتا ہے۔ عدن میں آدم کے برعکس۔[190]

یسوع نے اپنے شاگردوں کو بھی اختیار دیا کہ وہ بدروحوں پر اختیار رکھیں اور انہیں نکالیں۔[191]

نہیں، یہ ڈراؤنی کہانیاں نہیں، محض نفسیاتی مظاہر نہیں، بلکہ روزمرہ زندگی کی حقیقت ہے۔ وہیں ایسی قوتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور وہاں تو اور بھی زیادہ، جہاں کوئی خود سرگرمی سے اپنے آپ کو ان کے لیے کھولتا اور ان کے حوالے کر دیتا ہے۔

قوتیں اور خدا کا منصوبۂ نجات

خدا کا منصوبۂ نجات ابلیس کو بھی معلوم نہیں تھا اور انسانوں کو بھی نہیں۔ پرانے عہدنامے کی بہت سی نبوتوں کے باوجود اسے پہچاننا مشکل تھا۔[192] شاگرد بھی اسے نہیں سمجھے۔ خدا کے بیٹے کا انسان کے طور پر ظاہر ہونا، بغیر طاقت کے، بغیر تخت کے، ان قوتوں کو الجھن میں ڈال گیا۔ اس صورت حال میں ان کے پاس واحد راستہ یہ تھا کہ انسانوں کو اکسا کر یسوع کو قتل کروائیں۔[193] کیونکہ انسان ہونے کی وجہ سے اسے زخم پہنچ سکتا تھا اور وہ مر سکتا تھا۔

---

188. مرقس 1:23-24؛ 3:11؛ 5:7

189. متی 4:1-11؛ لوقا 4:1-13

190. رومیوں 5:12-21

191. مرقس 6:7

192. 1-کرنتھیوں 2:6-9

193. لوقا 22:53

اس لیے ان کا صرف ایک مقصد تھا: اس کی موت۔ وہ اس میں کامیاب ہو گئیں! لیکن وہ دھوکا کھا گئیں۔ کیونکہ اس کی موت اس کی فتح تھی۔[194] اس کی موت ہم انسانوں کے لیے کائناتی سطح پر اقتدار کی تبدیلی تھی۔

اس کی موت وہ فدیہ ہے جو انسانوں کو تاریکی کے اختیار سے آزاد کرتا ہے۔ اس کی موت انسانوں کے لیے فضل اور معافی لائی۔ رہائی۔ اس زمانے کا غلاموں کا بازار اس کی تصویر ہے۔ مخلصی کا مطلب تھا قیمت دے کر غلامی سے چھڑایا جانا اور آزادی میں رہا کیا جانا۔ اس کا مردوں میں سے زندہ کیا جانا اور خدا کے تخت پر سرفراز ہونا گناہ، موت اور ابلیس کی غلامی سے آزادی کا دروازہ ہیں۔

ہمیں اپنے گناہوں کی معافی کی ضرورت تھی اور گناہ کے اختیار سے رہائی کی۔ دونوں صلیب کے ذریعے ہمیں بخشی جاتی ہیں۔

ابلیس کوئی رحم نہیں جانتا۔ وہ خود خدا کے فضل کا تجربہ نہیں کرتا،[195] اور انسانوں کے ساتھ وہ کوئی رحم نہیں کرتا۔ رحم اس کی فطرت کے لیے اجنبی ہے۔ خدا کے خلاف اس کی بغاوت نے اسے پوری طرح تلخ کر دیا ہے۔

اب ایک انسان خدا کے تخت پر بیٹھا ہے۔ ہم انسانوں کی خاطر۔ اور ہم اس کے ساتھ متحد ہیں۔[196] ہم مسیح میں ہیں! [197] قوتوں کو شکست ہو چکی ہے۔ ان کا وقت پورا ہو چکا ہے۔ ان کے دن گنے جا چکے ہیں۔ لیکن ابھی وہ مقابلہ کرتی ہیں اور خوشخبری کو روکنے کے لیے ایک ہاری ہوئی جنگ لڑ رہی ہیں۔ یہ قوتیں روزانہ دیکھتی ہیں کہ انسان کس طرح آزاد ہو رہے ہیں۔

---

194. عبرانیوں 2:14

195. عبرانیوں 2:16

196. افسیوں 2:6

197. رومیوں 8:1؛ 1-کرنتھیوں 1:30

ہر وہ شخص جو خوشخبری پر ایمان لاتا ہے، انہیں یاد دلاتا ہے کہ خدا کا منصوبۂ نجات اپنی منزل تک پہنچ رہا ہے۔ خدا کا خاندان زمین کی تمام قوموں میں سے ہوگا۔ یسوع کے وسیلے سے، جس کی موت میں ان کا بڑا ہاتھ تھا۔ یوں سمجھیے کہ گلگتا پر، جہاں یسوع مرا، انہوں نے انجانے میں اپنی ہی قبر کھود لی۔

قرض کی وہ دستاویز، وہ فردِ جرم جس کا حوالہ خدا اور انسان کی دشمن قوتیں دیتی ہیں، صلیب پر کیلوں سے جڑ دی گئی اور مٹا دی گئی۔[198] صلیب کے ذریعے اس نے قوتوں کو نہتا کر دیا اور وہیں ان کا برملا تماشا بنایا۔ مسیح، جو مردوں میں سے جی اٹھا، اب کائنات کا خداوند ہے۔[199] اچھی خبر یہ ہے: وہ سب پر اور ہر چیز پر خداوند ہے۔ جو مسیح پر ایمان لاتا ہے، وہ آزاد ہو چکا ہے۔[200] وہ گھر لوٹ کر خدا کی بادشاہی میں آ جاتا ہے۔

خوشخبری خدا کی اچھی خبر ہے کہ وہ اپنے انسانوں کو واپس لاتا ہے اور اپنا خاندان چاہتا ہے۔ موت سے اور بری قوتوں سے آزاد۔ یہ خوشی کا پیغام ہے کہ یسوع نے صلیب پر اپنی موت کے ذریعے یہ سب کچھ ممکن کر دیا۔ یسوع ابلیس کے کاموں کو مٹانے آیا۔[201] اس کے ساتھ محبت کی خدا کی حکمرانی آئی۔ ہمیں بچا کر اس کی محبت کی بادشاہی میں پہنچا دیا جاتا ہے۔[202]

صلیب کی فتح

رومی سپہ سالار شاندار فتح کے جلوس میں روم میں داخل ہوتے تھے۔ شکست خوردہ سرداروں کو زنجیروں میں جکڑ کر ساتھ لے جایا جاتا تھا۔ ان کو قتل کرنے سے پہلے سرِعام ان کی نمائش

---

198. کلسیوں 2:14-15

199. متی 28:18

200. یوحنا 8:33-36؛ رومیوں 6:7، 18، 22

201. 1-یوحنا 3:8

202. کلسیوں 1:13-14

کی جاتی تھی۔ پولس اسی طرح صلیب کی اس زبردست قدرت کو بیان کرتا ہے جو اس دنیا کے سردار کے دائرۂ اختیار کی حکومتوں اور اختیاروں پر ہے۔[203] نہتے اور رسوا۔ ان کی تاثیر ختم ہو چکی ہے۔

مصلوب اندیکھی درمیانی دنیا کی جادوئی طاقتوں سے آزاد کرتا ہے۔ شیطان کی عدالت ہو چکی ہے۔ اس کا اختیار ٹوٹ چکا ہے۔ یسوع کے لوگوں پر اب اس کا کوئی زور نہیں۔

خدا کا منصوبۂ نجات شطرنج کی ایک لمبی بازی کی طرح ہے۔ نتیجہ اس وقت تک غیر یقینی رہتا ہے جب تک کوئی کھلاڑی ایسی چال نہ چل دے جس کے بارے میں ماہر جانتا ہے کہ اب بازی کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ چاہے کھیل ابھی جاری رہے۔ روشنی اور تاریکی کے درمیان جنگ بھی ایسی ہی ہے۔ بادشاہ کے ساتھ فیصلہ کن چال چلی جا چکی ہے۔ اس بادشاہ کے ساتھ جس کے سر پر کانٹوں کا تاج تھا، گلگتا کی صلیب پر۔ فتح مکمل ہو چکی ہے۔

مخالف کی سرگرمیاں اب صرف پسپائی کی لڑائی ہیں۔ اس کے پاس تھوڑا ہی وقت رہ گیا ہے۔ اس کے انجام کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

صلیب کا بوجھ صلیب کی فتح بن جاتا ہے!

آزادی ممکن ہے

اس لیے یقین رکھیے: اگر آپ یسوع کے ہیں تو بدروحوں کو بھاگنا پڑتا ہے! اگر جادو ٹونے اور خفیہ علوم سے، روحوں اور فرشتوں سے آپ کا واسطہ رہا ہے، تو آزادی ہے۔ اور معافی بھی۔

---

203. کلسیوں 2:15

یہ قوتیں آپ کو چھوڑنا نہیں چاہتیں اور آزاد ہونے کی ہر کوشش کو شروع ہی میں کچل دینا چاہتی ہیں۔ یسوع مسیح سے دعا کیجیے – اس کا نام پکاریے! ایسے مسیحیوں کو ڈھونڈیے جو آپ کے لیے دعا کریں اور آپ کی مدد کریں۔

بلند آواز سے ہر اس چیز سے لاتعلقی کا اعلان کیجیے جو آپ کو اس خفیہ دنیا سے جوڑتی ہے۔

ہر وہ چیز ٹھکانے لگا دیجیے جو آپ کا تعلق ان جادوئی اور خفیہ چیزوں سے جوڑتی ہے۔ ان لوگوں سے ہر رابطہ توڑ دیجیے جنہوں نے آپ کو ایسے کاموں اور تعلقات میں داخل کیا۔

اندیکھی دنیا ایک طاقتور حقیقت ہے جسے کم نہیں سمجھنا چاہیے۔ لیکن یسوع زیادہ طاقتور ہے۔

صلح کی خوشخبری

پطرس نے دیکھا تھا کہ کس طرح اس کا استاد صلح کی منادی کرتا تھا۔[204] یسوع یہودیوں کے لیے اور غیر قوموں کے لیے، یعنی غیر یہودیوں کے لیے، صلح لایا۔ اور ان دونوں کے درمیان بھی۔ صلح خوشخبری کا ایک مرکزی اور بنیادی پہلو ہے۔[205] یہ خدا کا شالوم ہے۔ عبرانی بائبل میں یہی لفظ ہے۔ خدا کا دل بڑا اور کشادہ ہے۔ اسی دل سے صلح آتی ہے۔ اس کا مطلب ہے پورا ہونا، تندرست ہونا، سلامت ہونا، بچایا جانا۔ خوشخبری انسانوں کو خدا کے ساتھ صلح میں لے آتی ہے۔[206] اس کا مطلب ہے خدا کے ساتھ میل ملاپ اور ہر دشمنی کا خاتمہ۔[207]

خوشخبری اس یقین تک لے جاتی ہے کہ خدا نے ہمیں اپنے فرزند کے طور پر قبول کر لیا ہے۔ اس یقین کی جڑ خدا میں ہے۔ اس میں جو وہ ہے اور جو اس نے کیا ہے۔ اسی بنیاد پر دل میں

---

204. اعمال 10:36

205. کلسیوں 1:20؛ افسیوں 2:17؛ 6:15

206. رومیوں 5:1

207. رومیوں 5:10؛ 2-کرنتھیوں 5:18

ایک سچی، قائم رہنے والی صلح پھیلتی ہے۔ بےچینی کی جگہ سکون۔ بدامنی اور خوف کی جگہ صلح۔

جنگوں اور جھگڑوں سے بھری ہماری دنیا کو، بڑے پیمانے پر بھی اور چھوٹے پیمانے پر بھی، صلح کی ضرورت ہے۔[208] صرف جنگ کا نہ ہونا نہیں، صرف جنگ بندی نہیں، بلکہ ایسی صلح جو انسانوں کو ملاتی اور متحد کرتی ہے۔[209] خوشخبری انسانوں کے درمیان صلح پیدا کرتی ہے۔ وہ انسانوں کی ایک نئی جماعت بناتی ہے جس میں صلح کی حکومت ہے۔[210] کیا صلیب کی منادی، جہاں خدا نے ایک ہی بار ہمیشہ کے لیے انسانی تشدد کو اپنے اندر جذب کر لیا، دنیا کی صلح کی کنجی ہو سکتی ہے؟ اور سب سے پہلے خود کلیسیا میں؟

جب لوگ جاننا چاہیں کہ صلح کیا ہے، تو انہیں یہ ان لوگوں کے پاس سیکھنی چاہیے جنہوں نے خوشخبری کے ذریعے خدا کی صلح پائی ہے۔ اور جو اسے پھیلاتے ہیں۔ آگے پہنچاتے ہیں۔ صلح کرانے والے ہیں۔ جہاں تک ان سے ہو سکے،[211] وہ ہر انسان کے ساتھ صلح سے رہتے ہیں۔

یسوع کے وسیلے سے سب چیزوں کا خدا کے ساتھ میل ملاپ ہو گیا اور وہ پھر سے اس کے ساتھ درست تعلق میں آ گئیں۔ اس کے خون کی قیمت سے۔ گلگتا پر اس کی موت سے۔ صلیب ضروری تھی تاکہ خدا کے ساتھ صلح اور خدا کی صلح حقیقت بن جائے۔[212]

آپ نے اس صلح کا تجربہ کیسے کیا ہے؟ اس نے آپ کے اندر، آپ کے رشتوں میں کیا بدلا ہے؟

---

208. ططس 3:3

209. متی 5:44؛ 1-یوحنا 4:19

210. افسیوں 2:14-22

211. رومیوں 12:18

212. کلسیوں 1:20

خوشخبری – پورا ہوا وعدہ

خوشخبری خدا کا کوئی گھبرایا ہوا یا مایوس ردعمل نہیں ہے، انسانی تاریخ پر جو قابو سے باہر ہو گئی۔ یہ خدا کے دل سے آتی ہے اور ازل سے اس کا وعدہ کیا گیا ہے۔[213] اس لیے یہ کوئی حیرت کی بات نہیں کہ اس کی جڑیں عبرانی بائبل میں، یعنی بائبل کے پہلے حصے، پرانے عہدنامے میں، پہلے ہی سے گہری ہیں۔ وہاں اس کا وعدہ کیا گیا ہے۔[214] وہاں بیان کیا گیا ہے کہ خدا کی تاریخ نجات کس طرح اس نقطے کی طرف بڑھتی ہے جسے وہ **وقت کا پورا ہونا** کہتی ہے۔ وہ وقت جب خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا۔[215] اسرائیل میں اس کے ہم عصروں میں سے زیادہ تر نے یسوع کو وعدے کی تکمیل کے طور پر نہیں پہچانا۔[216] لیکن بارہ شاگردوں نے، یعنی رسولوں نے، جلد ہی یہ پہچان لیا۔ البتہ یسوع کی موت اور اس کے مردوں میں سے جی اٹھنے کے بعد ہی۔ رسولوں کے اعمال میں اور ان کے خطوں میں ان کی خوشخبری کی منادی پرانے عہدنامے کے حوالوں سے بھری ہوئی ہے۔[217] بہت سی مثالیں ہیں۔ یسوع نے خود کہا کہ صحائف، یعنی پرانا عہدنامہ، اس کے بارے میں بات کرتے ہیں۔[218] یہاں پرانے عہدنامے سے تین مختصر مثالیں اور بائبل کے چند حوالے۔[219]

---

213. رومیوں 16:25-27؛ 2-تیمتھیس 1:9؛ ططس 1:2

214. رومیوں 1:1-3؛ گلتیوں 3:14-16

215. گلتیوں 4:4

216. اعمال 13:27، 32

217. اعمال 2:25-31؛ رومیوں 1:17؛ 3:21-26؛ 4:17؛ 10:8-13؛ 15:9-13؛ 1-کرنتھیوں 2:9؛ 2-کرنتھیوں 6:2؛ گلتیوں 3:16؛ 1-پطرس 1:19؛ 2:6-9

218. یوحنا 5:39؛ 7:42

219. زبور 8:16-10؛ 22؛ 13:31؛ 11:35؛ 4:69؛ یسعیاہ 2:9-7؛ 1:11؛ 4:35-6؛ 6:50؛ 53؛ میکاہ 2:5؛ زکریاہ 12:11؛ دانی ایل 25:9-26

بائبل کے پہلے ہی صفحات پر، جب انسانوں نے خدا کے حکم کی خلاف ورزی کی، ایک وعدہ ملتا ہے جسے اولین خوشخبری کہا جاتا ہے: اور میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا۔ وہ تیرے سر کو کچلے گا اور تو اس کی ایڑی پر کاٹے گا۔[220] جو اس وقت مشکل ہی سے پہچانا جا سکتا تھا، وہ یسوع کی، اس کی زندگی اور اس کی موت کی روشنی میں صاف ظاہر ہو جاتا ہے۔ یسوع نے مر کر ابلیس کو شکست دی![221]

انسانی تاریخ کے پیمانے پر بہت سال آگے ابرہام سامنے آتا ہے، اپنی بیوی سارہ کے ساتھ۔ اس بوڑھے، بے اولاد جوڑے کو ایک بیٹے کا وعدہ ملتا ہے۔ صرف اس لیے نہیں کہ دونوں خوش ہوں۔ نہیں، اس بیٹے میں، اضحاق میں، زمین کی سب قومیں برکت پائیں گی۔[222] یہ ایک ایسا وعدہ ہے جو یسوع میں پورا ہوتا ہے![223]

صدیوں بعد داؤد اسرائیل کا بادشاہ بنتا ہے۔ خدا کے دل کے مطابق ایک آدمی۔ اگرچہ اس نے خدا کے حکموں کی خلاف ورزی کی، وہ ہمیشہ خدا کا وفادار رہا اور اس نے کبھی کسی بت کی پرستش نہیں کی۔ خدا اس سے ایک بیٹے کا وعدہ کرتا ہے جس کا تخت ہمیشہ قائم رہے گا۔[224] یہ صرف سلیمان نہیں تھا۔ یہ پوری طرح یسوع میں، داؤد کے بیٹے میں، پورا ہوا۔ اس میں صدیوں پرانی ایک پیش گوئی پوری ہوتی ہے۔ ایک بادشاہ، داؤد کی شاہی نسل کا براہ راست

---

220 پیدائش 3:15

221. عبرانیوں 2:14؛ رومیوں 16:20؛ مکاشفہ 12:9-11؛ 20:10

222 پیدائش 12:3؛ 22:18؛ 28:14

223. گلتیوں 3:16

224. 2-سموئیل 7:12-16

وارث، اسرائیل کا مسیح بادشاہ ہوگا۔ ہمیشہ کے لیے۔ اور ایسا ہی ہوا۔[225] وہ اب خدا کے تخت پر ہے اور جلد سب کے سامنے دنیا پر حکومت کرے گا۔

کوئی اپنے بارے میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کے بارے میں اتنی نبوتیں ہیں۔ بہت سی پیش گوئیاں ہیں۔ ان میں سے بہت سی پہلے ہی ٹھیک ٹھیک پوری ہو چکی ہیں۔ سارا پرانا عہدنامہ یسوع کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پرانا عہدنامہ خدا کے بیٹے کی خوشخبری کا سب سے اہم گواہ ہے۔



خوشخبری کی امید

اگر ایک مصلوب مردوں میں سے جی اٹھ سکتا ہے، تو ہم سب کے لیے امید ہے! یہ ایک یقینی امید ہے، کیونکہ ایک مصلوب ہماری خاطر مردوں میں سے جی اٹھا ہے: خدا کا بیٹا۔ اس نے ہمیں امید واپس دے دی ہے!

225. لوقا 1:23-3؛ پیدائش 49:10؛ یرمیاہ 5:23-6؛ زبور 11:132؛ رومیوں 3:1؛ 2-تیمتھیس 8:2؛ مکاشفہ 5:5

ہم سب کی کچھ امیدیں اور خواب ہیں۔ ایک لمحہ نکالیے۔ کیا آپ کے لیے کوئی ایسا مستقبل ہے جس کی آپ آرزو رکھتے ہیں، کسی ایسی چیز کا تصور جو آپ کے موجودہ تجربے سے بہتر ہو؟ کوئی ایسی امید جس کے بارے میں آپ چاہتے ہیں کہ وہ ایک دن حقیقت بن جائے؟

خوشخبری ایک نیا افق کھول دیتی ہے۔ ہم زندہ رہیں گے! ہمیشہ کے لیے۔ آخری بات موت کی نہیں۔ خوشخبری امید پھیلاتی ہے۔[226] اس لیے میں اسے شوق سے نئی تخلیق کی خوشخبری کہتا ہوں۔ یہ وعدہ کرتی ہے کہ جیسا ہے، ویسا نہیں رہے گا۔[227] خدا ساری تخلیق کے بارے میں سنجیدہ ہے۔[228] بات صرف انسانوں کی نہیں، بلکہ پورے سیارے کی ہے۔ خدا کی بادشاہی ایک طرف ان انسانوں پر مشتمل ہے جو بادشاہ کی خدمت کرتے ہیں۔ لیکن ایک جگہ بھی ہے جہاں یہ بادشاہی موجود ہے۔ وہ جگہ ہماری زمین ہے۔[229] اسی زمین پر، جو کائنات میں خاک کا ایک ننھا سا ذرہ ہے، خدا یسوع میں آیا۔

خدا نے اسے پیدا کیا تھا۔ یہ اس کے دل کا منصوبہ ہے: سب کچھ بہت اچھا تھا۔[230] اس لیے خدا مستقبل کے لیے کوئی بالکل مختلف یا نئی چیز نہیں سوچتا۔ نہیں، وہ زمین کو ویسا ہی بحال کرے گا جیسی اسے ہونا چاہیے۔ دوسرے لفظوں میں: وہ اسے نیا بنا دے گا۔[231] اس پر ایک دن نہ موت ہوگی، نہ بیماری اور نہ بھوک۔[232] ہر وہ چیز جسے انسان برباد کرتا ہے، اور بے قابو فطرت بھی جو انسان کو نقصان پہنچاتی ہے، پھر نہیں رہے گی۔[233]

---

226. 1-پطرس 1:3-4

227. رومیوں 8:18-24

228. یوحنا 3:16

229. مکاشفہ 5:9-10

230 پیدائش 1:31

231. یسعیاہ 65:17-19؛ 66:22

232. مکاشفہ 7:9-17؛ 21:1، 4-5

233. مکاشفہ 7:16؛ 22:3

ایک ٹوٹی ہوئی، ناامید دنیا میں،[234] یہ امید کی خوشخبری ہے[235] جو ایک ابدی اور نہ ہلنے والی بادشاہی کا[236] وعدہ کرتی ہے۔ ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین ہمارا نیا گھر بنیں گے۔

یہ امید جی اٹھے خداوند میں مضبوطی سے قائم ہے۔ اس میں جو مر گیا تھا اور ابد تک زندہ ہے۔[237] اس نے موت کی طاقت کو توڑ دیا ہے۔[238] اس کے وسیلے سے سچی زندگی اور بقا روشنی میں آ گئی ہیں۔[239] مسیح میں ہم نے اس کی جی اٹھنے والی زندگی کو اپنی زندگی کے طور پر پا لیا ہے، جو پھر کبھی نہیں مرتی۔ اور جس کا گناہ سے اب کوئی تعلق نہیں۔[240] یہی حقیقی زندگی ہے اور نئی تخلیق کی نہ ختم ہونے والی قوت۔ یہ یسوع کے پیروکاروں کی زندگی میں پہلے ہی شروع ہو چکی ہے۔[241] وہ نئی زندگی اور ایک زندہ امید کے لیے نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں۔[242] وہ مسیح میں ابھی سے ایک نئی تخلیق ہیں۔ ایک دن وہ نئی تخلیق میں رہیں گے۔[243] ان کا بدن بدلا ہوا، غیر فانی اور جلالی ہوگا۔[244] لیکن وہ پھر بھی وہی بےمثال اور خدا کی مرضی کے مطابق شخصیت ہوں گے جو وہ اپنی فانی زندگی میں تھے۔

---

234. افسیوں 2:12؛ 1- تھسلنیکیوں 4:13

235. افسیوں 1:18؛ کلسیوں 1:5، 23

236. 2-پطرس 1:11؛ عبرانیوں 12:27-28؛ دانی ایل 2:44؛ 7:14، 27

237. مکاشفہ 1:17-18؛ یوحنا 14:19

238. عبرانیوں 2:14-15

239. 2-تیمتھیس 1:10

240. رومیوں 6:9-10

241. 2-کرنتھیوں 5:17

242. 1-پطرس 1:3

243. 2-پطرس 3:13

244. 1-کرنتھیوں 15:35-58؛ فلپیوں 3:20-21

خوشخبری ایک ایسے وقت کی بات کرتی ہے جو خدا نے مقرر کیا ہے۔[245] تب یسوع دوبارہ آئے گا، تمام انسانوں کو دکھائی دیتا ہوا۔[246] بڑے جلال اور قدرت کے ساتھ۔[247] یہ ان سب کے لیے خوشی کا دن ہوگا جو اس کا انتظار کرتے ہیں۔ کیونکہ تب خدا کی ابدی حکمرانی شروع ہوگی۔ تب وہ زمانہ شروع ہوگا جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ جب خدا خود انسانوں کے ساتھ رہے گا۔[248] وہ خدا کو دیکھیں گے۔ اور ناقابل تصور خوشی کا تجربہ کریں گے۔[249] بالکل وہی جو محبت کے ابدی خدا نے، تثلیثی خدا نے، ہمیشہ چاہا ہے۔ تب حالات اس سے بھی بہتر ہوں گے جتنے کبھی تھے۔ آسمان، یعنی خدا خود، زمین پر آئے گا تاکہ اپنے انسانوں کے ساتھ، اپنے خاندان کے ساتھ، سب کے سامنے رہے۔ ہمیشہ کے لیے۔ ہم خدا کی صورت ہوں گے، اس طرح کہ ہم یسوع کی مانند ہوں گے![250]

تب زمین ایک واحد، عظیم، بلکہ عالمگیر فردوس ہوگی۔ ایک نیا اور بہتر عدن۔[251] وہاں آزمانے والا پھر کبھی نہیں آئے گا۔ گناہ کی کوئی آزمائش پھر نہیں ہوگی۔

وہاں بوریت بھی نہیں ہوگی، بلکہ دلچسپی۔ ایک بڑی مہم ہماری منتظر ہے، کیونکہ ہم وہ انسان ہوں گے اور ہو سکیں گے جو ہمیں ہمیشہ سے ہونا چاہیے تھا۔

---

245. اعمال 17:30-31

246. مکاشفہ 1:7

247. مرقس 8:38؛ 13:26

248. مکاشفہ 21:3

249. مکاشفہ 22:4

250. 1-کرنتھیوں 15:49-50؛ فلپیوں 3:20-21؛ 1-یوحنا 3:2

251. مکاشفہ 2:7؛ 22:1-5

خدا کی نئی دنیا کا خواب

آئیے، چند لمحے خدا کی اس نئی دنیا کا خواب دیکھیں۔ اگرچہ ہم اس کے بارے میں زیادہ نہیں جانتے، پھر بھی ہر بری، منفی اور تباہ کن چیز وہاں نہیں ہوگی۔ ساتھ ہی بہت سی ایسی چیزیں ہوں گی جنہیں ہم موجودہ زمین پر پہلے سے جانتے تھے، جیسی خدا نے اسے پیدا کیا۔

ایک ایسی دنیا جس میں نہ غربت ہوگی، نہ بھوک، نہ زندہ رہنے کی جدوجہد، نہ مستقبل کا خوف۔

نہ غلامی، نہ ظلم و جبر، نہ تشدد، نہ چالبازی، نہ امتیازی سلوک، نہ ذلت، نہ جرائم، نہ جنگ۔

نہ بیماری، نہ موت، اور اس لیے نہ ماتم اور نہ آنسو - اگر آنسو ہوں تو خوشی کے آنسو۔

نہ ماحولیاتی آلودگی، نہ آفات۔ نہ پولیس، نہ وکیل اور عدالتیں، نہ ہسپتال، نہ ماہرین نفسیات اور نفسیاتی معالج۔

نہ بوریت، نہ زندگی کے معنی کی بے سود تلاش، نہ احساس کمتری، نہ شرمندگی، نہ خالی پن، نہ تباہ کن عادتیں اور نشے، نہ مایوسیاں!

اس کے بجائے یہ ہوگا: صلح، انسانوں کے درمیان بے غرض محبت، کامل انصاف، ایک دوسرے کی مکمل قبولیت، قدر اور توجہ۔

ایک ایسی جگہ جہاں سب کچھ ویسا ہے جیسا ہونا چاہیے۔ ابلتی ہوئی زندگی کی جگہ، رنگا رنگی کی، ترقی کی، آزادی کی، مہمات کی، تخلیقی صلاحیت کی، ہمیشہ نئی دریافتوں کی جگہ، ایک ایسی جگہ جہاں سب کچھ ہمیشہ نیا اور تازہ ہے۔

تھکاوٹ، بےدلی اور نڈھال ہونے کی جگہ قوت، زندگی سے بھرپور ہونا اور جوش ہمیشہ کے لیے قائم رہیں گے۔

ناقابل تصور اور رنگا رنگ خوبصورتی کی ایک جگہ، جسے کھوجا اور دریافت کیا جائے گا۔ ایک ایسی جگہ جہاں نئے انسانوں سے واقفیت ہوتی ہے اور ان کے ساتھ جشن منایا جاتا ہے۔

ایک ایسی جگہ جہاں وقت تھم جاتا ہے یا کبھی گزرتا ہی نہیں ! ایک ایسی جگہ جہاں خوبصورتی صرف ماضی کی بات نہیں، بلکہ ہمیشہ حال ہے ! ایک ایسی جگہ جہاں ہم کسی چیز سے محروم نہیں رہتے۔

ایک ایسی جگہ جس کے بارے میں ہم سوچتے تھے کہ اسے ضرور ہونا چاہیے، ایک ایسی جگہ جس کی آرزو ہمارا دل ہمیشہ سے کرتا آیا ہے۔

فراوانی کی جگہ، بہترین کھانے کی، سب سے خوبصورت فن اور موسیقی کی، بہترین ٹیکنالوجی کی۔ ہر وہ چیز جو آج زندگی کا حصہ ہے، وہاں کامل صورت میں موجود ہوگی۔

خوشی کی جگہ، کیونکہ خالق سب کے سامنے انسانوں کے ساتھ رہتا ہے۔ اور وہ اس کی پناہ میں، اس کی برکت میں، اس کی محبت میں رہتے ہیں۔ خدا میں، باپ، بیٹے اور روح میں خوش رہتے ہیں، اس کی پرستش کرتے ہیں اور اسے جانتے ہیں۔ اس سے محبت کرتے ہیں۔

ازلی خدا کی آنکھوں میں دیکھنا، خدا کو روبرو دیکھنا، وہ سب سے بڑی خوشی ہے جس کا انسان تجربہ کر سکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ تب ہم سمجھ جائیں گے کہ یہ بات کتنی سچی ہے۔ خوف اور شرمندگی کے بغیر، آزاد ہو کر اور پورے بھروسے کے ساتھ ہمیشہ خدا کی محبت بھری توجہ میں رہنا، کسی چیز سے موازنہ نہیں رکھتا۔ جب اس کی نظر ہم پر پڑے گی تو لامحدود محبت، جس کی ہم ہمیشہ آرزو رکھتے آئے ہیں، ہم سے ملے گی، ہمیں چھوئے گی، ہمارے اندر سے بہہ نکلے گی اور ہمیں گلے لگا لے گی۔

زندگی کے پانی کے چشمے سے پینا اور زندگی کے درخت سے مسلسل کھانا۔ یہ اس ابدیت کی تصویر ہے جسے آج آسمان کہا جاتا ہے۔

وہاں، اس کی حضوری میں، ہم وہ ہوں گے جو ہمیں ہمیشہ ہونا چاہیے تھا۔ ہم خود۔ اتنے ہی منفرد اور بے مثال جیسا خدا نے ہمیں چاہا اور بننے دیا۔ وہاں بغیر کسی نقاب کے۔ سچے۔

وہاں سب انسان بہترین معنی میں محبت اور دیکھ بھال کے ساتھ زمین پر حکومت کریں گے[252] اور یوں پہلے انسانوں کی ذمہ داری کو پورا کریں گے۔ اس طرح کہ تخلیق کی صلاحیتیں ایسے کھل کر سامنے آئیں گی جیسے پہلے کبھی نہیں آئیں۔ ناقابل تصور تخلیقی صلاحیت، رنگا رنگی، دولت اور لطف کے ساتھ۔ سب کچھ خدا کی محبت سے لبریز۔ سب مل کر، باپ اپنے خاندان کے ساتھ – وہ باپ جس نے ان کے لیے سب کچھ تیار کیا ہے۔[253] آسمان اور زمین ایک ہو جاتے ہیں۔ ہمیں اپنی خوش نصیبی پر یقین نہیں آئے گا۔ دس ہزار سال بعد بھی نہیں۔ ہم ہمیشہ یسوع کے ساتھ رہیں گے۔ سچی، گہری، نعرے لگاتی خوشی کا کبھی خاتمہ نہیں ہوگا۔[254]

خوشخبری یہ دعوت ہے کہ اس میں شامل ہو جائیں اور بڑی، ابدی ضیافت کی خوشی میں شریک ہوں۔[255] یہ پیغام تمام انسانوں تک جاتا ہے۔[256] ہر ایک کو دعوت ہے۔[257] داخلے کی کوئی فیس نہیں۔ یسوع نے سب کچھ درست کر دیا ہے![258]

---

252. رومیوں 5:17؛ مکاشفہ 5:10؛ 22:5

253. 1-کرنتھیوں 2:9

254. زبور 16:11

255. مکاشفہ 19:6-10؛ 21:6؛ 22:14-15، 17

256. متی 28:19-20؛ 2-کرنتھیوں 5:15

257. متی 22:1-14

258. رومیوں 3:24؛ مکاشفہ 21:6؛ یسعیاہ 55:1

خوشخبری – نجات کے لیے قدرت

یسوع کے کسی شاگرد کو خوشخبری سے شرمانے کی ضرورت نہیں۔ چاہے صلیب بہت سے لوگوں کے لیے بیوقوفی ہو۔ اس پیغام میں قدرت ہے۔ یہ ڈائنامائٹ کی طرح ہے۔[259] جن انسانوں کے دل خوشخبری کھول دیتی ہے، وہ خدا کی اس قدرت کا تجربہ کرتے ہیں جو ان پر اثر کرتی ہے۔ توبہ ہوتی ہے، ایک نئی زندگی شروع ہوتی ہے۔ زندگی کا ایسا موڑ جو صرف خدا کی قدرت لا سکتی ہے اور جو زندگی کے تمام شعبوں پر اثر کرتا ہے۔[260] یہ قدرت بچاتی ہے اور جادوئی بندھنوں اور نشوں سے آزاد کرتی ہے۔ بہت سے لوگوں نے جسمانی طور پر بھی اور ذہنی و جذباتی طور پر بھی شفا پائی۔ رشتے بحال ہو جاتے ہیں۔ خوشخبری میں خدا کی قدرت کا موازنہ کسی اور چیز سے نہیں کیا جا سکتا۔ کسی نظریے یا مذہب یا فلسفے کے ایسے اثرات نہیں جیسے خوشخبری کے ہیں۔[261]

جہاں ہم انسان بےبس اور لاچار ہیں، نہ اپنی مدد کر سکتے ہیں نہ دوسروں کی،[262] وہاں یہ خوشخبری معجزے کرتی ہے۔ نئے سرے سے پیدا ہونے کا معجزہ۔[263] خوشخبری نئی زندگی پیدا کرتی ہے۔ ایسے ہی جیسے ایک بچہ پیدا ہوتا ہے۔[264]

ایک بار ایک ملحد نے ایک مشہور بشر کو خدا کے وجود پر مناظرے کا چیلنج دیا۔ بشر مان گیا، لیکن اس نے یہ شرط رکھی کہ ملحد ایسے لوگوں کو ساتھ لائے جن کی زندگی الحاد کے ذریعے اچھائی کی طرف بدل گئی ہو۔ مناظرہ نہیں ہوا، کیونکہ کوئی بھی الحاد کے ذریعے نیا انسان نہیں بنا تھا یا

---

259. رومیوں 1:16-17

260. 1-تھسلنیکیوں 1:5-10

261. یوحنا 8:36؛ رومیوں 6:18

262. رومیوں 5:6

263. یوحنا 3:3؛ 1-پطرس 1:3؛ ططس 3:4-7

264. 1-کرنتھیوں 4:15؛ یعقوب 1:18؛ 1-پطرس 1:23-25

نشوں اور عادتوں سے آزاد نہیں ہوا تھا۔ اس کے برعکس بشر بہت سے ایسے لوگوں کو جانتا تھا جو اس کی خوشخبری کی منادی کے ذریعے آزاد ہوئے اور نئے انسان بن گئے۔

خوشخبری کسی انسان کے سامنے نہیں رکتی۔ یہ سب کے لیے ہے۔ اور اسی طرح وہ قدرت بھی جو اس پیغام میں بسی ہے۔ یہ خدا کی قدرت ہے، جیسی وہ اس کے بیٹے کو مردوں میں سے زندہ کرنے میں ظاہر ہوئی۔

یہی نجات کے لیے حقیقی قدرت ہے!

خوشخبری کی فرمانبرداری

خوشخبری انسانوں کو بدل دیتی ہے۔ کیا آپ نے اس کا تجربہ کیا ہے؟ یا دوسروں میں دیکھا ہے؟ یہ ایک سچی خوشی ہے۔ اچانک لوگوں میں بائبل پڑھنے کی بھوک پیدا ہو جاتی ہے۔ انہیں خدا کی حضوری کی بھوک لگتی ہے۔[265] وہ خدا کے بارے میں اور جاننا چاہتے ہیں۔ خوشخبری کو جاننے سے پہلے یہ دلچسپی نہیں تھی۔ اچانک وہ پوچھنے لگتے ہیں کہ خدا کیا چاہتا ہے۔[266]

خوشخبری کا ردعمل ایک طرف بےپروائی یا انکار ہے۔ دوسری طرف ایمان۔[267] خوشخبری کو صرف عقلی طور پر سچ مان لینا نہیں،[268] بلکہ پورے انسان کا ذاتی ردعمل۔ ایک لفظ میں: ایمان کی فرمانبرداری۔[269] انسان خوشخبری کی پکار کی فرمانبرداری اس طرح کرتے ہیں کہ جو کچھ

---

265. 1-پطرس 2:2

266. 1-پطرس 2:3-4

267. اعمال 2:37-41

268. یعقوب 2:19

269. رومیوں 1:5؛ 16:26؛ 1-یوحنا 2:3-4؛ 3:24؛ 5:2-3

یہ پیغام ان کے لیے لاتا ہے، اس پر ایمان لاتے ہیں۔ چاہے وہ خود اسے فرمانبرداری کا قدم نہ سمجھیں، بلکہ ایک تحفے کو قبول کرنا۔

وہ خدا کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ہر اس چیز سے منہ موڑ کر جو خدا کے بغیر زندگی کی پہچان ہے۔ بتوں سے منہ موڑ کر، دکھائی دینے والے ہوں یا نہ دکھائی دینے والے۔[270] وہ اپنی زندگی میں گناہ کو پہچانتے ہیں اور اپنے آسمانی باپ کے سامنے اس کا اقرار کرتے ہیں۔[271] وہ خدا کے فضل سے ملنے والی معافی کو تھام لیتے ہیں۔ وہ نجات اور شفا کا تجربہ کرتے ہیں۔ جب خوشخبری قدرت کے ساتھ اور بڑے یقین اور وضاحت سے سنائی جاتی ہے تو وہ انسانوں کو روشنی میں لے آتی ہے۔[272] وہ پہچان لیتے ہیں کہ وہ کون ہیں اور خدا کون ہے۔ زندگی کی حقیقت کو وہ بالکل مختلف نظر سے دیکھنے لگتے ہیں۔ ایک تبدیلی واقع ہوتی ہے، جو خود خدا لاتا ہے، جیسے موت سے زندگی میں۔[273]

یسوع کے شاگرد بننا

یسوع کی طرف رجوع اکثر ایک عمل کے طور پر ہوتا ہے۔ جو انسان خوشخبری کے ذریعے یسوع سے رابطے میں آتا ہے، وہ ایمان میں چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانا شروع کرتا ہے۔ وہ یسوع کی سننے اور اس پر بھروسا کرنے لگتا ہے۔ ایک سفر شروع ہوتا ہے، بننے اور سیکھنے کا عمل۔ شاگرد ہونے کا مطلب ہے طالب علم ہونا، سیکھنے والا ہونا۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جو اس زندگی میں کبھی ختم نہیں ہوتا۔

---

270. اعمال 11:21؛ 14:15؛ 1-تھسلنیکیوں 1:9-10؛ 1-پطرس 4:3

271. اعمال 19:18-20؛ 1-یوحنا 1:9؛ امثال 28:13؛ زبور 51

272. 1-تھسلنیکیوں 1:5

273. کلسیوں 2:13؛ 1-یوحنا 3:14

اس زمانے میں یسوع کے شاگرد جہاں بھی وہ جاتا، اس کے پیچھے چلتے تھے۔ بارہ کے علاوہ بھی شاگرد تھے۔ یسوع استاد تھا جس سے شاگرد سیکھتے تھے۔ شاگرد اس جیسا بننا چاہتے تھے، اس طرح کہ جو وہ کہتا تھا، وہی کرتے تھے۔[274]

جب یسوع موجود نہ رہا تو یسوع پر ایمان رکھنے والے سب لوگوں کو اب بھی شاگرد ہی کہا جاتا تھا۔ بعد میں انہیں مسیحی کہا جانے لگا۔[275]

شاگردی کا آغاز

شاگردی ہمارے لیے خدا کا مقصد ہے! ایسے انسان جو یسوع بادشاہ کے فرمانبردار اور وفادار ہوں۔ یہ کبھی نمایاں طور پر شروع ہوتا ہے، لیکن اکثر جھجکتے ہوئے اور خاموشی سے بھی۔ خدا کا روح شاگردوں کی مدد کرتا ہے کہ وہ وہی کریں جو یسوع کہتا ہے۔ اور ایمان میں بڑھیں۔ ان میں خوشخبری ایک بیج کی طرح کام کرتی ہے جو دل کی زرخیز زمین میں گرتا ہے اور بڑھ کر پھل لاتا ہے۔[276] کسی میں جلدی، کسی میں زیادہ وقت لگتا ہے۔ گرنا اور پھر اٹھ کھڑے ہونا۔ اسی طرح نئی روحانی زندگی دکھائی دینے لگتی ہے۔[277] خوشخبری کو بہتر سے بہتر سمجھنا اس میں سیکھنے کا ایک عمل رہتا ہے۔ یہ صرف دماغی کام کے طور پر نہیں ہوتا، بلکہ اس طرح کہ انسان اس پر عمل کرے اور اسے جیے۔

ایک بار پھر، کیونکہ یہ بہت اہم ہے: یسوع کی پیروی کرنا اور اس کا شاگرد بننا خوشخبری کا مقصد ہے۔ خوشخبری آسمان کا داخلہ ٹکٹ نہیں اور یہ دلاسا دے کر آخرت پر نہیں ٹالتی۔ یہ ایک

---

274. یوحنا 8:31

275. اعمال 11:26

276. مرقس 4:20؛ یوحنا 15:8

277. رومیوں 6:21-22؛ 7:4؛ افسیوں 5:9؛ کلسیوں 1:10؛ ططس 3:14؛ عبرانیوں 13:15؛ 2-پطرس 1:8

ایسی چیز ہے جو اسی زندگی کو، یہیں اور ابھی، بدل دیتی ہے، اور جو پھر ایک دن ابدیت اور جلال میں جاری رہے گی اور مکمل ہوگی۔ ہمیشہ کی زندگی ابھی سے جی جاتی ہے!

ایک ظاہری نشان ہے جس سے انسان گواہی دیتا ہے کہ وہ اب مسیح کا ہے: بپتسمہ۔[278] یہ انسانوں کے سامنے اور اندیکھی دنیا کی قوتوں کے سامنے سرعام اس بات کی تصدیق کرتا اور اس پر مہر لگاتا ہے کہ اب سے یسوع مسیح اس کی زندگی کا چھڑانے والا اور خداوند ہے۔ پانی کا بپتسمہ بڑا فرق ڈالتا ہے۔ یہ رخ کی تبدیلی ہے، یسوع مسیح بادشاہ کا اقرار۔ یہ یسوع کے ساتھ زندگی کے بالکل آغاز میں ہوتا ہے۔ یہ سرعام ہونا چاہیے، تاکہ لوگ دیکھ سکیں کہ یسوع کے شاگرد کتنے سنجیدہ ہیں۔

یسوع کی پیروی کیسی ہوتی ہے؟

ایک شاگرد کی زندگی کیسی ہوتی ہے؟ وہ زندگی کے سب کام پہلے کی طرح کرتا رہے گا: سونا، کھانا، کام کرنا، اسکول جانا وغیرہ۔ لیکن اندرونی رویہ اور محرک، زندگی کو اور پڑوسی کو دیکھنے کا نظریہ بدل جاتا ہے۔

یہاں یسوع کے شاگردوں کی چند نشانیاں ہیں، خدا کی طرف سے ملنے والی نئی زندگی کے پھلوں کے طور پر۔ جو کچھ میں بیان کرتا ہوں، وہ آج بھی آزمایا جاتا ہے اور آزمایا جاتا رہے گا۔ مسیح میں نئے وجود پر بھی حملے ہوتے ہیں۔ مخالفت صرف باہر سے نہیں ہوتی، بلکہ اندر سے بھی۔ ہمارا پرانا وجود، پرانی عادتیں، ہمارے اندر کا گناہ پھر سے سر اٹھاتے ہیں۔ اس سے گھبرانے کی ضرورت نہیں، گویا ساری نئی چیز صرف ایک وہم ہو۔ خدا مدد کرتا ہے اور ہمارے اندر کام کرتا ہے۔ اس کا روح ہمیں تسلی دینے والے، قوت اور مددگار کے طور پر دیا گیا ہے۔

---

278. متی 28:19؛ مرقس 16:16؛ اعمال 2:38-41؛ 8:12، 36-38؛ 9:18؛ 10:47-48؛ 16:15، 33؛ 18:8؛ رومیوں 6:3؛ گلتیوں 3:27؛ افسیوں 4:5؛ کلسیوں 2:12

یسوع کے شاگرد خدا سے، اپنے پڑوسی سے اور ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں![279] الٰہی محبت ہمیشہ سب سے بڑی رہتی ہے![280] اس کی کوئی حد نہیں۔ یسوع کے شاگرد اس محبت سے پہچانے جاتے ہیں جو وہ آپس میں رکھتے ہیں![281]

شاگرد ایک دوسرے کا خیال رکھتے اور ایک دوسرے کی فکر کرتے ہیں![282] وہ ایک خاندان ہیں۔ وہ ایک جماعت ہیں۔ یہ صرف باقاعدگی سے عبادت میں جانے سے ظاہر نہیں ہوتا، بلکہ پوری زندگی میں، روزمرہ زندگی میں۔

یسوع کے شاگرد عشائے ربانی میں، روٹی توڑنے میں، مل کر یاد کرتے ہیں کہ یسوع نے ان کے لیے کیا کیا ہے۔ یہ وہ باقاعدگی سے کرتے ہیں یا جتنی بار کر سکیں۔[283] اپنی عبادت کے لیے وہ گرجا گھروں کے محتاج نہیں۔ وہ گھروں میں ملتے ہیں، ایک روحانی خاندان کے طور پر۔

یسوع کے شاگرد دعا کرتے ہیں آسمانی باپ سے، اکیلے بھی اور مل کر بھی![284] وہ خدا سے ایسے بات کرتے ہیں گویا اسے دیکھ رہے ہوں۔ پرستش اور حمد، اکیلے بھی اور مل کر بھی، ان کے لیے بڑی خوشی ہیں۔[285]

یسوع کے شاگرد بائبل پڑھتے ہیں![286] اس طرح وہ خدا کو اور اس کی مرضی کو جانتے ہیں۔ اور یہ کہ اس نے انہیں کیا بخشا ہے۔

---

279. متی 22:36-40؛ یوحنا 13:34-35؛ 15:13-17؛ 1-کرنتھیوں 13:4-7

280. 1-کرنتھیوں 13:13

281. یوحنا 13:35

282. اعمال 11:29

283. 1-کرنتھیوں 11:23-27

284. متی 6:5-15؛ یوحنا 16:26-27؛ 1-تھسلنیکیوں 5:17

285. یوحنا 4:23

286. کلسیوں 3:16؛ 2-تیمتھیس 3:16؛ 1-پطرس 2:2

یسوع کے شاگرد خدا کی آواز سنتے ہیں اور روزمرہ زندگی میں، چھوٹی بڑی سب باتوں میں، اس کی راہنمائی اور ہدایت کا تجربہ کرتے ہیں۔

یسوع کے شاگرد دکھ اٹھاتے ہیں۔[287] جس طرح یسوع کو ستایا گیا، ان کے ساتھ بھی ایسا ہو سکتا ہے۔ یہ مذاق اڑائے جانے سے، تنگ کیے جانے سے شروع ہوتا ہے اور، جیسا کہ دنیا کے بعض ملکوں میں ہوتا ہے، آج بھی موت تک پہنچ سکتا ہے۔[288]

یسوع کے شاگرد دوسرے انسانوں کو شاگرد بناتے ہیں![289] خوشخبری انسانوں کو ایسے مسیحی نہیں بناتی جو بس کسی خاص بات پر ایمان رکھتے ہوں، بلکہ ایسے شاگرد جو روزمرہ زندگی میں یسوع کی پیروی کرتے ہیں۔ جو سب کچھ چھوڑنے اور روزانہ اپنی صلیب اٹھانے کو تیار ہیں اور جن کی زندگی کا مقصد دوسرے انسانوں کو شاگرد بنانا ہے۔ یسوع یہی چاہتا تھا، اور کچھ نہیں![290] یسوع کے شاگرد باہر نکل کر انسانوں کے پاس جاتے ہیں۔ وہ خود کو الگ تھلگ نہیں کر لیتے۔

بائبل بڑھنے اور پہچان پانے کے ایک عمل کی بات کرتی ہے۔[291] مسیحی کامل نہیں ہیں۔ مسیحی اب بھی گناہ کرتے ہیں، لیکن گناہ ان پر حکومت نہیں کرتا۔[292] وہ اب گناہ کرنا نہیں چاہتے۔ وہ اس جامع معافی میں جیتے ہیں جو خدا نے انہیں بخشی ہے۔ ان گناہوں کے لیے بھی جو وہ آئندہ کریں گے۔[293] وہ اپنے گناہوں کو پہچانتے ہیں اور اپنے آسمانی باپ کے سامنے

---

287. اعمال 14:22

288. یوحنا 15:18-20

289. متی 28:18-20

290. لوقا 14:26-27، 33؛ اعمال 14:21

291. یوحنا 3:30؛ کلسیوں 1:10؛ 2- تھسلنیکیوں 1:3؛ 2-پطرس 3:18

292. رومیوں 6:12-14

293. عبرانیوں 10:14؛ 1-یوحنا 1:5-2:2

ان کا اقرار کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کے سامنے بھی، جب وہ ایک دوسرے کے قصوروار ہوئے ہوں۔[294] وہ فضل کے تحت جیتے ہیں،[295] شریعت کے تحت نہیں۔[296] ان کا مقصد دس احکام پر عمل کرنا نہیں۔ یسوع کے ساتھ زندگی اس سے آگے جاتی ہے جو یہ احکام مانگتے ہیں۔ یہ اس لیے ممکن ہوتا ہے کہ روح القدس ہم میں رہتا ہے۔

انہیں روح القدس ملا ہے،[297] جو ان میں بستا اور ان کی راہنمائی کرتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ روح کے اچھے پھل دکھائی دیں۔[298] یہ پھل سب سے بڑھ کر آپس کے برتاؤ میں ظاہر ہوتے ہیں: محبت، خوشی، اطمینان، تحمل، مہربانی، نیکی، ایمان داری، حلم، ضبط نفس۔ مجموعی طور پر یہ وہی ہے جو یسوع نے جی کر دکھایا۔ اس جیسا بننا زندگی کا نیا مقصد ہے۔[299] یہ خدا کا پھل ہے، جو وہ ہماری زندگی میں پیدا کرتا اور بڑھاتا ہے جب ہم اس پر بھروسا کرتے ہیں۔ روح القدس یسوع کی پیروی کرنے کی قوت ہے۔[300] یہ روح ہماری زندگی میں خدا کی ذاتی حضوری اور موجودگی ہے۔ کیا یہ کمال کی بات نہیں؟ روح ایک ہی وقت میں مشیر، کوچ، ٹرینر، مددگار اور راہنما ہے۔ وہ بالکل وہی کرتا ہے جو یسوع کرتا، اگر وہ یہاں زمین پر ہمارے ساتھ ہوتا۔

خدا کا روح شاگردوں کو ایسی نعمتوں سے آراستہ کرتا ہے جن سے وہ ایک دوسرے کی خدمت کر سکیں۔[301]

---

294. یعقوب 5:16

295. اعمال 13:43

296. رومیوں 6:14

297. یوحنا 7:39؛ 14:17؛ 1-کرنتھیوں 2:12؛ 6:19

298. گلتیوں 5:13-26

299. 2-کرنتھیوں 3:18

300. اعمال 13:52؛ رومیوں 8:12-17

301. 1-کرنتھیوں 12؛ رومیوں 12:3-8

شاگردی کوئی آرام دہ تفریح نہیں، کوئی سیر سپاٹا نہیں اور کوئی آرام کرسی والی مسیحیت نہیں۔ اس کا مطلب ہے یسوع کی طرح جینا اور خدمت کرنا۔ زندگی کا ایک نیا نصب العین، جو ذمہ داری بھی ڈالتا ہے۔ یسوع کے شاگرد کے لیے اس کی بادشاہی اور اس کی راستی ہمیشہ پہلے نمبر پر ہیں۔ باقی سب کی فکر، جیسا کہ یسوع کہتا ہے، ہمارا باپ کرے گا۔[302]

یسوع کے سوا کسی کو یہ کہنے کا اختیار نہیں: میرے پیچھے ہو لے! جب وہ ہمیں بلاتا ہے تو کیا ہم "نہیں" کہہ سکتے ہیں؟

یہ آسان راستہ نہیں ہوگا۔ یسوع کہتا ہے کہ ہمیں خرچ کا حساب لگانا چاہیے،[303] تاکہ ہم ایک مضبوط، ایک سچا اور سوچا سمجھا فیصلہ کریں، جو پہلی مخالف ہوا ہی میں ختم نہ ہو جائے۔ جو راستہ زندگی کی طرف لے جاتا ہے، وہ تنگ ہے اور چڑھائی پر جاتا ہے۔ ہلاکت کی طرف جانے والا چوڑا راستہ خود بخود چلتا ہے۔ اس کے لیے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں، سوائے اس کے کہ انسان جیسا ہے ویسا ہی رہے۔[304]

یسوع کے پیروکاروں کے طور پر ہماری ساری جدوجہد بھری اور آزمائشوں سے بھری زندگی کے لیے یہ بات سچ ہے: خدا اپنے فرزندوں سے ہر لمحہ اتنی ہی محبت کرتا ہے جتنی اس لمحے، جب اس نے ان کی خاطر اپنے بیٹے کو دے دیا۔[305]

خوشخبری کو نظرانداز کرنا

خوشخبری دھمکی کا پیغام نہیں ہے۔ یہ خوشی کا پیغام ہے! یہ توبہ اور ایمان کے ذریعے خدا کی طرف، معافی کی طرف، آزادی کی طرف، زندگی کی طرف، معنی کی طرف راستہ کھولتی ہے۔

---

302. متی 6:33

303. لوقا 14:28

304. متی 7:13-14

305. یوحنا 16:27؛ 17:23

لیکن خوشخبری کوئی ایسی چیز نہیں جسے جیسے چاہیں لیں۔ بہت سی سچائیوں میں سے ایک سچائی نہیں۔ جو یہ پیغام سنتا ہے، اسے فیصلہ کرنے کا چیلنج ملتا ہے۔ کسی کو اسے ہلکا نہیں لینا چاہیے۔ آخر یہ پیغام ہمیں بچانا اور محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔

ایک ایسی خبر کا تصور کیجیے جو جنگل کی آگ سے خبردار کرتی ہے، یا کسی سمندری طوفان سے یا آلودہ پینے کے پانی سے یا کسی بند کے ٹوٹنے سے۔ ایک ایسی خبر جو صرف خبردار ہی نہیں کرتی، بلکہ بچنے کا راستہ اور پناہ بھی دکھاتی ہے۔ ایسے پیغام کو کتنی سنجیدگی سے لینا چاہیے؟ کیا ہو اگر کوئی غلطی سے سمجھ لے کہ وہ مبالغہ ہے یا جھوٹ ہے، یا صرف دوسروں کے لیے ہے؟

سب کچھ روشنی میں آئے گا

یسوع کے شاگردوں نے دنیا کے جی اٹھے خداوند کی گواہی دے کر خوشخبری کی منادی کی۔[306] انہوں نے اعلان کیا کہ اس میں معافی ممکن ہے، اگر کوئی اس پر بھروسا کرے، اپنے گناہوں کا اقرار کرے اور اپنی زندگی بدلے۔ ساتھ ہی انہوں نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا کہ ایک دن آنے والا ہے اور مقرر ہے، جب ہر انسان اس خداوند کے سامنے جواب دے گا۔ یسوع تمام انسانوں کا منصف ہے۔ ہر ایک اس کے سامنے کھڑا ہوگا۔ آمنے سامنے۔ خدا، اس کے باپ نے، عدالت کا سارا کام اس کے سپرد کیا ہے۔[307]

جو کچھ ہم نے کیا، کہا اور سوچا ہے، ہر چیز کا ہمیں جواب دینا ہوگا۔ یعنی ایک تنبیہ کہ ہم اپنی زندگی پر غور کریں! یہ سوچیں کہ جو ہم کرتے ہیں، کیا وہ خدا کو پسند ہے۔ جب آپ یہ سوچتے ہیں کہ سب کچھ روشنی میں آئے گا – بغیر کسی استثنا کے سب کچھ – تو آپ کیا محسوس کرتے

306. اعمال 2:4؛ 8:12، 25، 35، 40؛ 11:20؛ 17:18

307. یوحنا 5:22-29

ہیں؟ جو ہم نے چھپ کر سوچا اور کیا، جو ہم نے انسانوں کے ساتھ کیا اور جو کرنا تھا مگر نہیں کیا۔

ہمارے اندر گہرائی میں، دل اور ضمیر میں، ہم سب جانتے ہیں کہ ہم نے گناہ کیا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ کون سی باتیں خدا کبھی اچھی نہیں کہتا۔ تصور کیجیے: کیا ہم اس پر تیار ہوں گے کہ پچھلے ہفتے کے اپنے خیالات اور جذبات ایک اسکرین پر سرعام ان سب کو دکھائیں جن سے اس ہفتے ہمارا واسطہ رہا؟ ہم غالباً راضی نہ ہوں، کیونکہ کچھ باتیں ایسی ہوں گی جنہیں ہم اپنے تک ہی رکھنا پسند کریں گے۔ جب انسان کچھ باتوں پر انسانوں کے سامنے ہی شرمندہ ہوتا ہے، تو پاک خدا کے سامنے کیا حال ہوگا؟

بائبل میں انسانوں کے طور پر خدا سے ہمارے تعلق میں گناہ کے سوال کو کبھی معمولی نہیں سمجھا گیا۔ اسے جیسے بھی الٹ پلٹ کر دیکھا جائے: یہی بنیادی مسئلہ ہے۔ خوشی دینے والا پیغام یہ ہے: جو مسیح میں ہے، اسے مجرم ٹھہرائے جانے سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔[308] جب ہمیں معاف کر دیا گیا ہے تو ہمیں خدا سے ملنے سے مزید ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ اس نے ہمیں مسیح میں اپنے فرزند بنا دیا ہے، اپنے بیٹے اور بیٹیاں۔[309] خدا کی کامل محبت خوف کو دور کر دیتی ہے![310]

لیکن اگر میں خوشخبری کو رد کر دوں تو کیا ہوگا؟ خدا کسی پر اپنا پیغام زبردستی نہیں ٹھونستا۔ وہ فیصلہ انسان پر چھوڑتا ہے۔ اگرچہ ساتھ ہی وہ سب کچھ کرتا ہے تاکہ اسے اس پیغام کا قائل کرے۔ وہ ڈھونڈتا ہے اور جدوجہد کرتا ہے کہ انسانوں کے دلوں کو قائل کرے۔[311]

---

308. رومیوں 8:1

309. یوحنا 1:12

310. 1-یوحنا 4:16-19

311. لوقا 19:10

ایک ڈوبتے ہوئے انسان کا تصور کیجیے جس کی طرف بچاؤ کا چھلا پھینکا جاتا ہے۔ کسی کو یہ دعویٰ کرنے کا خیال بھی نہیں آئے گا کہ ڈوبنے والے کو بچائے جانے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ اگر کوئی انسان خود کو کھویا ہوا نہیں پہچانتا تو خوشخبری اس کے لیے کچھ معنی نہیں رکھے گی۔ لیکن خدا کا روح خوشخبری میں کام کرتا ہے، اس طرح کہ وہ انسانوں کو قائل کرتا ہے۔[312] خدا کے کلام میں دلوں کو کھولنے کی قدرت ہے۔[313]

لیکن کسی کو کسی خوش فہمی میں نہیں رہنا چاہیے: خوشخبری کے بغیر، مسیح کے بغیر، ہم کھوئے ہوئے ہیں اور پہلے ہی خدا کے غضب کے تحت ہیں۔ کوئی غیر جانبدار علاقہ نہیں۔ مسیح میں مجرم ٹھہرایا جانا نہیں۔ مسیح کے بغیر ہم بجا طور پر مجرم ٹھہرائے جائیں گے۔

اگر جواب "نہیں" ہی رہے تو انسان کو اس کے نتائج کے ساتھ جینا ہوگا۔ تب انسان گناہ اور قصور کے ساتھ اکیلا رہ جاتا ہے۔ وہ اس کے سامنے اپنا دفاع کیسے کرنا چاہے گا یا کر سکے گا، جو سب نیتوں کو جانچ لیتا ہے؟

خدا محبت ہے![314] لیکن وہ نور بھی ہے۔ مکمل طور پر پاک۔[315] جو اس کے پیغام کے خلاف فیصلہ کرتا ہے، وہ خدا کو، یسوع کو اور ہر اس چیز کو "نہیں" کہتا ہے جو یسوع نے محبت کی وجہ سے اس کی خاطر کی ہے۔ اور جو وہ ہر ایک کو مفت پیش کرتا ہے۔ یسوع نے ایک بار کہا:

جو میرے ساتھ نہیں وہ میرے خلاف ہے![316]

---

312. یوحنا 16:8

313. عبرانیوں 4:12-13

314. 1-یوحنا 1:3؛ 7:4-8، 16

315. 1-یوحنا 5:1؛ مکاشفہ 8:4

316. متی 30:12

خدا کا غضب

خدا کے غضب کی حقیقت کی طرف توجہ نہ دلانا ایسا ہی ہوتا جیسے کسی ضرورت مند کی مدد سے انکار کر دینا۔[317] گناہ سے خدا کی مکمل بیزاری کی طرف۔ گناہ سے اس کا باطن متاثر ہوتا ہے۔ وہ غمگین ہوتا ہے[318] کہ اس کے انسان کس طرح خدا کے بغیر جیتے ہیں اور نہیں دیکھتے کہ اس کے بغیر راستہ بدحالی کی طرف جاتا ہے۔ جس طرح خدا کی محبت کا تصور اور اس کی سمجھ جذبات کے بغیر ممکن نہیں، اسی طرح اس کے غضب کا معاملہ بھی ہے۔ لیکن یہ غضب بھی خالص اور پاک ہے۔ کوئی جذباتی بھڑک نہیں، انسانوں کے گناہوں پر کوئی بے عقل اور بے حد ردعمل نہیں۔ خدا غضب کرنے میں دھیما ہے![319] ہم انسانوں کے برعکس۔

خدا کے غضب کا مطلب یہ ہے کہ خدا انسان کو اس کے گناہوں کے نتائج اور اثرات کے ساتھ اس کے اپنے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔[320] اکیلا چھوڑ دیا جانا، اپنے ان سب مسائل کے ساتھ کھویا ہوا ہونا جو میں نے خود پیدا کیے ہیں۔ کوئی بھی یہ تجربہ نہیں کرنا چاہتا۔

غضب کا مطلب ہے عدالت کے دن اپنے گناہ کے ساتھ خدا کی جلالی پاکیزگی کے سامنے آنا۔ خدا کا غضب ہمارے ان گناہوں کا خدا کی طرف سے جواب ہے جو ہم انسانوں کو بھی اور اسے بھی نقصان پہنچاتے ہیں۔

اگر خدا غضبناک نہ ہوتا تو وہ خدا نہ ہوتا۔ وہ اپنی اس محبت کا انکار کرتا جو ہر قسم کی بدی کو ناقابل برداشت پاتی ہے۔ آخر کار کوئی بھی ایسا خدا نہیں چاہتا جو ہر بات پر "ہاں" کہے۔ جب

---

317. یوحنا 3:36؛ رومیوں 1:18؛ 2:5، 8؛ 3:5؛ 5:9؛ افسیوں 2:3؛ 5:6؛ کلسیوں 3:5-6؛ مکاشفہ 6:16-17؛ 11:18

318. مرقس 3:5

319. خروج 34:6

320. رومیوں 1:26

انسان انصاف کی ضمانت نہیں دے سکتے تو ہم صرف خدا ہی سے امید رکھ سکتے ہیں۔ لیکن یہ بات صرف دوسروں پر لاگو نہیں ہوتی – ہر ایک اپنا حساب خود دے گا۔

مسیحی خدا کی میل ملاپ کی مرضی کی گواہی دیتے ہیں،[321] کیونکہ انہوں نے خود اسے اسی طرح جانا ہے۔[322] لیکن وہ کوئی سدھایا ہوا خدا نہیں جو ہمارے پیمانے اپنا لے۔ وہ ہماری ناانصافیوں پر خاموش نہیں رہے گا۔ یا بس ان سے نظر نہیں پھیر لے گا۔ وہ انصاف قائم کرے گا۔ اپنے طریقے سے، جو ہماری صلاحیتوں اور آج کے تصورات سے کہیں بڑھ کر ہے۔

جو خدا کو اور اس کے اچھے پیغام کو "نہیں" کہتا ہے، شاید کئی بار بھی، وہ خود کو سخت کر لیتا ہے۔ یوں انسان کھویا جاتا ہے۔[323] کھویا ہوا، کیونکہ خدا بھاری دل سے یہ انکار قبول کرتا ہے۔ کھویا ہوا ہونے کا مطلب ہے وہاں نہ ہونا جہاں انسان کو ہونا چاہیے اور ہو سکتا ہے۔ گھر میں نہیں، بلکہ تنہا اور بے جڑ۔ خدا سے رشتہ ٹوٹ چکا ہے۔ اس خدا سے جو آخری حد تک ہر ایک کے پیچھے جاتا ہے تاکہ اسے گھر لے آئے۔[324]

ہر وہ شخص جو خوشخبری کو رد کرتا ہے، اپنے گناہوں کے لیے منصفانہ طور پر مجرم ٹھہرایا جائے گا۔[325] فیصلہ پوری طرح منصفانہ ہوگا۔[326] آدمی جو کچھ بوتا ہے وہی کاٹے گا، کیونکہ خدا ٹھٹھوں میں نہیں اڑایا جاتا۔[327] جس نے سچائی اور خوشخبری کی نافرمانی کی، ضد کے ساتھ مخالفت کی،

---

321. 2-کرنتھیوں 5:19-20

322. 2-کرنتھیوں 5:11

323. رومیوں 2:12؛ 1-کرنتھیوں 1:18؛ 15:18؛ 2-کرنتھیوں 2:15؛ 4:3؛ 2-تھسلنیکیوں 2:10؛ 2-پطرس 3:9

324. لوقا 15:4، 24؛ یوحنا 3:16؛ 2-پطرس 3:9

325. 2-کرنتھیوں 5:10

326. مکاشفہ 20:11-15؛ 21:8

327. گلتیوں 6:7-8؛ گنتی 32:23

وہ غضب، قہر، مصیبت اور تنگی کا تجربہ کرے گا۔[328] کبھی کبھی اسی زندگی میں، لیکن موت کے بعد تو یقیناً۔ ایسا محسوس ہوگا جب انسان اپنے اس گناہ کا سامنا کرے گا جس کا کفارہ نہیں ہوا، اور اپنے گناہ سے ایک بار پھر آمنا سامنا ہوگا۔ اس بار خدا کی نظر سے۔ اور ان انسانوں کی نظر سے جن کے ساتھ ناانصافی کی گئی۔

ہمیشہ کی زندگی اور جہنم

یسوع جلال میں ہمیشہ کی زندگی کی بات کرتا ہے[329] اور ہمیشہ کی آگ اور ہمیشہ کی سزا کی۔[330] وہ باہر اندھیرے کی بات کرتا ہے، جہاں وہ ہیں جو خوشخبری کی فرمانبرداری نہیں کرتے۔[331] رونے اور دانت پیسنے کی۔[332]

درحقیقت یسوع ہی ہے جو اکثر جہنم کا ذکر کرتا ہے۔ اس نے، جو مجسم محبت ہے، سب سے زیادہ اس کی بات کی۔[333]

نئے عہدنامے کی اصل یونانی زبان میں جہنم کے لیے لفظ گیہنا ہے۔ اس زمانے میں یہ ایک حقیقی جگہ تھی، یروشلیم کے پاس ایک وادی۔ یسوع کے زمانے میں کوڑے کا ایک ڈھیر، جہاں آگ مسلسل جلتی رہتی تھی۔ یسوع یرمیاہ نبی کا بھی حوالہ دیتا ہے، جو اسی وادی کو بن ہنوم کہتا ہے۔[334] یہ جگہ اپنی بت پرستی کے لیے مشہور تھی، جس میں بچوں کی قربانی بھی دی

---

328. رومیوں 5:2-11

329. یوحنا 3:36؛ 5:24؛ 6:47، 51؛ 10:28؛ 11:26؛ رومیوں 5:21؛ 6:23؛ 1-یوحنا 2:25؛ 5:11، 13

330. متی 25:34، 41، 46

331. متی 8:12؛ 22:13؛ 25:30؛ یوحنا 8:12؛ 12:46

332. متی 8:12؛ 13:42، 50؛ 22:13؛ 24:51؛ 25:30؛ لوقا 13:28

333. متی 5:22-30؛ 10:28؛ 18:9؛ 23:33

334. یرمیاہ 7:31؛ 19:2-7؛ 32:35؛ یسعیاہ 66:24

جاتی تھی۔ یعنی شرم اور گناہ کی علامت۔ اور اسی لیے عدالت اور ہلاکت کی۔ بربادی اور موت کی۔

جو ہمیشہ کی طرح جیتے رہنا چاہتا ہے، جو اپنے گناہ میں رہنا چاہتا ہے، وہ یوں زندگی کے خلاف فیصلہ کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ کی زندگی کے جلال سے باہر رہتا ہے۔ یہی خدا کی نئی دنیا میں خدا کے سب فرزندوں کی زندگی اور مستقبل ہے۔[335]

جہنم کو تنبیہ کے طور پر سخت تصویروں میں بیان کیا گیا ہے۔ بائبل اس پر خاموش نہیں۔ اس کے برعکس: وہ زور دے کر خبردار کرتی ہے۔ وہ صرف "بڑے گنہگاروں" کے لیے نہیں۔ آئیے، صرف ہٹلر (Hitler)، اسٹالن (Stalin) یا ماؤ (Mao) جیسے اجتماعی قاتلوں ہی کے بارے میں نہ سوچیں۔ ایذا پسندوں یا بچوں سے زیادتی کرنے والوں کے بارے میں۔ خدا ان کا فیصلہ بھی اتنے ہی انصاف سے کرتا ہے جتنا اس انسان کا جس نے ہمارے پیمانوں کے مطابق کوئی قصور نہیں کیا یا تھوڑا ہی کیا ہو۔ بائبل صاف کہتی ہے: سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔[336]

جہنم کا انسانوں کے لیے تفصیل سے کیا مطلب ہے، اس پر یسوع اور بائبل خاموش ہیں۔ اس لیے خیالی تصویریں بے جا ہیں۔ یسوع کی باتیں کافی تنبیہ ہیں۔

آپ جہنم کے بارے میں مختلف رائے سنیں گے۔ کچھ کہتے ہیں کہ اس کا وجود ہی نہیں۔ دوسروں کا خیال ہے کہ وہاں کھوئے ہوئے انسان ہمیشہ کے لیے نیست کر دیے جائیں گے۔ پھر کچھ کہتے ہیں کہ انسان وہاں صرف ایک محدود وقت کے لیے پاک صاف ہونے کو رہیں گے، تاکہ اس کے بعد پھر بھی ہمیشہ کی زندگی میں داخل ہوں۔ اس کے بارے میں بائبل پڑھیے

---

335. مکاشفہ 21:8، 27؛ 22:15

336. رومیوں 3:23

اور حاشیوں میں دیے گئے حوالے کھول کر دیکھیے۔ بدترین صورت کو، سب سے برے امکان کو مان کر چلیے۔ تلخ مایوسی سے بہتر ہے کہ خوشگوار حیرت ہو۔

خدا انسانوں کے "نہیں" کا احترام کرتا ہے۔ اگرچہ اسے اس سے دکھ ہوتا ہے اور وہ ویسے ہی افسوس کرتا ہے جیسے یسوع نے یروشلیم پر کیا۔[337] وہ خدا سے جدا ہوں گے اور اپنے انکار اور گناہوں کے نتائج اٹھائیں گے۔ اسے بائبل **دوسری موت** کہتی ہے۔[338] وہ خدا کے بغیر جینا چاہتے تھے اور اب ہمیشہ کے لیے ایسا ہی ہوگا۔ یہ جملہ کہ "جہنم میں صرف رضاکار ہوں گے" سچ ہے۔[339] انسان کے سامنے انتخاب ہے کہ موت کو چنے یا زندگی کو۔[340]

آج نجات کا دن ہے – کل نہیں!

ایک اور خوشخبری

خوشخبری سچائی کا کلام ہے۔[341] خدا کی سچائی۔ خوشخبری جتنی پھیلی، اتنے ہی ایسے نسخے سامنے آئے جو اصل کے مطابق نہیں تھے۔ پہلی صدی عیسوی ہی میں رسول، جنہیں یسوع نے منادی کا کام سونپا تھا، خوشخبری کی جعلسازیوں سے خبردار کرتے ہیں۔[342] وہ اصل سے ملتی جلتی ہیں، وہ دھوکا دینے کی حد تک اصلی لگ سکتی ہیں۔

اسی طرح ادھورے نسخے بھی ہیں، جو اہم باتیں نکال دیتے یا بڑھا دیتے ہیں۔ غلط اور گمراہ کرنے والے نسخے بھی ہیں۔ راہنمائی کے لیے یہ مثالیں۔

---

337. متی 23:37

338. مکاشفہ 2:11؛ 20:6، 14؛ 21:8

339. یہ خیال سی ایس لیوس (C. S. Lewis) سے آیا ہے: جہنم کے دروازے اندر سے بند ہیں – "Über den Schmerz" (The Problem of Pain)۔

340. استثنا 15:30-19

341. گلتیوں 2:5، 14؛ افسیوں 1:13؛ کلسیوں 1:5؛ 1-تیمتھیس 2:4

342. 2-کرنتھیوں 1:11-4؛ گلتیوں 1:6-9

خوشخبری مستقل طور پر دکھاتی ہے کہ ہم اپنے آپ کو نہیں بچا سکتے۔ اپنے آپ کو بہتر بنانے کی ہر کوشش بے سود ہے۔ خدا کی شریعت پر عمل کرنے کی اور اچھے کاموں کے ذریعے خدا کے ہاں قبول ہونے کی کوشش ناکام رہتی ہے۔[343]

اسی طرح یہ بھی نہیں چلتا کہ خدا کا تھوڑا سا فضل لے لیا جائے اور اپنے اچھے کام ضروری اضافے کے طور پر اس میں شامل کر دیے جائیں۔ فضل اور اعمال کے ذریعے راست باز بننے کی ملاوٹ یا جوڑ۔ یہ کسی نہ کسی طرح ہماری انسانی فطرت کا حصہ ہے کہ ہم کچھ کمانا چاہتے ہیں۔ فضل کو قبول کرنا مشکل لگتا ہے۔ لیکن یہی تو خوشخبری ہے!

دوسری طرف خدا کے اس فضل کی قدر گھٹائی اور اسے سستا بھی کیا جا سکتا ہے۔ جو خوشخبری کو اپنے لیے قبول کرتا ہے لیکن اپنی زندگی نہیں بدلتا – زندگی کی اس تبدیلی کو بائبل توبہ اور خدا کی طرف لوٹنا کہتی ہے – اس نے اسے غلط سمجھا ہے۔ خوشخبری خودغرضی اور گناہ آلود خود نمائی کی زندگی کے لیے کوئی کھلا اجازت نامہ نہیں۔[344] زندہ ایمان ہمیشہ زندگی میں ایک گہری تبدیلی لاتا ہے۔[345] وہ ایک نئی زندگی میں لے جاتا ہے، جس میں مسیح خداوند اور مالک ہے۔[346] نئی زندگی بے گناہ نہیں۔ زمینی بدن میں وہ کبھی بے گناہ نہیں ہوگی۔ لیکن ایک واضح 'پہلے' اور ایک 'بعد' ہوتا ہے، ایک تبدیلی جو چھوٹے یا بڑے کاموں اور باتوں میں دکھائی دیتی ہے۔ اچھے کام مسیحی زندگی کا اتنا ہی حصہ ہیں جتنا خود ایمان۔ اچھے کاموں کے بغیر ایمان مردہ ہے۔ جہاں سچا ایمان ہے، وہ اچھے کاموں میں دکھائی دیتا ہے۔ یہ اعمال کے ذریعے راست باز بننا نہیں۔ اچھے کام نئی زندگی کا ثبوت ہیں۔

---

343. رومیوں 3:20، 28؛ گلتیوں 2:16؛ 3:10

344. رومیوں 6:1؛ 2-پطرس 1:9-11

345. یعقوب 2:18-26

346. 2-پطرس 2:1؛ یہوداہ 1:4

سچی خوشخبری کو کسی اضافے کی ضرورت نہیں۔ یسوع، اور اس کے سوا کچھ بھی نہیں، یہی پیغام ہے۔

اس لیے ہمیں خوشخبری کو اسی طرح محفوظ رکھنا ہے،[347] جیسے نیا عہدنامہ اسے بیان کرتا ہے۔ ملاوٹ والی خوشخبری نہیں بچاتی!

خوشخبری کیا نہیں ہے

خوشخبری کسی کلیسیا یا فرقے کا اشتہار نہیں۔ یہ نہیں کہ کلیسیا کی کوئی اہمیت نہیں۔ ہر فرقے کے مسیحی کم و بیش خوشخبری آگے پہنچاتے ہی ہیں۔ کلیسیائیں ان سب کا گھر، ایک وطن ہیں جو ایمان لاتے ہیں۔

خوشخبری سب سے پہلے دنیا کو بہتر بنانے کا کوئی پروگرام نہیں، اگرچہ بہت سی جگہوں پر یہ اس میں زبردست حصہ ڈالتی ہے۔ یہ زیادہ تر دلوں کو بدلنے کا پروگرام ہے۔ یسوع کے بہت سے شاگردوں کی پڑوسی سے محبت کے ذریعے بہت سے لوگوں کی مدد ہوتی ہے۔ ہسپتال، یتیم خانے، غلامی کا خاتمہ خدا کی اس محبت کے ثبوت ہیں جو انسانوں میں صورت اختیار کرتی ہے۔ مسیحیوں کو نمک کی طرح اثر کرنا چاہیے۔[348] ناانصافی کو – عالمی ناانصافی کو بھی – اس کے نام سے پکارنا اور انصاف کے لیے کھڑے ہونا۔

مسیح کی صلیب کے ذریعے فرد کی نجات ایک انقلابی قوت کو آزاد کرتی ہے جو معاشرے پر اثر ڈالتی ہے۔ صلیب کا پیغام واحد قوت ہے جو دنیا کو بہتری کی طرف بدل سکتی ہے۔ اور واحد قوت جس نے ثابت کیا ہے کہ وہ ایسا کر سکتی ہے۔ وقت آگیا ہے کہ مسیح کی صلیب کی ایک بار پھر بلند آواز اور صاف صاف منادی کی جائے۔

---

347. یہوداہ 1:3

348. متی 5:13

عملی طور پر خوشخبری اس میں ظاہر ہوتی ہے کہ ویسا کیا جائے جیسا یسوع نے کیا۔ دینے، مدد کرنے، حفاظت کرنے، آزاد کرنے، اقرار کرنے کو تیار رہنا۔ محبت کرنا! بہت سی جگہوں پر کچھ نہ کچھ اچھائی کی طرف بدلتا ہے۔ ان انسانوں کے ذریعے جنہیں خوشخبری نے بدل دیا ہے۔ خدا اپنے لوگوں کے ذریعے دنیا میں کام کرتا ہے اور وہ ایک دن سب کچھ نیا کر دے گا۔ دنیا کو بدلنا، اس کی کایا پلٹ دینا اور اس کے سیاسی، سماجی اور مالی مسائل حل کرنا شاگردوں کے کندھوں پر نہیں۔ یہ وہ ذمہ داری اور مشن نہیں جو یسوع نے ہمیں سونپا ہے۔

بادشاہی کے شاگردوں میں، ان کی رفاقت میں، خدا کی نئی دنیا شروع ہو چکی ہے۔ وہ بادشاہی کی خوشخبری کی منادی کرتے ہیں اور انسانوں کو شاگرد بناتے ہیں۔ یہی اس معاشرے پر سب سے مؤثر اثر ہے جس میں وہ رہتے ہیں۔

خوشخبری ذاتی زندگی کو بہتر بنانے کا پروگرام بھی نہیں۔ یا دولت مند بننے کا۔ اپنے آپ کو نکھارنے کا بھی نہیں۔ یہ پیغام ہے کہ خدا نے کچھ کیا اور پورا کیا، جو ہم نہیں کر سکتے تھے۔ اسی چٹان پر ہم اپنی زندگی تعمیر کرتے ہیں۔ ہماری نجات اسی پر قائم ہے جو یسوع نے صلیب پر پکارا: تمام ہوا! ہم اس کو "ہاں" کہتے ہیں، ہم اسے شکرگزاری سے قبول کرتے ہیں۔

البتہ خوش حالی یا دولت کبھی خوشخبری کا وعدہ نہیں۔ امتیازی سلوک اور ایذا رسانی کی وجہ سے کبھی کبھی مسیحیوں کا حال اپنے پڑوسیوں سے بھی برا ہوتا ہے۔ لیکن وہ اس خدا پر بھروسا کر سکتے ہیں جس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہمیشہ ان کے ساتھ رہے گا اور ان کی ضرورتیں پوری کرے گا۔

آخر میں

یہ دنیا کے بہترین پیغام کا صرف ایک جائزہ تھا۔ ایک ایسا پیغام جو اٹھا کھڑا کرتا ہے۔ جو معافی اور قبولیت بخشتا ہے۔ جو یسوع کے وسیلے سے آزاد کرتا اور حوصلہ دیتا ہے۔

یہ پیغام آپ سے ذاتی طور پر کیا کہتا ہے؟ آپ کے دل سے؟ شاید آپ کبھی اتنے قریب نہیں تھے جتنے اب ہیں۔ آج نجات کا دن ہے – کل نہیں، کل بہت دیر ہو سکتی ہے۔

خوشخبری ایک بڑے نوٹ کی طرح ہے جو سکوں اور چھوٹے نوٹوں میں ادا کیا جاتا ہے۔ اس پیغام کے مضمون کو زیادہ سے زیادہ سمجھنے اور اس کی گہرائی تک پہنچنے میں وقت لگتا ہے۔ یہ چھوٹے، کبھی بڑے قدموں میں ہوتا ہے۔ جب ہم یسوع کی پیروی کرتے ہیں۔ روزمرہ زندگی میں۔ سچی سمجھ ایمان اور فرمانبرداری کے ہر قدم کے ساتھ ہی بڑھتی ہے۔ یعنی صرف تب، جب ہم وہ کرتے ہیں جو یسوع کہتا ہے۔

خوشخبری عالمی تاریخ کے مرکز میں ہے، جسے خدا نے تاریخ نجات میں بدل دیا ہے۔

پولس روم کے ایمان داروں کو خوشخبری سنانا چاہتا تھا،[349] حالانکہ وہ بہت عرصے سے ایمان کی راہ پر چل رہے تھے۔ وہ اس کی عظمت، اس کی وسعت اور ہماری زمینی زندگی اور ابدیت کے لیے اس کے نتائج دکھانا چاہتا تھا۔ اس نے اسے لکھ دیا: رومیوں کے نام خط۔ خوشخبری کی ایک یادگار۔

یہ خط پڑھیے!

---

349. رومیوں 1:1-5، 9، 15-17

اب آگے کیا؟

ہر اس اچھی بات کے لیے خدا کا شکر کیجیے جو اس نے آپ کے بارے میں اور براہ راست آپ سے کہی ہے۔

اگر آپ کے کوئی سوالات ہوں تو مجھے لکھیے: hj-ronsdorf@t-online.de

مزید کتابیں، تحریریں اور وعظ آپ کو میری ویب سائٹ پر ملیں گے: www.hans-joerg-ronsdorf.de



یہاں مزید چند اہم مشورے:

- بائبل پڑھیے۔ اگر ممکن ہو تو باقاعدگی سے۔
- دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر بائبل پڑھیے – اور اس پر آپس میں بات چیت کیجیے۔
- دعا کیجیے کہ خدا اپنے کلام کو آپ کے لیے زندہ کر دے – ایسے، گویا وہ براہ راست آپ سے بات کر رہا ہو۔
- متن کو پڑھیے، بہتر ہے کہ بلند آواز سے اور کئی بار۔

متن سے یہ سوال پوچھیے:

- آپ اس متن کو کیا عنوان دیں گے؟
- متن خدا اور یسوع کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

- متن انسانوں کے بارے میں کیا کہتا ہے؟
- ہم متن سے کیا سیکھتے ہیں؟
- ہمیں کیا کرنا چاہیے؟
- یہ کلام ہماری حوصلہ افزائی کیسے کرتا ہے؟

مل کر دعا کیجیے۔ جب آپ دوبارہ ملیں تو اپنے تجربات اور واقعات کے بارے میں بات کیجیے۔

ایسے مسیحیوں سے رابطہ اور رفاقت تلاش کیجیے جو یسوع مسیح سے محبت کرتے اور اس کی تعظیم کرتے ہیں اور بائبل کی قدر کرتے، اسے پڑھتے اور سنجیدگی سے لیتے ہیں۔

کیا یسوع کی خوشخبری ایک اچھی خبر ہے؟ آخر کیوں؟

تھوڑا وقت نکالیے اور مختلف زاویوں سے خوشخبری کی انفرادیت کو دریافت کیجیے۔

سادہ اور آسانی سے سمجھ میں آنے والے انداز میں یہاں پوری تصویر کی بات ہے۔